ASHOK KI AZMAT

G: K: U:

عرض حال

اُردو زبان کے سچے بہی خواہون اور دردمندون کا فرض ہے کہ وہ اوسکو علمی زبانونکی شہ نشین پر جگہہ پانے کے لیئے اوس مین ناولون اور قصون کہانیون کے علاوہ تاریخی۔ سیر۔ علمی اور اخلاقی کتابونکی تعداد بذریعہ تصنیف و تالیف اور ترجمہ کے بڑہائین۔

اردو زبان مین جس کثرت کے ساتھہ آجکل ناول یا قصے اور افسانے لکہے جاتے ہین اگر تاریخی۔ علمی اور اخلاقی کتابین اوسکی نصف بہی لکہی جائین تو اردو زبان کی کم مایگی بہت جلد رفع ہوسکتی ہے۔

افسوس ہے کہ اردو دان پبلک کا مذاق فی زمانہ اسقدر بگڑ گیا ہوا ہے کہ اگر کوئی باہمت شخص اردو زبان مین کوئی تاریخی یا علمی اور اخلاقی کتاب لکہہ کر اوسکے سامنے پیش کرتا ہے تو وہ اوسکو اوس شوق اور قبولیت کے ہاتھون سے نہین لیتے کہ جیسے ناولون اور افسانونکو لیتے ہین

لیکن میری راے مین اردو دان پبلک کی اس سرد مہری سے شکستہ خاطر ہوکر اون لوگون کو جو اردو زبان کے حامی اور طرفدار ہین اپنی کوششون سے ہاتھہ نہ کہینچنا چاہیئے۔ مین اپنی راے پر عمل کرکے یہہ تیسری کتاب زبان اردو مین اردو دان پبلک کے سامنے پیش کرنے کی جرأت کرتا ہون۔ مجھکو اسکے پیش کرنے کے وقت اسکی کچھہ پروا نہین ہے کہ اردو دان پبلک اسکو اوس ذوق و شوق کے ساتھہ پڑہے گی بہی یا نہین کہ جسکے ساتھہ وہ عشقیہ ناولون یا ہجر و وصا لکے

قصون اور افسانون کو ترجیح دیتی ہے۔

میرے نزدیک یہہ کسیطرح قرین مصلحت نہین ہے کہ اردو دان پبلک کے مذاق ہیکا خیال مدنظر رکھکر اردو زبان مین تالیف و تصنیف کی جاے اور اوسکے بگڑے ہوے مذاق کو اور بگاڑا جاے بلکہ اردو زبان کی سچی ہمدردی یہہ ہے کہ اردو دان پبلک کا مذاق علمی۔ تاریخی اور اخلاقی کتابونکی خواہ کتنی ہی حد تک مخالف کیون نہو ایسی ہی کتابون کے لکہنے اور شایع کرنیکا سلسلہ جاری رکہا جائے۔

یہی وجہہ ہے کہ مین یہہ جان بوجہہ کر بہی کہ اردو دان پبلک کا مذاق اخلاقی اور تاریخی کتابونکے بالکل منافی ہے۔ اس سے قبل فلسفہ اخلاق کی دو کتابین یعنی تنقیح الحیات اور امیرانہ و غریبانہ زندگی۔ زبان اردو کی بارگاہ مین نذر گزران چکا ہون۔ اور اب تیسری کتاب یعنی "چکرورتی راجہ اشوک کا جیون چرتر" اوسکی بارگاہ مین نذر گزراننے کی جرأت کرتا ہون۔ یہہ نہ کوئی عشقیہ ناول ہے نہ ہجر و وصل کی دلگداز اور دلکش داستان ہے۔ بلکہ اس مین مورخانہ حیثیت سے ہندو مذہب کے نہایت قدیم اور اولوالعزم راجہ چکرورتی اشوک کے حالات زندگی بیان کئے گئے ہین۔

اس کتاب کو جناب واسدیو گوبند اپٹے بی۔ اے۔ نیٹو پریس رپورٹر کی فرسٹ اسسٹنٹ نے مرہٹی زبان مین لکہا تہا۔ جب مین نے اسکا مطالعہ کیا تو میرے دل نے مجہے تقاضا کیا کہ یہہ خواہ اردو دان پبلک کے مذاق کے مطابق ہو یا نہو تاہم اردو زبان کی خدمت اور حمایت کے لحاظ سے اسکو زبان اردو کے حوالہ کر دینا چاہیئے۔ اپنے دلکے اس تقاضے سے عاجز آکر مین نے اس کتاب کے اصل مصنف سے اسکو اردو لباس پہنانے کی درخواست کی اور مین اون کا صد درجہ

ممنون ہون کہ اونہون نے میرے سوال کو رد نہین کیا۔ بلکہ بطیب خاطر مجھکو اجازت دی کہ مین اسکو اردو کا لباس پہنا کر اپنے دل کا ارمان اور حوصلہ نکالون۔ ترجمہ کیوقت مین نے یہہ ضرورت محسوس کی کہ جا بجا نوٹ اور حواشی لگائے جائین۔ اسلئے اصل مرہٹی کتاب کے ۵۲ نوٹ کے علاوہ اور ۹۳۱ نوٹ اور حواشی کا مواد فراہم کرنے مین مجھکو اپنی محدود لیاقت کے باعث بڑی محنت اوٹھانی پڑی۔ اور پھر بھی چند نوٹون کا مواد مجھکو میرے حسب دلخواہ نہین مل سکا۔

اگر مین اس موقع پر ہز ہائینس مہاراجہ گیکواڑ بڑودہ کی سرپرستی علوم و فنون کا بالاختصار ذکر کرکے اونکا شکریہ ادا نہ کرون تو بلاشبہ احسان فراموشی سمجھی جائیگی۔

ہز ہائینس مہاراجہ گیکواڑ بڑودہ نے اپنی راجدہانی مین ہندوستان کے مصنفین اور مؤلفین کے حوصلہ افزائی کی غرض سے ایک محکمہ ایسا قایم فرما رکھا ہے کہ خواہ کسی زبان کی کتاب کیون نہ لکھی گئی ہو جب اوس محکمہ مین وہ مصنف یا مؤلف کی طرف سے پہنچتی ہے تو کچھہ نہ کچھہ کاپیان اوسکی ضرور خریدی جاتی ہین۔ اگر تمام دیسی والیان ملک ہز ہائینس مہاراجہ گیکواڑ بڑودہ کی طرح اشاعت علوم و فنون کی سرپرستی فرماکر یہی طریقہ جاری کرنے کی طرف متوجہ ہون تو ہندوستان کی وہ تمام زبانین جنکو علمی زبانون کی مسند نشین پر اسوقت تک جگہہ نہین ملی ہے بہت تھوڑے عرصہ مین علمی زبانون کا پہلو دبا کر اوس مسند نشین پر بیٹھہ سکتی ہین۔

اخیر جملے کے مین اسکو بغیر ظاہر کئے نہین رہ سکتا کہ جناب مولوی مجیب احمد صاحب تمنائی مصنف عبرت نما گذشتہ تجارت نے اپنا قیمتی وقت صرف کرکے اس کتاب کی ترتیب

دینے مین مجھے بہت کچھہ مدد دی جسکا شکریہ ادا کرنے کے لئے مجھے کافی الفاظ نہین ملسکتے
جسکو مین ادا کرسکون - فقط

خاکسار

مانک راؤ وٹھل راؤ

سنی علم - حیدر آباد دکن

مورخہ ۱۳ - شعبان

سنہ ۱۳۲۰ ہجری

سری

باب اوّل

اشوک کی عظمت

ہندوستان مین جسقدر نامی گرامی اور اولوالعزم تاجدار گذرے ہین اون سب سے بڑہ
مذہب کو ترقی دینے کے اعتبار سے راجہ اشوک کی شہرت و عظمت فایق ہے۔ گو زمانہ
دواپار مین راجہ جودہشٹر اور کلجگ مین راجہ بکرماجیت راجہ (ہرش وردہن) شالی واہن
اور شہنشاہ اکبر جیسے ذی جاہ و پرجلال پادشاہ تخت ہند پر جلوہ افروز ہوچکے ہین مگر چونکہ انمین سے
راجہ جودہشٹر کے حالات سوائے مقدس پران کے کسی اور تاریخ مین لکھے ہوئے نہین
ملتے ہین اس لئے اگر اوس سے قطع نظر کرکے راجہ اشوک کا مقابلہ کرکے دیکھا جائے
تو ہر شخص کو اس بات کا لامحالہ اعتراف کرنا پڑے گا کہ بلاشبہہ اُن سب سے راجہ اشوک کی
عظمت کا پلہ بھاری تھا۔

اشوک کی بے نظیر شجاعت کے ساتھ اوسکا دائرہ حکومت بھی اسقدر وسیع تھا کہ مشرق مین
(ونگ) بنگال و (کامروپ) اسام۔ جنوب مین ساحل گوداوری مغرب مین

سوراشٹر (کاٹھیاواڑ) - کوہ ہندوکش - اور شمال مین کشمیر اور کوہ ہمالیہ تک
اوس کی حکومت کا سلسلہ یکسان چلا گیا تھا - حدود مذکورہ بالا کے باہر بھی اوسکے آفتاب شہنشاہی
کی کرنین ریاستہاے چول - پانڈی - پونن - کامبوج - گاندہار - پی تی نیک -
اندہر - وجری - بھوج - پلند - تامبر پنی کو منور کرکے اونکے فرمانروا ون کو راجہ اشوک
کے سایہ عاطفت مین لے آئی تھین - اس طرح پر گویا کشور ہند کا سہ ربع حصہ بالواسطہ اور بلاواسطہ
راجہ اشوک کے زیر فرمان تھا - اور چونکہ اس سے پہلے ہندوستان کے کسی راجہ مہاراجہ
کو اس قدر وسیع مملکت پر حکمرانی کرنی نصیب نہین ہوئی تھی - اس لئے اگر راجہ اشوک
کو ہندوستان کے سب سے پہلے شہنشاہ کے لقب کے ساتھہ یاد کیا جاوے تو شاید خلاف
واقعہ نہوگا -

تاریخ عالم مین راجہ اشوک کو جو شہرت عام اور بقاے دوام کی عزت حاصل ہوئی ہی اوسکو اسکی
شہنشاہانہ سطوت اور اوسکی حکومت کی وسعت سے کچھہ تعلق نہین ہے بلکہ یہ بات اوس کو اوس
کوشش اور دینی خدمت کے معاوضہ مین حاصل ہوئی تھی - جو کوشش اور دینی خدمت اوس
نے اپنی گمراہ رعایا کی کرکے اوس کی رہنمائی ایک عمدہ مذہب کی جانب کی تھی - اور نیز اوس کی ذاتی
راستبازی اور نیک نہادی بھی اوس کے لئے آج دو ہزار سال پہلے سے اس عزت و شہرت
کا باعث ہوتی چلی آئی ہے - جرمن کے ایک عالم کا قول ہے کہ "اصل نیک نامی اس کا نام
ہے کہ مرنے کے بعد جس قدر طول طویل زمانہ گذرے اوسیقدر وقعت اور عزت کے ساتھہ مرنیوالے
کا نام لوگون کی زبان پر چڑھتا جاے" اس قول کی صداقت کو تسلیم کرکے اگر یورپ کے گذشتہ نامور

اور مشہور تاجداروں مین سے شمار لیمین - سیزر جیسے نیکنام بادشاہوں کا مقابلہ اشوک سے کر کے دیکھا جاے تو ماننا پڑے گا کہ اس اصول کے مطابق راجہ اشوک کی نیکنامی یورپ کے اُن دونون اولوالعزم اور نیک نام بادشاہون سے بدرجہا بڑھی ہوئی ہے - قصہ مختصر یہ کہ راجہ اشوک کا نام نامی تاریخ ہند کے صفحون پر مثل آفتاب عالمتاب کے درخشندہ ہے - لیکن چونکہ ہم لوگون کی آنکھین نشۂ غفلت سے خمار آلود ہورہی ہین اور مقدس پران کی باتین ہمارے دلون سے کبھی کی محو ہوچکی ہین اس لئے ہم کو کچھ نہین سوجھتا

ہم لوگون کی غفلت اور لاپروائی کے باعث ہمارے پاس اب کوئی ایسا ذریعہ باقی نہین رہا ہے کہ جس سے ہم اپنے ملک کے اشوک جیسے نامور اور مشہور زمانہ شہنشاہ کے حالات زندگی کے متعلق صحیح صحیح معلومات بہم پہونچا سکین - اس بارہ مین ہم کو ممالک غیر کے سیاحون کی ناقابل اعتبار اور بودہ مذہب کی کتابون کی معلومات پر تکیہ اور بھروسہ کرنیکے سوا کوئی دوسرا چارہ نہین ہے - تاہم یہ بات کسیقدر اطمینان دلانیکے لئے کافی ہے کہ اشوک کے زمانہ کے سنگی ستون جن پر اشوک کے ہاتھ کی تحریرین کندہ ہین ابھی تک کہین کہین موجود ہین اور اون سے ایک تلاش کرنیوالے شخص کو راجہ اشوک کی تعلیم اور رفارم کے متعلق صحیح صحیح مواد بہم پہونچ سکتا ہے اور یہ ستون بلاشبہہ زمانہ موجودہ اور آیندہ مین اشوک کے حالات کی تحقیقات اور تجسس کے لئے قابل اعتماد رہنما کا کام دے سکتے ہین - راجہ اشوک کے حالات زندگی شروع کرنیکے قبل یہ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اُن اسباب پر ایک سرسری نظر ڈالی جاے کہ جن کے باعث ہندوستان کے قدیم مورخ اور پُرانی تاریخین بھی راجہ اشوک کے حالات قلمبند کرنے سے قاصر ہین - چنانچہ اسبارہ

ہین ڈاکٹر راجندر لعل مِتر تحریر فرماتے ہین کہ "چونکہ اشوک نے اپنا آبائی مذہب ترک کیا تہا اس لئے ممکن ہے کہ ہندو مذہب کے مورخین نے بوجہ نفرت وحقارت اوس کے حالات نہ قلمبند کئے ہون - اور بودہ مذہب کے مورخون نے جو حالات قلمبند کئے ہون گے وہ پیروان مذہب بودہ کے ہندوستان سے اخراج کے زمانہ مین اوس مذہب کی دوسری کتابون کے بہی تلف و برباد ہوگئے ہونگے" لیکن جب دیکہا جاتا ہے کہ راجہ بکرماجیت اور شالیوہان نے اپنا آبائی مذہب ترک نہین کیا تہا اور وہ ہندو مذہب کے بڑی سختی کے ساتہ پابند تہے اون کے تفصیلی حالات بہی ہندو مذہب کے مورخین نے قلمبند نہین کئی ہین تو ڈاکٹر صاحب ممدوح کی مذکورہ بالا توجیہ قابل التفات نہین سمجہی جاسکتی - بلکہ یہ بات تسلیم کرنی پڑتی ہے کہ راجہ اشوک کے حالات قلمبند نہ کئے جانیکی وجہ اوسکے آبائی مذہب کے ترک کرنیکے سوا کوئی اور ہوگی اور کیا عجب ہے کہ وہ یہی وجہ ہو کہ زمانہ قدیم کے ہندوؤن مین مذاق تاریخ نویسی کی کمی تہی - چنانچہ اس نقص کا اظہار سلون کے بی شپ اور مشہور مصنف کوپلسٹن صاحب نے جنہون نے زبان انگریزی مین مذہب بودہ کی نسبت کتاب تصنیف کی ہے بدین الفاظ کیا ہے "ہندوؤن کے خیالات ہمیشہ سے تاریخ کے مخالف رہتے آئے ہین"

باب دوم

اشوک کے زمانہ مین ہندوستان کی حالت

حضرت مسیح علیہ السلام سے چہ سو سال قبل ہندوستان مین ایک بڑا مذہبی رفارمر شاکیہ گوتم جسکو

بوودہ بھی کہتے ہین ہوگزرا ہے۔ وہ اپنے مذہب کو اپنی زندگی ہی مین ہندوستان کے ہر حصہ اور ہر
[26] گوشہ مین پھیلا چکا تھا۔ اور اِس سے قبل کہ اوس مذہب کا رنگ عام لوگون کے خیال پر چڑہے گوتم بوودہ
کو جام اجل نوش کرنا پڑا اوسکی وفات کے بعد کچھہ عرصہ تک اوس کے پیرو اور اوس کے خلفا نہایت
زور و شور کے ساتھ مذہب بوودہ کی ترویج مین مشغول و مصروف رہے۔ لیکن یہ حالت زیادہ دنون
تک قایم نہ رہ سکی اور جسطرح تسبیح سے امام کے جدا ہونیکے بعد تسبیح کے تمام دانے بکھر جایا کرتے ہین
یا جسطرح کتاب کے شیرازہ اوکھڑنے کے بعد کتاب کے اوراق پراگندہ ہو جایا کرتے ہین اوسطرح
[27] مہاتما بوودہ کی دایمی جدائی اختیار کرنے پر اوسکے پیرودون اور مریدون مین بھی پراگندگی انتشار و
اختلاف آرا و اختلاف عقاید پیدا ہوا۔ اور اِس اختلاف کے باعث مذہب بوودہ کی پہلی سی قوت اور پہلا
سا اثر باقی نہ رہا۔ پیروان مذہب بوودہ کے خیالات مین اختلاف پیدا ہونے سے اونمین مختلف
ٹکڑیان قایم ہوگئین۔ اور اوس کے ساتھہ ہی ہندو مذہب کے پیرودون اور معتقدون کے
خیالات اور معتقدات مین بھی یکسانی اور یکجہتی قایم نہ رہی۔ موجودہ زمانہ کی طرح اوسوقت بھی ہندون
کے مذہبی احکام اور عمل درامد مین باہم کچھہ مناسبت اور مطابقت نہین پائی جاتی تھی۔ دہرم شاستر
کے احکام کچھہ ہوتے تھے اور عملدرامد کچھہ اور تھا اور کہتے کچھہ اور تھے۔ باہمی اختلاف نے برن
ویدیا کو بھی لوگون کے دلون سے بھلا دیا تھا۔ اور ذاتون کا امتیاز عملاً کچھہ بھی باقی نہ رہا تھا۔ چھتریون
کے خاندان جو از روے امتیاز ذاتی کے حکومت کے لئے مخصوص تھے اون مین سے وہ
[28] خصوصیت جاتی رہی تھی اور اون کی جگہ برسر حکومت شدر لوگ نظر آنے لگے تھے چنانچہ راجہ نند او
[29] سورئیہ کا پورا خاندان چھتری نہ تھا بلکہ شدر تھا۔ ادہر تو چھتری خاندان کی خصوصیت اسطرح رخصت

ہوگئی تھی۔ ادہر برہمنوںکے تقدس اور دینی عظمت کو بودھ مذہب دیمک کی طرح چاٹ رہا تھا اس لئے روز بروز برہمنوں کے عقاید مین زوال بہت کچھ ترقی کرتا جا رہا تھا۔ لوگون کا عام رجحان منقولات کی جانب سے ہٹکر معقولات کی جانب ترقی کرنے لگا تھا۔ اسلئے اگر ایک طرف مذہبی خیالات منطقی اصول پر قایم ہوتے جارہے تھے اور دوسری طرف تحریری مباحث زور پکڑتے چلے جاتے تھے۔ گویا اس انقلاب جدید کے باعث وہ زمانہ برہمنوں کے لئے نہایت سخت اور نامساعد زمانہ تھا۔ ایک طرف اگر روحانی تعلیم کے متعلق پتن جلی[۳۰] کے اصول ذہن نشین کرائے جاتے تھے تو دوسری طرف اوس کے خلاف مین مذہب بودھ کی تعلیم کے مطابق قناعت۔ رحم اور فیاضی کی جانب رغبت دلانے والے گیت سنائے جاتے تھے اور ان دو متضاد کوششون سے متاثر ہوکر اوس زمانہ کی برہمنیت کی حالت عجیب ناگفتہ بہ ہوگئی تھی۔ یہ تو باشندگان ہند کے عقاید مذہبی کا حال تھا اور مملکت ہند کی حالت اس سے بھی بڑھکر قابل رحم تھی۔ سکندر اعظم[۳۱] وغیرہ حملہ آورون نے ہندوستان پر متواتر حملے کرکے گویا یہان ایک عام خلفشار پیدا کر رکھا تھا۔ اور قاعدہ قدرت کے مطابق فاتحین کے خیالات کا اثر ہندوستان کے لوگون کے خیالات پر بحیثیت ایک مفتوح قوم کے روز بروز بڑھتا جا رہا تھا چنانچہ رفتہ رفتہ اون خیالات کا یہان تک اثر ہوا کہ یونانیون اور ہندوستانیون مین باہم رشتے اور ناتے ہونے لگے تھے جسکی مثال تاریخ مین موجود ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ علاقہ مگدہ[۳۲] کے راجہ چندر گوپت نے (جو اشوک کا دادا تھا) شاہ یونان کی لڑکی سے شادی کی تھی اور قاعدہ عام کے مطابق اگر دوسرے لوگون نے بھی راجہ چندر گوپت کی تقلید اختیار کرکے یونانیون کے ہان شادی بیاہ کیا ہو تو کچھ عجب نہین ہے۔ الغرض تاریخ سے اس زمانہ مین

یونانیون اور ہندوستانیون کے خون مین باہم ملاپ ہونیکا پتہ بخوبی چلتا ہے۔ مگر چونکہ
اس کے بعد کے تاریخی حالات کسیقدر تاریکی مین ہین اس لئے یہ بات نہین معلوم ہو سکتی کہ یونانیون
اور ہندوستانیون کے ارتباط اور اختلاط اور باہمی شادی و بیاہ کا سلسلہ اوس زمانہ کے بعد
بھی جاری رہا یا نہین اور اگر رہا تو کس زمانہ تک - بلا شبہہ عیسوی صدی سے قبل کی تیسری
چوتھی صدی مین باشندگان ہند کے عام خیالات اون کی تمدنی حالت اور دینی قوت
کچھہ اور تھی - اور جب اون کو ممالک غیر کے لوگون یعنی یونانیون وغیرہ سے رابطہ اور سابقہ پڑا
تو وہ اونکے اثرات کو قبول کرنے کے باعث بالکل بدل گئی تھی - اور اشوک سے جو اسکے
زمانہ حیات مین خلاف توقع اور خارج از قیاس کام ہوگزرا ہے - اوسکی نسبت کہا جا سکتا ہے
کہ اوسکی بنیاد اوسکے دادا چندر گوپت بلکہ اوس سے بھی قبل کے زمانہ مین پڑ چکی تھی -
قاعدہ کی بات ہے کہ جن لوگون کی طبیعتون مین ذکاوت ہوشیاری سمجھہ بوجھہ اور ہمت و
حوصلہ کا مادہ موجود ہوتا ہے وہ غیر اور اجنبی لوگون کی صحبت سے بھی نفع حاصل کئے بغیر نہین رہ سکتے
اور یہ بات بیان ہو چکی ہے کہ صدی مسیح کے قبل کی تیسری چوتھی صدی مین ہندوستان پر یونانیون
کے متعدد بار حملہ آور ہونیکے باعث اُن مین اور باشندگان ہند مین باہمی میل جول اور ربط
و ضبط کا پیدا ہونا شروع ہو گیا تھا اور وہ زمانہ یونانیون کے عروج اور اونکی کمال ترقی کا زمانہ تھا اور
دنیا مین اونکو ایک رفارمر اور مصلح قوم کی عزت حاصل ہو چکی تھی یونانی لوگ علم و فضل تہذیب و
شائستگی اور صنعت و حرفت مین باشندگان ہند سے کہین بڑھکر تھے جب وہ ہندوستان
مین آئے تو باشندگان ہند نے اُن سے اون کے کمالات حاصل کرنے مین کچھہ کوتاہی نہین کی

بعض مورخین کا بیان ہے کہ ہندوستان کے باشندے یونانیون کے حملہ آور ہونے سے قبل صنعت وحرفت اور تہذیب و شایستگی سے بالکل بے بہرہ اور کورے تھے اور ان کی سویلیزشن کی ابتدا گویا یونانیون کے یہان آنے کے وقت ہی سے ہوئی تھی - علاوہ برین بعض مورخین کا دعوے یہ ہے کہ ہندوستان مین کتبون کا دستور اور تحریر کا رواج بہی یونانیون ہی کے دم قدم سے ہوا ہے" مگر یہ مورخین کا دعوی ہی دعوی ہے اور اسکے ثبوت مین کوئی معتبر اور قابل وثوق شہادت نہین ہے - اصل بات یہ ہے کہ ہندوستان کے باشندے پہلے سے صنعت وحرفت اور نیز علوم وفنون سے ایک حد تک واقف تھے اگر یہ کہا جاے تو شاید بیجا نہوگا کہ باشندگان ہند نے یونانیون کی دیکہا دیکہی اپنی صنعت وحرفت اور علوم وفنون مین ترقی کی تہی - ذیل کی شہادت سے اس خیال کی بوجوہ احسن تائید ہوتی ہے چنانچہ ڈاکٹر فرگیوسن جو اپنے زمانہ کے پروفیسل انجنیر ہوگذرے ہین وہ اشوک کے وقت کی کتبون کی نسبت اپنی راے کا اظہار اسطرح فرماتے ہین کہ "حضرت مسیح علیہ السلام سے قبل کی تیسری صدی کے وقت کا جو بودہ گیا یا بہار ہٹ مین کام کندہ کیا ہوا ہے اوس کے دیکہنے سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ خاص ہندوون کی دستکاری اور صنع کاری کا نمونہ ہے اور اوسمین کسی غیر کی شرکت نہین پائی جاتی ہے اور اسمین ہاتھی ہرن و بندر وغیرہ کی تماثیل کے تراشنے اور کندہ کرنے مین جو صفائی اور کاریگری دکہائی گئی ہے اوسکی مثال دنیا کے کسی حصہ مین نہین دیکہی جاتی - ایسے ہی گل بوٹے اور بیل پتے کندہ کرنے مین جو صنعکاری ظاہر کی گئی ہے وہ بہی بے مثل ہے"

اس بات کا پتہ لگانا ذرا مشکل معلوم ہوتا ہے کہ اشوک کے زمانہ مین کون زبان مروج تھی -

نمونہ پالی تحریر

مگرہان اتنی بات ضرور معلوم ہوتی ہے کہ عام لوگون کی واقفیت اور سہولیت کی غرض [۱] سے اشوک نے اپنی تحریرین پتھر کے ستونون پر پالی زبان مین کندہ کرائی تھین جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اوس زمانہ مین شمالی ہند کے لوگون مین زبان پالی ہی عام طور پر بولی جاتی ہوگی۔ چونکہ ملک کی عام زبان اور اشوک کی تحریر مین کسیقدر تفاوت پایا جاتا ہے۔ اس لئے جنرل کننگ ہیام تحریر فرماتے ہین کہ "پنجابی اوجینی اور مگدھ یہ تینون زبانین پالی زبان کی شاخین کہلائی جاتی ہین پنجابی اور پالی مین حرف (ر) کا تلفظ صاف اوا کیا جاتا تھا جیساکہ سری ورشی۔ شرمن وغیرہ ایسی ہی زبان مذکور مین شی۔ ش اور ث کے تلفظ کے فرق کی بھی رعایت رکھی گئی تھی۔ رہی اوجینی پالی زبان اوس مین (ر) اور (ل) یہ دونون حروف موجود تھے اور حرف (س ش) کا بھی گاہے گاہے استعمال ہوتا تھا لیکن ماگدھی پالی زبان مین حرف (ر) نہ ملتا تھا اور اوسکی جگہہ ہمیشہ (ل) ہی استعمال کیا جاتا تھا۔ جیساکہ راجہ کو لاجہ انتم کو انتلم۔ دشرتھ کو دشلتھ لکھتے اور بولتے تھے" اسی راے کی تائید مسٹر ولسن [۳۸] اور مسٹر لاسن [۳۹] بھی کرتے ہین۔ اور مسٹر پرنسپ کی راے ان سب رایون سے بالکل علیحدہ ہے وہ لکھتے ہین کہ "اشوک کی تحریرین جس زبان مین پائی جاتی ہین وہ سنسکرت اور پالی زبان کے بین بین کوئی زبان معلوم ہوتی ہے" لیکن غلبہ آرا اسی طرف ہے کہ اشوک کی تحریرین جس زبان مین ہوتی تھین وہ پالی ہی زبان تھی اشوک کے زمانہ کی تحریر کا طرز بھی نرالا تھا۔ ایک طرز تحریر تو یہ تھا کہ مثل فارسی وعربی کے سیدھے ہاتھ سے بائین ہاتھ کی طرف الفاظ لکھے جاتے تھے۔ اور دوسرا طرز تحریر یہ تھا کہ مثل انگریزی ومرہٹی زبان کے بائین ہاتھ سے دائین ہاتھ کو الفاظ لکھے جاتے تھے۔ پہلے طرز کی تحریر کا نمونہ

کپور دگری[41] کے کتبون مین دکہلائی دیتا ہے۔ اور اس قسم کی تحریر کا نام علماے یوروپ نے اری آنوپالی Ariano Pali اور دوسری قسم کی تحریر کا نام Indo. Pali. انڈو پالی رکہا ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ اول الذکر تحریر کا ڈہنگ ملک غیر کی زبانون سے اوڑایا گیا تہا اور آخر الذکر تحریر کا ڈہنگ اصل مین ہندوستان کا ہی تہا۔ اور دیونا گری کو تحریر آخر الذکر ہی سے مشتق خیال کیا جاتا ہے[42]۔

باب[3] سوم

اشوک[42] کے خاندانی حالات

زمانہ قدیم کی تاریخون مین مگدہ[43] سلطنت کو شہرت حاصل ہے۔ اور مقدس پران مین اس کے متعلق یہ قصہ درج ہے کہ "کورو پانڈو[44] کے زمانہ مین ایک بڑا بہادر جابر اور ظالم راجہ جراسندہ[45] ہندوستان کے کسی حصہ ملک پر حکمران تہا۔ اوسنے اپنا دست تعدی بہت سی ریاستون پر دراز کرکے اُن کے راجون اور مہراجونکو اپنی قید مین کرلیا تہا لیکن مثل مشہور ہے کہ ظالم کی ناو کبہی پار نہین اوترتی آخر کار جب اس کے ظلم وستم کا غلغلہ بلند ہوا تو بہگوان سری کرشن مہاراج نے مظلوم اور آفت رسیدہ راجون اور مہراجون کے حال زار پر ترس کہایا اور پانڈون سمیت برہمن کا بہیس بدلکر وہ راجہ جراسندہ[45] کے استہان پر اوس سے اوس کے ظلم کا انتقام لینے کی غرض سے جا پہنچے۔ اگرچہ راجہ جراسندہ[45] نہایت قوی و توانا اور بڑا بہادر و دلیر تہا مگر دوسری طرف بہیم سین[46] بہی فن کشتی اور قوت جسمانی مین یکتاے روزگار اور فرد تہا۔ بہگوان سری کرشن مہاراج نے اُن دونون کی کشتی کی

تجویز کرادی۔ چنانچہ ان دونوں شہ زوروں کی کشتی ہوئی اور جراسندھ کو کشتی مین پچھڑنا اور ہمیشہ کے
لئے اِس سنسار سے رخصت ہونا پڑا"۔ سہدیو نامی جراسندھ کا ایک بیٹا تہا۔ کورو پانڈوون
کی جنگ عظیم مین اسنے کوروں کا پارٹ لیکر ایسی ادودہم مچائی تہی کہ سب کے پتے پانی کردئے
تہے سہدیو کے بعد ۲۱ پشت تک اوس کے خاندان مین سلطنت رہی اور اسکے خاندان کو
زوال نصیب ہونے کے ساتھ ہی سلطنت مگدھ کا تخت وتاج خاندان پردیوپ مین منتقل
ہوگیا۔ اس کے بعد سلطنت مگدھ کے جو راجہ گزرے ان کے نام وشنو پران مین حسب تفصیل
ذیل درج ہین۔

شی شوناگ۔ کاک ورن۔ کہشیم دہرمن۔ کہشتروج۔ بمبسی سار۔ اجات شترو۔
درسہک۔ اودیش۔ نند وردہن۔ مہانندی۔ سومالیہ۔ اسطرح گویا گیارہ وارث ہوگزرے
اور اخیر راجہ یعنی سومالیہ کے اور آٹھ بہائی تہے جو یکے بعد دیگرے تخت نشین ہوتے گئے۔

خاندان نند کے اخیر راجہ کے عہد مین چندر گپت جسکو زبان یونانی مین (سانڈرکوٹس) کہتے ہین
سلطنت مگدھ پر حملہ کرکے فتح مند ہوا۔

مقدس پران مین تحریر ہے کہ چندر گوپت ایک باندی زادہ تہا اوسنے اپنے زمانہ کے ایک
نامور مدبر چانا کسی کو ہموار کرکے اوس کی مدد سے خاندان نند کو تباہ کیا اور سلطنت مگدھ پر خود
قابض ہوگیا۔ مگر بودہ مذہب کے لوگون کے بیان کے مطابق چندر گپت موری نگر
کی رانی کے شکم سے پیدا ہوا تہا۔ اور اوسکا خاندان موری کے لقب سے اسی لئے یاد کیا جاتا تہا
حاصل کلام یہ ہے کہ چندر گپت ایک بڑا دلیر و جوانمرد راجہ تہا۔ اور اوس کے دربار مین سلطنت

یونان کی جانب سے میگاس تھنیس[۵۴] نامی سفیر حاضر رہتا تھا۔ اور یونان کے بادشاہ
سلیوکس[۵۵] نے اپنی شاہزادی کو اوس کی زوجیت مین دیا تھا۔ مسیحی صدی سے تقریباً ۲۹۱
سال قبل راجہ چندرگپت نے اِس دنیاے فانی سے کوچ کیا اور اوسکا بیٹا بندوسار اوس کی
جگہ سریر آراے سلطنت ہوا۔ یونانی اوسکو امیترکیٹس Amitra chates کہتے ہین۔
اور سنسکرت مین اسکا نام امیترگیتو یا شترو وینا شک بیان ہوا ہے اوس کے دو بیٹے
تھے۔ پہلے کا نام سوشیما اور دوسرے کا نام اشوک یا اشوک وردہن تھا۔ اور یہی اشوک
ہماری کتاب کا ہیرو[۵۵] ہے۔

اشوک کی ولادت کے متعلق یہ قصہ مشہور ہے کہ جس زمانہ مین اوسکا باپ راجہ بندوسار سریر آراے
سلطنت ہوا چمپاپور[۵۶] مین ایک نہایت مفلس اور مفلوک الحال برہمن رہتا تھا۔ پرمیشور کی دیا سے
اوس کے کلبہ احزان مین ایک مہ پارہ لڑکی تولد ہوئی اوس کا نام اوسنے سوبھدرانگی رکھا۔
جب وہ طفولیت کے مرحلے طے کرکے سن شعور کی منزل کے قریب پہونچی تو والدین کو اوس
کے بیاہ سگائی کی فکر پیدا ہوئی ابھی اوسکا کچھ سیپتا نہین ہوا تھا کہ اِس عرصہ مین اودھر کو ایک نجومی
کا گزر ہوا اور اوسنے اوس لڑکی کا جنم پتر[۵۷] دیکھکر حکم لگایا کہ یہ اپنی عمر کو پہونچکر ایک بڑے راجہ چکرورتی
یعنی شہنشاہ کی مان بننے کا فخر حاصل کرے گی۔ مفلوک الحال برہمن اِس پیشین گوئی کو سنکر
مارے خوشی کے پھولا نہ سمایا۔ اور اِس پیشین گوئی پر اپنا عقیدہ رکھہ کر اپنی مہ پارہ لڑکی کا ہاتھ
پکڑ کر راجہ بندوسار کے محل پر جا حاضر ہوا۔ اور اوس کو راجہ کے حضور مین بطور تحفہ کے پیش کرکے چلا آیا
جب راجہ نے نظر اوٹھاکر برہمن کی اوس دوشیزہ لڑکی کو دیکھا تو اوس کی سادگی مین اوسکو عجیب

بانکپن نظر آیا - اوس لڑکی کی آنکھین جو شرم و حیا کے باعث اوپر اوٹھنے کا نام نہین لیتی تھین نیچے
ہی نیچے راجہ کی طرف (اپنی) تیر مژگان پھینک کر اوس کے دل و جگر کو چھیدنے لگین - اوس کی فطرتی شوخیان
اوسکا ذاتی چلبلاپن رہ رہ کر راجہ کے ہوش و حواس اور صبر و قرار کو اوس کے ہاتھ سے چھینے
لیتا تھا - اور راجہ اوس کے حسن سے مرعوب ہو کر پیکر تصویر بن گیا تھا اور ایک لحظہ کے لئے بھی وہ
اوسکی پیاری صورت سے نظر اوٹھانا نہین چاہتا تھا - قصہ مختصر یہ ہے کہ اوس لڑکی کی نظر فریب
اور دلکش صورت راجہ کی نظرون مین کھپ گئی اور اوسکا آفتاب اقبال طلوع ہونے لگا - گو راجہ
بند و سار کے محل مین ایک سے ایک بڑھکر شکیل و جمیل رانیان موجود تھین مگر اِس برہمن کی آفت
جان لڑکی کو دیکھنے کے بعد راجہ سے اوسکو رانی اور اپنی دل و جان کا مالک بنا کر محل مین داخل
کئے بغیر صبر نہ ہو سکا - جب دوسری رانیون نے دیکھا کہ راجہ کی طبیعت اِس نئی رانی پر از حد آئی
ہوئی ہے اور اوسکا وقت اکثر اوس کے پہلو مین گزرتا ہے تو اون کو رشک پیدا ہوا - ان رانیون
نے نئی رانی کو راجہ کی نظرون سے گرانے کے لئے یہ تدبیر سوچی کہ اوسکو معمولی کام دھندون
مین پھنسائے رکھنا چاہئیے اور اوسکو راجہ کے سامنے ہونے کا موقع نہ دینا چاہیے - چند روز
کے بعد خود بخود اوسکی محبت راجہ کے دل سے زایل ہو جائے گی - آخر کار رانیون کی تدبیر چل گئی اور
راجہ کی نظرون سے اوجھل رہنے کے باعث راجہ کا پہلا سا میلان طبع اوسکی جانب باقی نہ رہا -
اِس نا تجربہ کار اور نئی نویلی رانی نے جب اپنے کو اِس کس مپرسی کی حالت مین دیکھا تو اوس کو
سخت صدمہ اور قلق ہوا اور کچھہ دنون کے بعد آخیر کار اوسکی قسمت نے اِس طرح رسائی کی کہ اوس
نے اپنے دل مین یہ ٹھان لیا کہ ہر روز جب راجہ حجامت سے فارغ ہو کر بیٹھا کرے تو مین آ سکے

ست کے بالون کو درست کرنے لگا کرون۔ کیا تعجب ہے کہ اس طرح پر اوس کے دل مین میری پہلی محبت عود کر آئے۔ چنانچہ چند روز تک اوسنے اسی پر عمل کیا اور فی الحقیقت راجہ اوسکی اس خدمت سے بہت خوش ہوا اور ایک روز فرط خوشی مین آکر راجہ نے اِس رانی کی جانب مخاطب ہوکر کہا تو اپنی دلی تمنا کا اظہار کر کہ کیا چاہتی ہے؟ رانی نے راجہ کے اِس التفات کو قابل شکریہ تصور کر کے نہایت عجز و انکسار کے ساتھ ہاتھ باندھ کر عرض کیا کہ میری دلی خواہش یہ ہے کہ حضور مجھکو تمام رانیون مین بزرگی اور کلانیت کا فخر عطا فرمادین۔ راجہ نے جواب دیا کہ ایک چھتری خاندان مین شودر قوم کی عورت کو یہ اعزاز کسطرح بخشا جا سکتا ہے۔ یہ جواب سنکر رانی آبدیدہ ہوئی اور اوسنے اپنے خاندان برہمن مین سے ہونیکا حال کہہ سنایا۔ راجہ کو اس کے خاندانی حالات سنکر معلوم ہوا کہ وہ برہمن کے شریف خاندان کی لڑکی ہے اور رانیان بے وجہ اوس سے رشک و حسد کرتی ہین۔ اِس حقیقت حال کے معلوم ہونے کے ساتھ ہی راجہ کے دل مین اوسکی محبت پہلے سے بھی زیادہ پیدا ہوئی اور اوسنے اوس کی خواہش کے مطابق تمام رانیون مین اوسکو کلانیت اور بزرگی کا درجہ عطا فرما کر اوس کی حد سے زیادہ عزت افزائی فرمائی اور یوماً فیوماً راجہ اور رانی کے تعلقات اور روابط و ضوابط مین ترقی ہوتی گئی یہانتک کہ رانی کو حمل رہا اور مدت حمل کے پورا ہونے کے بعد ایک لڑکا تولد ہوا جس کا نام اشوک رکھا گیا۔

اشوک کی وجہ تسمیہ اسطرح بیان کیجاتی ہے کہ زبان سنسکرت مین شوک کے معنی ہین رنج و تکلیف یا مصیبت کے۔ چونکہ اِس کے تولد کے وقت اس کی مان کو درد زہ وغیرہ کی تکلیف مطلق نہین ہوئی تھی اس لئے اوس کا نام اشوک تجویز کیا گیا تھا۔ اوس کے بعد جب اوس کو ایک اور لڑکا

تولد ہوا اور اوسکی دفعہ مین بھی دردزہ وغیرہ کی اوسکو تکلیف نہ ہوئی تو اوس کا نام ویتا اشوک رکھا گیا۔[۵۷]

باب چہارم

اشوک کا بچپن

گنّے کا بیرونی منظر تو خوبصورت نہین ہوتا ۔ مگر اندر سے وہ بہت شیرین ہوتا ہے
اشوک اپنی زشت روئی کی وجہ سے اپنے باپ کی محبت سے زیادہ حصہ نہین لے سکا تھا اور
شروع ہی سے اوسکی طبیعت اس قدر شریر اور کاواک واقع ہوئی تھی کہ کوئی روز ایسا نہ گزرتا تھا
کہ کسی نہ کسی کو اذیت اور تکلیف پہنچائے بغیر اوسکو شام ہوتی ہو۔ ہر شخص کی زبان پر اوس کی
شکایت جاری رہتی تھی اور ہر شخص اوسکو بری نظرون سے دیکھتا تھا۔ اگرچہ یہ راجہ کا بچہ تھا مگر
لوگ اوس سے اوس امتیاز کے باعث نہین بلکہ اوسکی ظالمانہ اور جابرانہ طبیعت سے ترسان
و لرزان رہتے تھے (بلاشبہ حسن اخلاق عجیب چیز ہے کہ ایک کج خلق متمول کی خوش خلق اور
نیک چلن غریب کے سامنے کچھ بھی حقیقت نہین ہے. خوش خلق اور نیک چلن آدمی گو
کتنا ہی مفلس اور فلاکت زدہ کیون نہو مگر اخلاقی دنیا مین وہ ایک کج خلق مغرور اور بدچلن امیر اعظم
سے کہین زیادہ معزز اور موقر شمار ہوتا ہے ۔ لاریب بدچلن اور کج خلق امیر کی امارت اسی قابل ہے
کہ خوش خلق اور نیک نہاد غریب کی غربت اور مفلسی پر سے اوسکو نثار کر کے پھینکدیا جاوے ۔ اس
مین کچھ کلام نہین کہ بدچلن شخص خواہ کتنا ہی متمول اور خاندان شاہی سے قرابت قریبہ رکھنے والا
کیون نہو اُسکے خوشامدی اور بادفروش مصاحبین کے دایرہ سے باہر اوسکی عزت نہین ہوسکتی)

اشوک اپنی بدطینتی اور شرارت کے باعث عوام الناس مین شریر اور بدذات کے لقب سے شہرت پکڑ گیا تھا۔ اور اسطرح پر گویا وہ صورت اور سیرت دونون عیوب مین فرد تہا۔ مگر تاہم اوس نے اتفاق زمانہ سے اپنی زندگی مین وہ درجہ حاصل کرلیا تہا کہ اگر اوسکو خدادوست کہا جاے تو کچہہ بیجا نہو گا۔

ہم اوپر بیان کر چکے ہین کہ بچپن مین اشوک کے حال پر شفقت پدری مبذول نہین تہی جب وہ ایام طفولیت سے گزر کر سن شعور کو پہونچا تو اوسکی شرارتین بہی اوس کے ساتھہ ساتھہ بڑہین اور اوسکی شرارتون نے اوس کے باپ کو اوس سے اور بہی بیزار کردیا۔ اور باپ کو اب یہ فکر دامنگیر ہوئی کہ کسی طرح وہ آنکھون سے غایب ہوجاے تو اچھی بات ہے اس کے مقدر مین جو کچہہ لکہا ہوگا وہ تو ہوکر رہے ہی گا۔ راجہ کا یہ منشا اور اوسکی یہ دلی آرزو اس طرح پوری ہوئی کہ مسیح کی صدی سے ۲۸۰ سال قبل (تکشی شیلا) علاقہ پنجاب مین چند سرکش اور نافرمان لوگون کے سرکشی اختیار کرنیکی خبر موصول ہوئی تو راجہ بندوسار نے یہ موقع اشوک کو اپنی نظرون سے علیحدہ کرنیکا غنیمت خیال کرکے اون سرکشون کی سرکوبی کے لئے اوسکو روانہ کیا۔ اور وہ منزلین طے کرتا ہوا بر سر غنیم جا پہونچا جب غنیم کو اس کی آمد کا حال معلوم ہوا تو اوس کے چند سر برآوردہ لوگ بہت سے تحفہ تحایف کے ساتھہ اشوک کے استقبال اور خیر مقدم کے لئے حاضر ہوے اور اونہون نے سر نیاز خم کرکے اس کے حضور مین عرض کی کہ ہم لوگون نے صوبہ دار کے مظالم اور جور و تعدی سے تنگ آکر سرتابی اختیار کی تہی ورنہ راجہ کی حکومت کے جوے کے نیچے سے نکل بہاگنے کی تمنا ہمارے دلون مین نہ تہی۔ اشوک نے ان کا بیان سنا اور ہر طرح سے اپنا اطمینان کرکے وہ نہایت شان و شوکت کے ساتھہ غنیم کے شہر مین داخل ہوا۔ اور خفیہ طور پر چند اصلی اور حقیقی بدمعاشون کا پتہ لگا کر اوس نے

اون کو سزاے موت دی تاکہ دوسرے لوگ اِس سے عبرت پکڑین - اور یہان کا ہنگامہ فرو کر چکنے کے بعد تھوڑے ہی روز مین وہ جانب کشمیر بڑہا اور آسانی کے ساتھ اوس پر قابض اور مسلط ہوگیا پنجاب اور یہان کا انتظام ٹھیک ٹھاک کرنیکے بعد وہ اوجین[59] کی صوبہ داری پر مامور ہوا - صوبہ داری کا چارج لینے کے لیئے وہ اوجین[59] کا سفر کر رہا تھا کہ راستہ مین (چیتی گری) مین جس کو ولیس نگر[60] بھی کہتے ہین اوس کا مقام ہوا - اور وہان ایک متمول مہاجن کی حسین لڑکی سے رشتہ الفت پیدا کرکے اوسنے اوسکو رانی بناکے اپنے محل مین داخل کیا اور مسیحی صدی سے ۲۷۴ سال قبل اوس رانی کے بطن سے ایک لڑکا مہندر ایک لڑکی سنگ مترا تولد ہوئی - جنہون نے سنگلدیپ مین پہونچکر مذہب بودھ کی اشاعت کے ذریعہ سے اپنے لیئے شہرت عام اور بقاے دوام کی عزت حاصل کی جیساکہ مفصل طور پر آیندہ بیان ہوگا -

الغرض اشوک کے جانب اوجین[59] روانہ ہو چکنے کے بعد تکششلا[58] مین چند بدمعاشون نے پھر علم بغاوت بلند کیا - اور راجہ بندوسار نے اِس ہنگامہ کے فرو کرنیکے لیئے اپنے بڑے بیٹے سوسی ما کو روانہ کیا - اور جب وہ مہم لیکر روانہ ہو چکا تو اچانک راجہ بندوسار سخت بیمار پڑگیا اور اوس کو یہ فکر دامنگیر ہوئی کہ وارث تخت و تاج کون قرار دیا جاوے - اشوک کی زشت روئی اور بدطینتی کے باعث اوس سے وہ پہلے ہی سے متنفر تھا اور بڑے بیٹے سوسی ما کی نسبت بھی اوس کا خیال اچھا نہ تھا - تاج و تخت کے لیئے وارث منتخب کرنیکے بارے مین راجہ نے اپنے وزیر باتدبیر سے مشورہ لیا - وزیر چونکہ سوسی ما سے خوش نہ تھا اور کسیوقت مین اوس کو اوس سے گزند پہونچی تھی - اِس موقع کو اوس نے انتقام لینے کے لیئے غنیمت خیال کیا اور تاج و تخت کی وراثت کی نسبت اشوک کی تعریف

کر کے راجہ کے دل سے اوس نفرت کو دور کر دیا جو راجہ کے دل مین ایک عرصہ سے بیٹھی ہوئی تھی چنانچہ اسکا نتیجہ یہ ہوا کہ راجہ نے وزیر کی رائے سے ایک حد تک اتفاق کر کے یہ بات قرار دی کہ جس وقت تک سوسی ما مہم سے واپس آئے اسوقت تک اشوک سلطنت کا کاروبار انجام دے۔ اور سوسی ما کے واپس آنے کے بعد عنان حکومت اوس کے سپرد کر دے راجہ بندوسار تو یہ وصیت کر کے مسیحی صدی سے ۲۶۳ سال قبل عالم جاودانی کو کوچ کر گیا اور اشوک مستقلانہ طور پر سریر آرائے سلطنت ہو گیا[۶۱]۔ اور تخت سلطنت پر متمکن ہو کر جب اسکو چار سال کا زمانہ گذر چکا تو اوسوقت مراسم تاج پوشی اور تخت نشینی ادا کی گئین۔

[۶۲] اشوک کی تخت نشینی کے زمانہ کی متعلق علمائے یوروپ کی رائین مختلف ہین۔ چنانچہ مسٹر رہس ڈیویڈس اس زمانہ کو حضرت مسیح علیہ السلام سے ۲۶۷ سال قبل بیان کرتا ہے۔ اور پالی کتاب کے مطابق یہ زمانہ حضرت مسیح علیہ السلام سے ۲۶۲ سال قبل ظاہر ہوتا ہے اور پروفیسر میاکس[۶۳] مولر اس زمانہ کو حضرت مسیح سے ۲۶۳ یا ۲۶۶ سال قبل۔ اور بابو من[۶۴] موہن چکرورتی ۲۷۱ سال قبل اور مسٹر سمی[۶۵] نارٹ ۲۶۹ یا ۲۷۰ سال قبل ظاہر کرتے ہین۔

سوسی ما کو جب اپنے باپ کے انتقال کی خبر وحشت اثر پہونچی تو وہ پاٹلی[۶۶] پوتر کے آنے کے ارادہ سے روانہ ہوا۔ اور اوسکو راستہ مین جاسوس کی زبان سے اشوک کے سریر آرائے سلطنت ہونیکی اطلاع ہوئی یہ خبر سننے کے ساتھہ ہی اوسکا صبر و قرار اور ضبط و انضباط رخصت ہو گیا اور آیندہ کے نشیب و فراز کا کچھہ خیال نکر کے اوسنے اپنے دل مین ایک دم پاٹلی[۶۶] پوتر پر حملہ کرنیکی ٹھان لی۔ اور اپنے ساتھہ تھوڑی سی فوج لیکر دار السلطنت پر جا چڑھا۔ ادہر اشوک کے دل جذبات اور

اوسکی جوانمردی وبہادری بھی بڑہی ہوئی تھی اور اوسکے پاس اوس کے باپ کی چھوڑی ہوئی فوج کی تعداد بھی کثیر تھی۔ اور اوسکو رادہاگوپت جیسے دانا اور باتدبیر وزیر کے مشورہ کی مدد بھی حاصل تھی جسکا لازمی نتیجہ یہ ہوا کہ سوسی ما کو اشوک کے مقابلہ مین شکست فاش اوٹھانی پڑی بعض مورخین کا بیان ہے کہ سوسی ما یا دیگر ورثاے سلطنت کے دل مین تاج وتخت حاصل کرنے کا خیال بھی نہ گزرے اس آیندہ کو اندیشہ سے نجات حاصل کرنیکی غرض سے اشوک نے ایک افسر کو حکم دیا کہ خاندان شاہی کے جس قدر لوگ حیات ہین اُن سب کا چراغ حیات ایک دم گل کردیا جاے جب اُس افسر سے اس حکم کی تعمیل نہ ہوسکی تو اشوک نے خود اپنے ہاتھہ مین تلوار پکڑی اور اُسنے شاہی خاندان کے ایک ایک بچے کا لہو اوسکو چٹاکر چھوڑا۔ الغرض اشوک نہایت اطمینان اور تسکین خاطر کے ساتھہ سریرآراے سلطنت ہوکر اپنے عشرت کدہ مین رانیون کے ساتھہ عیش وشادمانی کرنے لگا۔

اشوک کی جبر وتعدی اور جور وستم کے متعلق کثرت کے ساتھہ روایتین مشہور ہین۔ کہا جاتا ہے کہ وہ بچپن مین اس قدر سنگدل وبے رحم تھا کہ بندگان خدا کے ساتھہ رحم کرنا کیا معنی اُس سے واقف تک نہ تھا کہ رحم کہتے کسکو ہین۔ معمولی غلطیون اور چھوٹی چھوٹی خطاؤن پر سزاے موت کا حکم دینا گویا اوس کے نزدیک کھیل تھا۔ اوسکی طبیعت کا اندازہ کرنیوالے لوگ اچھی طرح سمجھہ گئے تھے کہ کسی الزام مین گرفتار ہوکر اوس کے روبرو جانا گویا موت کا شکار بننا ہے اور تو اور جن رانیون کو اپنی جان سے بھی زیادہ عزیز رکھتا تھا اور جن پر دل وجان سے شیدا و فریفتہ رہتا تھا غصہ کی جھنجھلاہٹ مین اون کو بھی وہ نشانہ اجل بنانے سے نہین چوکتا تھا۔ چنانچہ ایک روز کا ذکر ہے کہ محل مین

کل کی کل رانیان باہم جمع تہین اور ادہر اُدہر کے تذکرے بیٹہی کر رہی تہین ۔ بسبیل تذکرہ اون مین راجہ کی بدصورتی کا قصہ بہی چہڑ گیا اور اتفاق سے اِس کی بہنک راجہ کے کانون تک بہی پہونچ گئی ۔ راجہ اِس کے سننے کے ساتھ آگ بگولا بن گیا مارے غصہ کے تہر تہر کانپنے لگا آگ کے شعلہ اوسکی آنکہون سے نکلنے لگے اور اوس وقت تک اوسکا غصہ فرو نہ ہو سکا جس وقت تک اوسنے رانیون کو اپنے روبرو کہینچ منگا کر اپنے بدمزاج ملازم چنڈاگری کے ہاتہون اون کو دہکتی ہوئی آگ مین زندہ نہین جہونکوا دیا ۔

اشوک کی خونخواری سے ہر شخص کے دل پر ہر وقت ہیبت طاری رہتی تہی اور رعایا جگندار رجواڑے نہایت دبکر اوس سے ملتے تہے ۔ چونکہ اشوک کو اپنی خواہشات کے پورا کرنے مین کوئی امر مانع نہ ہوتا تہا اور وہ جو چاہتا تہا کر گزرتا تہا اسلئے نشۂ حکومت مین چور ہو کر شداد کی طرح معاذ اللہ خدا کی ہمسری کا دعوے کرنے لگا تہا اور اپنے خیال مین وہ اپنی حکومت اور دولت و ثروت کو کسیطرح اندر کی حکومت اور دولت و ثروت سے کم نہین سمجہتا تہا شہر پاٹلی پوتر اوسکا پایہ تخت تہا اوسکو اپنے زعم مین وہ اندر پوری سمجہتا تہا ۔ اور اوس کے ذہن مین یہ خبط سمایا تہا کہ گنہگارون کی عقوبت کے لئے جسطرح خدا کے ہان جہنم موجود ہے اوسیطرح مجرمون کے لئے مجہکو بہی کوئی دوزخ تیار کرنا چاہئے کیونکہ میرے اور خدا کے کارخانہ مین اگر فرق ہے تو یہی ہے ۔ اِس خبط کو اوس نے اسطرح پورا کیا کہ ایک وسیع میدان کے گرداگرد مضبوط و مستحکم حصار کہینچ کر اوس کے اندر اوس نے تکالیف و اذیت کے ہر قسم کے سامان مہیا کئے ۔ کہین اسلحہ لٹکائے گئے ۔ کہین شکنجے نصب کئے گئے ۔ کہین تیل کی کڑاہی بہر کر چولہون پر چڑہائی گئی ۔ کہین فولادی برچہون کی انیان تانی گئین اور جو شخص کسی جرم کا مرتکب ہوتا اوس کو اوس

مصنوعی دوزخ یا عقوبت خانہ مین سیکڑون طرح طرح کی اذیتین پہونچائی جاتی تہین - اور اوس کے بعد دوزخ کا داخلہ
یہانتک سہل اور آسان کر دیا گیا تہا کہ جو نا واقف شخص اوس کی بیرونی صفائی اور خوبصورتی پر ریجہ کر اندر
داخل ہوتا تہا تو دربان جہنم اوسکو اندر کھینچکر لیجاتے اور دوزخ کی اذیتون کا مزہ چکہا کر چہوڑتے تہے"
یہ سلسلہ جاری تو تہا ہی کہ ایک دن ایسا اتفاق پیش آیا کہ بودہ مذہب کا ایک تارک الدنیا سناسی گدا گری
کرتا ہوا اودہر آنکلا - اور جہنم کا بیرونی دلکش منظر دیکہہ کر اوس نے جیسے ہی اوس مین قدم رکہا جہنم
کے دربان نے اوس کے ہاتہہ پاؤن باندہکر داروغہ جہنم کے پاس اوسکو چلتا کر دیا - سناسی نے جب دیکہا
کہ داروغہ جہنم طرح طرح کی اذیتین پہنچاکر میری جان نکالنا چاہتا ہے تو اوسنے بصد عجز و انکسار اوس سے
عبادت کرنیکے لئے دو گہنٹہ کی مہلت طلب کی - وہ عبادت مین مصروف تہا کہ ایک دوسرا شخص داخل جہنم
ہوا اور اوس کا سر داروغہ جہنم نے شکنجہ مین دیکر اوس کا بہرتا کر دیا - اوسکی آہ و زاری سنکر سناسی کے دل پر
سخت چوٹ لگی اور دنیا کی بے ثباتی کا نقشہ اوسکی آنکہون مین جم گیا - اسکے دیکہنے کا اثر اوس کے
دل پر یہان تک ہوا کہ اوسکو نجات کا درجہ حاصل ہو گیا - دو گہنٹہ کی مہلت گزرچکنے کے بعد جہنم کے
سپاہیون اور پیادون نے سناسی کو پکڑ کر کڑکڑاتے ہوئے تیل کی کڑاہی مین جہونک دیا - اور
تعجب سے یہ بات دیکہی گئی کہ تیل اور آگ کی گرمی یک لخت جاتی رہی اور بالکل سرد پڑ گئی - اور سناسی
کے بشرہ سے خوشی اور مسرت کے آثار نمایان ہونے لگے - داروغہ جہنم نے اِس عجیب و غریب
واقعہ کی اطلاع دربار مین کی - راجہ اشوک نے اوس وقت تک اسکو باور نہین کیا کہ جب تک خود
آکر اوسکو اپنی آنکہون سے نہ دیکہہ لیا - اور اِس حالت کو دیکہکر راجہ اشوک پر بلا کی حیرت طاری
ہوئی اور اوس سناسی کو تیل کی کڑاہی سے نکالکر اوس کی جگہہ داروغہ جہنم کو جہونک کر واصل جہنم کر دیا

اور اسیوقت اوس جہنم کے مسمار کرنیکا حکم صادر کیا گیا۔ اور راجہ آشوک اوس سناسی کو نہایت عزت و
احترام کے ساتھ اپنی محلسرا کو لیکر روانہ ہوا اور دلی عقیدت مندی کے ساتھ اوس کے مریدون کے
زمرہ مین شریک ہوگیا۔ اوس کے وعظ و تلقین کے اثر سے راجہ آشوک کی گویا بالکل کایا ہی پلٹ
گئی۔ اور مذہب بودہ کی حمایت اور حفاظت اور اشاعت پر کمر بستہ ہوگیا[۳۳]۔ اوسنے کوکوتودیان[۳۴]
مین ایک خانقاہ تیار کرائی اور ۸۴ ہزار ستون و خانقاہ تعمیر کرانیکا عہد کرلیا[۳۵]۔ اور جب ہی سی مذہبی امور کی بجا آوری
کے باعث اوسکو دہرما شوک کہنے کا رواج پڑگیا۔

مذہب بودہ کے اختیار کرنے سے پہلے راجہ آشوک کس ملت اور کس مذہب کا پیرو تہا اسکا
ٹھیک ٹھیک پتہ نہین چلتا۔ بعض کا بیان ہے کہ وہ جین مت کا پیرو تہا۔ اور ڈاکٹر راجندر لعل[۳۴]
کہتے ہین کہ وہ ہندو مذہب کا پیرو تہا۔ اور یہی بیان قابل اعتماد ہے[۳۶]۔ مذہب بودہ کے راویون
کی روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ آشوک نے اپنے صغر سنی کے زمانہ مین معتقدان بودہ کو سخت
اذیت پہونچائی تہی۔ چنانچہ بیان کیا جاتا ہے کہ بودہ گیا مین جو بودہی درخت ہے اوس کو کاٹنے
کا حکم اوس نے صادر کردیا تہا[۳۵]

گوتم بودہ کا زاد بوم جو مقام کپیل وستو نگری ہے اوس کے قریب رامپور نام کا ایک قریہ
ہے وہان بودہ کی یادگار کے طور پر جو ۷ ستون تعمیر تہے اون مین سے ۷ ستون آشوک ہی
کے حکم اور اشارہ سے منہدم کئے گئے تہے۔ ایک روایت کے مطابق پتہر کے ایک ستون پر یہ
عبارت کندہ تہی کہ لہٰذا یہ خدا تیار کرنیکی غرض سے دیو پری راجہ پری درشی کے باورچی خانہ مین
بہت سی جاندار چیزین موت کا شکار ہوتی تہین۔

Beal-si-yu-ki - vol. II P 117

Epigraphica Indica Vol II P 448-9

اِس سے صاف ظاہر ہے کہ اشوک جین مذہب کا پیرو اور معتقد نہ تھا کیونکہ مذہب جین مین کسیکی جان لینا گناہ کبیرہ مین داخل ہے۔

اشوک کی صغر سنی کے متعلق جو حالات اوپر بیان کئے گئے ہین اونہین کی اکثر باتون مین کسیقدر مبالغہ پایا جاتا ہے۔ تاہم اِس سے انکار نہین ہو سکتا کہ وہ ایک بڑا بہادر شجاع۔ خود پسند۔ مستقل مزاج اور سنگدل شخص تھا۔ اور اوسمین جبر و تعدی خود پسندی اور تعلّی کی مذموم صفتین اسوجہ سے پیدا ہو گئی تھین کہ اوسکی فطرتی شرارت اور بد مزاجی کے باعث اوس کے باپ نے اوسکو مطلق العنان چھوڑ دیا تھا۔ اگر اشوک کی ان عادتون کی اصلاح اوسکے بچپن مین کی جاتی تو ممکن نہ تھا کہ وہ ایسا ضدی اور عیش و عشرت پسند ہوتا۔ لیکن بدقسمتی سے اشوک کی نگرانی کرنیوالا سوائے اوسکی مان کے اور کوئی نہ تھا۔ اور یہ اوسکی مان کی نگرانی ہی کا طفیل تھا کہ اوسکو برائی مین کمال حاصل ہو گیا تھا۔ اسمین شک و شبہہ نہین ہے کہ عالم شباب مین اولاد کی حالت والدین کی توجہ کی محتاج ہوتی ہے اور اوسوقت کی اصلاح پر آئندہ کی زندگی کی افتاد کا دار و مدار ہوتا ہے۔ لیکن اشوک کا عالم شباب بالکل مطلق العنانی مین گزرا تھا۔ اوس کے باپنے اوسکی بد عادتون اور بد مزاجی سے تنگ آکر اوسکو بلا کسی لائق شخص کی سرپرستی اور نگرانی کے تکششلا کے فساد فرو کرنیکی غرض سے بھیجدیا تھا۔ اشوک کی طبیعت مین غرور اور تکبر اور خود پسندی کا مادہ تو پہلے ہی سے موجود تھا جب اوس کے ہاتھ مین عنان حکومت آئی اور کمینون اور کم ظرفون کی صحبت نصیب ہوئی اس لئے رہی سہی خوبیان اور بھلائیان بھی اوسمین سے مفقود ہو گئین۔ اور بلوہ تکششلا مین جو اوس نے خون کی ندیان بہتی ہوئی دیکھین اُس سے وہ اور بھی سنگدل اور رقیق القلب بن گیا۔ اور یہ اسی سنگدلی کی وجہ تھی کہ جب وہ سریر آرائے سلطنت

ہوا تو اوس نے آیندہ کے خوف سے خاندان شاہی کے بچہ بچہ کے خون مین ہاتھ رنگنے کی جرارت کی۔ اور علاقہ کلنگ کے فتح کرنیکے بعد وہان کے لوگون کو بھی تلوار کے گھاٹ اوتار کر اوس نے اپنی دلیری اور بہادری پر بدرجہ غایت ناز کیا ہو تو کوئی تعجب کی بات نہین۔ روز بروز اوسکی عادتین اور اوسکی خصلتین خراب سے خراب ترین ہوتی گیئن۔ خدا کی شان دیکھو کہ اوسکی طبیعت مین دفعتہً ایسا انقلاب آکر واقع ہوا کہ جس زبان سے لوگ اوسکی شکایتین کیا کرتے تہے اور اسکو بد دعائین دیا کرتے تہے اوسی زبان سے اوسکی تعریفین کرنے لگے اور کہنے لگے کہ اشوک بڑا رحم دل۔ خدا ترس۔ فیاض طبع اور خدا دوست آدمی ہے۔ بلا شبہہ اشوک کی کایا پلٹ تاریخ عالم مین نہایت حیرت اور استعجاب سے دیکھے جانیکے قابل ہے۔ تاریخ مین اگر اشوک کے انقلاب کی کوئی دوسری مثال مل سکتی ہے تو وہ عیسوی مذہب کے بادشاہ اغسٹس کی ہے۔ اکثر مصنفین کا خیال ہے کہ اصل مین اشوک کی ایسی زبون حالت نہین تہی بلکہ بودہ مذہب کے لوگون نے اپنے مذہب کی خوبی اور کرامت ظاہر کرنیکے لئے مذہب بودہ مین داخل ہونے سے پہلے کی حالت کو دنیا کی تمام برائیون اور عیوب کے ساتھ منسوب کیا ہے۔ مگر یہ خیال صحیح نہین معلوم ہوتا۔ مذہب بودہ کی فضیلت اور عظمت کا اظہار خود اس بات سے بھی ہوتا ہے کہ اشوک جیسے بد عقیدہ کے خیالات اس مذہب کی جانب رجوع اور مایل ہوئے بودہ مذہب کی فضیلت اور کرامت ظاہر کرنیکے لئے اشوک کی ابتدائی زندگی کے حالات کو قصداً بگاڑ کر دکہانا ایک قابل مضحکہ اور بالکل بے بنیاد بات معلوم ہوتی ہے۔

اشوک کے عادات و خصایل مین اصلاح اور خیالات مین تبدیلی پیدا ہونے کی وجوہات

مختلف بیان کیجاتی ہین - بعض کہتے ہین کہ عمر کے بڑہنے کے ساتھ جب اوسکا نشہ شباب ہرن ہوا تو اوسکو اپنے گزشتہ افعال پر ندامت ہوئی اور اون سے اوس نے توبہ کرکے اپنا طور و طریقہ بدل لیا - بعض کا بیان ہے کہ تکشش[۸۵] شلی لا کے باشندون کے خمیر مین سنگدلی اور بے مروتی موجود تھی جب اشوک کو تکشش[۸۵] شلی لا کے ہنگامہ کو فرو کرنیکی غرض سے وہان جانا پڑا تو عرصہ تک اون لوگونکی صحبت مین رہنے کے باعث اوسکی طینت بگڑ گئی تھی لیکن جب وہ علاقہ مگدہ[۳۲] کو واپس آیا تو یہان اوسکی فطرتی نیکیون نے عود کیا - بعض کا خیال ہے کہ علاقہ کلنگ[۸۶] پر قبضہ کرنے کے موقع پر جو کشت و خون ہوا اور اوسمین ہزارون اور لاکھون آدمیون کی جانین تلف ہوئین اور جان توڑنیوالون کو اوس نے یاس و حسرت کے ساتھ اپنے عزیزون و قریبون کو چھوڑتے دیکھا اس سے اوس کے دل پر اثر ہوا اور اوس کے دل مین ایک سچی روشنی پیدا ہوگئی - پیروان مذہب بودہ کی روایتون سے معلوم ہوتا ہے کہ اشوک کی طبیعت مین انقلاب پیدا کرنے کی باعث اچاریہ اوپ گوپت کی پند و نصائح ہوئی تھین[۸۲] - ممکن ہے کہ یہ تمام واقعات اشوک کے حالات کی اصلاح کے باعث ہوئے ہون اور اچاری اوپ گوپت کے پند و وعظ گویا اوس موقع کے لئے ایک بہانہ ہوگئے ہون -

تاریخ کی کتابین اچاری اوپ گوپت کے حالات سے ساکت ہین - مگر بودہ مذہب کی دو ایک روایتون سے اِس کے متعلق اتنا پتہ ضرور چلتا ہے کہ وہ شہر متہرا کا باشندہ تھا اور ویش قوم سے تعلق رکھتا تھا اور وہ ۱۷ سال کی عمر مین سنامی بنکر یوگ ساد. کے پہاڑ کی کھوہ مین بیٹھ گیا تھا اور یاد الٰہی مین مشغول رہتا تھا اور ۲۰ سال کی عمر مین اوسکو نجات کا درجہ حاصل ہوا - ہوین سانگ[۸۳] نامی

مشہور چینی سیاح کے سفرنامہ سے ظاہر ہوتا ہے کہ اوسنے اچاری اوپ گوپت کے رہنے کی پہاڑی کہوہ کو اپنی آنکھوں سے جاکر دیکھا تھا[۸۴]" بیان کیا جاتا ہے کہ جب راجہ اشوک کی ملاقات اچاری اوپ گوپت سے ہوئی تھی تو اشوک نے بہتیرا اوپ گوپت سے اس بات کی التجا کی کہ وہ اوسکے ساتھ چلکر اوسکے شاہی محل مین قیام پذیر ہو۔ مگر اوسنے جواب دیا کہ مین اپنے لئے پہاڑ کی کہوہ کو شاہی محلات سے بدرجہا بہتر سمجھتا ہون تاہم راجہ اشوک نے باصرار تمام اوپ گوپت کے لئے اپنے پایہ تخت مین ایک سنگ بست بہنوایا یا تہہ خانہ تیار کرایا[۸۵]۔ اچاری اوپ گوپت بڑا کامل اور نفس کش شخص تہا اور اوسکے ساتھ ہی وہ مخیر بہی اعلیٰ درجہ کا تہا۔ بودہ مذہب کی ایک کتاب مین جو اوس کے متعلق ایک حیرت خیز نقل درج ہے ناظرین کی دلچسپی کے لئے ذیل مین نقل کیجاتی ہے۔

کہتے ہین کہ شہر متہرا مین واسو دتا نامی ایک طوائف رہا کرتی تہی۔ اسکے حسن وجمال نے بہت سے لوگون کے دلون پر ظلم بپا کر رکھا تہا۔ ایک روز کا ذکر ہے کہ اوسکی خادمہ اوپ گوپتا کی دوکان پر گئی اور کوئی خوشبودار چیز خرید کر واپس چلی آئی اور اپنی بیوی سے آکر اوسنے اوپ گوپت کے حسن وجمال کی بڑی تعریف کی۔ وہ اوسکی زبان سے اوس کے حسن وجمال کی تعریف سنکر اوسکی نادیدہ عاشق ہو گئی۔ اور شوق واشتیاق کے تقاضہ سے اوسنے اوپ گوپت کے نام ایک شوقیہ خط اس مضمون کا بہیجا کہ اِس ناچیز لونڈی کی آرزو ہے کہ آپ کے چہرہ مبارک کی ایک جہلک دیکھکر دولت دیدار سے مشرف ہو اور اپنی وصلت نصیبی پر نازان وشادان ہو۔ اس کے جواب مین اوپ گوپت نے اوسکو لکھہ بہیجا کہ مین ایک معمولی حیثیت کا آدمی ہون

مجھکو دیکھنے سے کیا حاصل ہان البتہ میرے دیکھنے کا زمانہ قریب آتا ہے اوسوقت دیکھہ لینا - یہ
جواب سُنکر طوائف نے پھر دوبارہ لکھکر بھیجا کہ مجھکو مال ودولت کی طمع نہین ہے مین صرف آپ کی قدمبوسی
اور آپکے وصل سے مسرور اور خوش وقت ہونا چاہتی ہون اوپ گوپت نے اِس مرتبہ بھی
وہی خشک جواب دیکر ٹال دیا - چند روز کے بعد یہ اتفاق پیش آیا کہ اوس طوائف کو جس نوجوان اور
مالدار شخص نے نوکر رکھہ چھوڑا تھا وہ اوسکے ہان پڑا سو رہا تھا کہ کوئی اوسکا دشمن اوسکو قتل کر کے
روپوشش ہوگیا - دوسرے روز سرکار مین واردات خون کی اطلاع ہوئی تو اوسکی تحقیقات اور
تفتیش کے لئے سرکاری ملازم طوائف کے گھر پہونچے - سرکاری آدمیون کی رائے یہ قرار پائی کہ
ہو نہو طوائف نے ہی مال ودولت کی طمع مین اوس شخص کو مروا ڈالا ہے - طوائف ملزم گردانی
گئی اور روبکاری کے لئے عدالت شاہی مین حاضر لائی گئی اور اپنی بدقسمتی سے وہ یہان بھی مرتکب
جرم قرار دی گئی اور عدالت سے اوس کے لئے یہ سزا تجویز کی گئی کہ اوس کے ہاتھ پاؤن اور
ناک کاٹ کر اوس کو مسان مین پھینکدیا جائے - چنانچہ عدالت کو اس حکم کی تعمیل نہایت تعجیل کے ساتھہ
کی گئی - طوائف کی اوس خادمہ نے جسکا حال اوپر لکھا جا چکا ہے اِس حالت مین بھی اوس کی خدمت
کر کے حق نمک ادا کیا - جس وقت اوپ گوپت کو اِس واقعہ کی خبر موصول ہوئی تو وہ اپنے ایک
ملازم کو ساتھ لیکر وہان پہونچا جہان طوائف اِس بری حالت مین پڑی ہوئی تھی اور خادمہ نے
دور سے اوپ گوپت کو دیکھکر اوسکے آنے کی اطلاع طوائف کو دی - طوائف کو اس بات کا
سخت رنج وافسوس ہوا کہ مین کس حالت مین اپنے معشوق دلبر سے ملتی ہون - اور جب اوپ
گوپت اوس کے قریب پہونچ گیا تو وہ اوس سے مخاطب ہو کر اِسطرح گویا ہوئی کہ صاحب

جس زمانہ مین میرا جسم کندن جیسا چمک رہا تہا اور عالم شباب بہار پر تہا اور مرصع نگار جواہرات میرے حسن کی جوت بڑہانے کے لئے ہر وقت تیار رہتے تہے اوسوقت تو آپ نے میری خواہش اور میری التماس پر بہی میری جانب التفات نہ فرمایا اور اب جبکہ میری بدبختی سے وہ تمام پہلی باتین خواب و خیال ہو چکی ہین اور میری طرف نظر بہر کر دیکہنے سے لوگون کو نفرت و حقارت پیدا ہوتی ہے۔ آپ نے تکلیف فرمائی ہے۔ مین اپنی اس تسمتی پر سخت متاسف اور نادم ہون۔ اوپ گوپت نے طوائف کی یہ دردانگیز گفتگو سنکر کہا کہ نیک دل اور شریف لوگون کا شیوہ یہی ہوتا ہے کہ وہ مصیبت کے وقت مصیبت زدہ مخلوق کے کام آئین انسان کی اچھی حالت مین ہر شخص اوس کا ساتہ دینے کے لئے آمادہ و مستعد ہوا کرتا ہے۔ تمہارے پاس آنے سے اسوقت میری خاص غرض یہ ہے کہ جن لوگون کے دل و دماغ مین حسن۔ حکومت۔ دولت اور عیش و عشرت کے مغرورانہ خیالات سماتے ہین اور اپنے کو من ہم چیزی ہستم کہتے ہین اون کی بے ثباتی کا تماشہ دیکہکر سبق اور عبرت حاصل کرون۔ اور اسکے ساتہ ہی اوپ گوپت نے اوسکو مذہبی نصائح سناکر اوسکی مجروح دل پر مرہم رکہا اور اوس کے دل کو ایک گونہ اطمینان اور سکون حاصل ہوا۔ اور اُسنے بودھ - دہرم و سنگہ ان تینون پر ایمان لاچکنے کے بعد اوسکی روح قفس عنصری سے پرواز کرگئی۔ [۸۶]

باب پنجم ۵

دہرماشوک

راجہ اشوک کے حالات مین مندرجہ بالا انقلابات پیدا ہونیکے ساتہ ہی لوگ اوسکو پیار و محبت

کی نظر سے دیکھنے لگے۔ مگر ہندون کو یہ بات سخت ناگوار گزری کہ اوسنے اپنا آبائی ہندو مذہب ترک کرکے بودہ مذہب اختیار کیا اور اوسمین یہان تک غلو کیا کہ اوسکو ملکی مذہب قرار دینے کی ٹھان لی راجہ اشوک کا یہ حال ہوگیا تہا کہ ہر روز بلاناغہ بودہی درخت کے سایہ مین بیٹھکر یاد الٰہی مین مشغول اور محو رہتا تہا۔ یہ بات اور لوگون کو تو ناگوار تہی ہی مگر اون سب سے زیادہ رانی تی شی رکھشتا کو بھی ناگوار اور گران گزری۔ ایک روز رانی نے موقعہ پاکر اپنے ملازم کے ہاتھ اوس درخت کو کٹوا دیا۔ راجہ جسوقت حسب عادت عبادت کرنے کی غرض سے اوس درخت کے نیچے آیا تو اوس کو کٹا ہوا دیکھکر سکتہ ہوگیا۔ اگر اسکا مزاج مثل پہلے کے ہوتا تو نہ معلوم رانیون کے اوپر کیسی کچھہ نہ قیامت بپا کرتا اور اوس ایک درخت کے معاوضہ مین کتنے انسانون کی گردنین نہ کٹواتا یہ اوپ گوپت کی نصائح کا اثر تہا کہ اوسکی طبیعت ایسی حلیم اور بردبار بن گئی تہی اشوک درخت کو کٹا ہوا دیکھکر اگرچہ زبان سے کچھہ نہین بولا مگر اوس کے دل پر اس کے کٹنے کا بیحد صدمہ ہوا۔ بعض کا بیان ہے کہ جب تک وہ درخت پہر دوبارہ نہین سرسبز ہولیا اوسوقت تک اشوک نے برابر روزہ رکہا۔ بہرحال درخت کے کٹنے سے اوسکا حال کچھہ ہی کیون نہ ہوا ہو مگر یہ بات ماننی پڑتی ہے کہ اوپ گوپت کی نصائح نے اوسکی کایا بالکل ہی پلٹ دی تہی۔

اشوک نے بذریعہ منادی بودہ مذہب کو ملکی مذہب قرار دینے کے علاوہ اوسکی اشاعت اور ترویج مین کوئی دقیقہ نہین اوٹھا رکہا تہا۔ اوسکا یہ ایک عام دستور ہوگیا تہا کہ بودہ مذہب کی جو راہبہ یا راہب اوس سے ملتا تہا اوس کے ساتھہ وہ نہایت عقیدتمندی اور ارادتمندی سے پیش آیا کرتا تہا

اوران لوگون کو مالی امداد دیکر اون کے ذریعہ سے بودہ مذہب کی اشاعت کا کام لیا کرتا تہا۔ اوسکے
اس طرز عمل نے اوس کے بہت سے عہدہ دارون مین اوس کی تتبع اختیار کرنے کا خیال
پیدا کر دیا تہا۔ جیسے جیسے مذہب بودہ ترقی کرتا جاتا تہا ویسے ہی ویسے برہمنون کا عروج گھٹتا جاتا
تہا۔ اور اون کے عروج مین کمی ہونیکے ساتھ ہی اونکی آمدنی مین بہی کمی ہونے لگی تہی۔ اس حالت
کو دیکہکر برہمنون کے ماتہے ٹھنک گئے کہ بس اب ہم لوگون کی خیر نہین۔ زمانہ ساز اور عیار
برہمنون نے یہ وطیرہ اختیار کیا کہ وہ اپنے مذہب کی مذمت اور بودہ مذہب کی تعریف کرنے
لگے اور اکثر برہمنون نے گیروا لباس زیب تن کرکے اپنے کو بودہ مذہب کی راہبون مین جا ملایا
اور اون کی خانقاہ مین داخل ہوکے اونہین کا طریقہ اختیار کرنا شروع کیا چونکہ بودہ مذہب مین اسوقت
مین کوئی پیشوا یا مقتدا موجود نہ تہا اِس لئے بودہ مذہب کے راہبون مین طرح طرح کی بدعتین
پہیل گئی تہین۔ یہ مانا کہ معتقدان بودہ مذہب کا امام یا پیشوا موگلی پوتر تی شی اوس زمانہ
مین موجود تہا۔ لیکن اوس کا اثر پیروان بودہ مذہب پر کچہہ نہ تہا اور اوس کی بات کو کوئی شخص کان
دہر کر نہین سنتا تہا اس لئے اوس نے سب لوگون سے علیحدگی اور کنارہ کشی اختیار کرکے
صحرا نشینی اختیار کرلی تہی جب راجہ اشوک ان تمام ابتریون اور خرابیون سے مطلع ہوا تو
اوس نے اپنے ایک اعلیٰ عہدہ دار کی معرفت بودہ مذہب کے راہبون کے نام اس مضمون
کا فرمان صادر کیا کہ عنقریب ایک مجلس مناظرہ منعقد ہونیوالی ہے جس کسی کو مناظرہ کرنا مقصود
ہو تو وہ ہر طرح پر تیار ہوکر اوس مجلس مین آئے جس قاصد کے ذریعہ سے یہ پیام بہیجا گیا تہا اوس
نے اپنی جانب سے یہ دو لفظ اور بہی بیان کر دئے کہ راجہ نے مجھکو حکم دیا ہے کہ جو شخص

اس فرمان کی تعمیل مین پہلوتہی کرے اوسکو مین بلا تامل قتل کردون - راہبون کے گروہ مین
غیر معمولی طور پر ایک راہب ذرا تند مزاج بہی تہا وہ اس عہدہ دار کے ساتھ درشتی و سخت کلامی سے
پیش آیا - اوسپر عہدہ دار کو اس بات پر غصہ آیا کہ ایک تارک الدنیا ادنی راہب دیکہو اور مجہکو دیکہو اوسنے میری
سخت توہین کی - اس خیال سے اوسکو مشتعل کرکے راہب مذکور کے قتل پر آمادہ کر دیا - اور
اوس عہدہ دار نے راہب مذکور سے اوسکی سخت کلامی کا انتقام لینے کی غرض سے اوسکو فوراً
قتل کر ڈالا - مناظرہ کے ذریعہ سے جس عمدہ نتیجہ کے مرتب ہونیکی امید کی گئی تہی وہ تو رہا درکنار
اور اولٹا طوفان بے تمیزی بپا ہو گیا -

اشوک کو جب اس سانحہ کی خبر موصول ہوئی تو وہ اوسکو سنکر نہایت ملول خاطر ہوا - اور اپنے
دل مین یہ سمجھکر کہ مین ہی اس گناہ کبیرہ کا موجب اور باعث ہوا ہون - اپنے اوپر نفرین کرنے لگا -
اس گناہ کا کفارہ تجویز کرنے کے لئے اوس نے بودہ مذہب کے نامی گرامی راہبون کی ایک
مجلس منعقد کی - اور جب یہ معاملہ اونکے سامنے پیش کیا گیا تو اونمین سے کسی نے راجہ کو گنہ گار
قرار دیا کسی نے اوسکو صاف بری کیا - چونکہ راہبون کی رائون مین باہم اختلاف تہا اس لئے راجہ
اشوک ان کے فیصلہ سے مطمئن نہ ہو سکا اور اوسنے اسکا انقطاعی فیصلہ کرانے کی غرض سے
موگلی پوتر تشی بودہ مذہب کے نائب کو بصد اعزاز و احترام اپنے پاس طلب کیا اور اوس
کے حضور مین راجہ نے دست بستہ کہڑے ہو کر نہایت ادب اور عجز و انکسار کے ساتھ واقعہ مذکور
کہہ سنایا - بودہ مذہب کے واجب التعظیم امام نے تمام حالات سنکر فیصلہ صادر کیا کہ چونکہ
راجہ نے قاصد کو راہب کے قتل کرنیکا حکم نہین دیا تہا اور نہ راجہ کی نیت اوس قاصد کے بہیجنے کے وقت

کچھہ خراب تھی ہر فعل کی نسبت نیت پر غور کیا جاتا ہے - اس لحاظ سے راجہ گناہ گار نہین قرار دیا جا سکتا
اگرچہ عام طور پر راہب دل سے اس فیصلہ کو پسند نہین کرتے تھے مگر بودہ کے واجب الاحترام
خلیفہ کی زبان سے چونکہ یہ فیصلہ صادر ہوا تھا اس لئے وہ کھلم کھلا اس سے اختلاف کرنیکی بھی جرأت
نہین کر سکتے تہے ۔ بالآخر نتیجہ یہ ہوا کہ سب کو اوس فیصلہ پر اتفاق کرنا پڑا ۔

ساحل گنگا کے متصل جس میدان مین موگلی پوتر تیشی خلیفہ بودہ فروکش ہوا تھا اوسی میدان مین ایک
وسیع اور عظیم الشان منڈوا انعقاد مجلس کی غرض سے ڈالا گیا اور اوسمین حسب مدارج نشستین مقرر کی
گئین - انہین نشستون مین سے ایک نشست راجہ کے لئے مخصوص کی گئی - اور فیصلہ مذکور بالا کے
۷ روز بعد حضرت مسیح علیہ السلام سے ۲۴۱ سال قبل ایک عظیم الشان مجلس کا انعقاد عمل مین لایا گیا
جسمین بودہ مذہب کی کل راہب جمع تھے - اور اوس مجلس کی مسند صدارت پر موگلی پوتر تی شی
نایب بودہ زینت بخش کئے گئے - اوس مجلس مین منجملہ دیگر ضروری مسایل کے ایک مسئلہ راہبون
کے امتحان کے متعلق بھی پیش ہوا - اس مسئلہ کے پیش ہونے پر تعلیہ آرا یہ بات قرار پائی کہ ہر ایک
راہب کا امتحان لیا جاے - چنانچہ صدر انجمن نے یکے بعد دیگرے کل کے کل راہبون سے بطور
امتحان چند سوالات کئے جس کسی نے تری پی تک بودہ کتابکے خلاف جواب دیا اوس نے اوس کو
اوسکا گیروا رنگا ہوا لباس اوتار کر اور اوسکے بدلہ مین سفید لباس دیکر مجلس سے خارج کر دیا تاکہ وہ گروہ
برہمنون مین جا کر داخل ہو جائے - اس امتحان کی کسوٹی پر پورے نہ اوترنے کے باعث ۶۰ ہزار راہب
مذہب بودھ سے خارج کئے گئے - راجہ اشوک چپ چاپ بیٹھا اس تماشہ کو دیکھتا رہا - اور
اسطرح پر بودہ مذہب کے راہبون کا گروہ مکارون اور ریاکارون کے وجود سے پاک و صاف ہو گیا

اور اِس طور سے پہلا مسئلہ طے ہو چکنے کے بعد دوسرا مسئلہ بودہ مذہب کو مستحکم کرنے کے
متعلق پیش ہوا۔ اسکو انجام دینے کے لئے اوس جلسہ کے میر مجلس نے ایک ہزار لایق
راہبون کو منتخب کر کے اُن کی مدد سے تری پی تک کی مسایل کی تحقیقات اور تنقید شروع
کی۔ مہتما گوتم بودہ کے انتقال کے بعد مہا کاشپ نے اِس مجلس کے بتائے ہوئے
مجموعہ تری پی تک کے مسائل کی کہ جن مین یہ تین کتابین شریک ہین سوتری۔ وینی
ابھی دہرم۔ تحقیقات ایکہزار منتخت علما کے ذریعہ سے نو مہینے کی شقت سے کرائی۔
راجہ اشوک کے زمانہ مین بودہ مذہب کے مختلف طریقون کی چہان بین ہونیکے بعد
اوسوقت کے عالمون کی راے سے جو طریقہ پسند اور اختیار کیا گیا تہا سنگلدیپ مین
اوس وقت سے اِس وقت تک وہی طریقہ رائج چلا آتا ہے۔ اشوک کے انتقال کے بعد
جس طرح اوسکی سلطنت کو تباہی نصیب ہوئی اوسطرح مذہبی انتظام مین بہی ابتری آکر واقع ہوئی
اور اس ابتری کے باعث مختلف عقاید اور مختلف خیالات شائع ہو گئے۔ بودہ مذہب کی خراب
شدہ حالت اِس وقت مین چین۔ جپان۔ تی بت اور تاتار وغیرہ مین موجود ہے
برہما۔ سیام اور سنگلدیپ مین جو بودہ مذہب فی الحال رائج ہے اوسکی نسبت کہا جاسکتا
ہے کہ وہ اشوک کا رواج دیا ہوا مذہب ہے۔ بودہ مذہب مین جو فروعی اور رواجی باتین شریک
ہونیسے اوسکی صورت بگڑ گئی ہے اوسکی مثال ہم کو تی بت نیپال اور جاپان وغیرہ
مین مل سکتی ہے۔
انتظامی کمیٹی نے علوم دینی کی تحقیق کی اور تجسس کے علاوہ بودہ مذہب کی اشاعت کے متعلق

ایک یہ تجویز بھی پیش کی تھی کہ دنیا کے مختلف ممالک مین راہبون کو بطور مشن روانہ کرکے اون کے ذریعہ سے اوسکی اشاعت کی جاے۔

جن جن مقامات کو جو جو راہب اِس غرض کے لئے روانہ کئے گئے تھے اون کی تفصیل دیپ ونش نامی بودہ کتاب کے ۸ وین اور مہاونش کے ۱۲ وین باب مین حسب ذیل درج ہے۔

نام علاقہ	نام راہب	نام علاقہ	نام راہب
کشمیر اور قندہار (کابل ندی	مرجھن تیکا	مہاراشٹر	مہادہرم رکھشت
کا جنوب کا کنارہ)		یون (سیریا وغیر یونانی سلطنتین)	مہارکھشت
(مہیش) میسور	مہادیو	ہیم ونت (پائین کوہ ہمالیہ)	مرجھم - دوربھی سار.
ون واسی ۸۸	رکھشت		سہدیو اورموکدیو
اپرنتک یا اپرانتک ۸۹	دہرم رکھشت - یہ یاکڑیا ۹۰	سوورن بھومی (علاقہ برما)	سین اوراوتر
	کا باشندہ تھا۔	سین ہل دیپ (سیلون)	مہندر (مہندا)

تفصیل مندرجہ بالا سے یہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ واعظین کے ذریعہ سے غیر ممالک مین اپنے مذہب کی اشاعت کرنے کا طریقہ سب سے پہلے بودہ مذہب والون نے اختیار کیا تھا چنانچہ جنرل کننگ ہیام جیسا محقق بھی اپنی بے تعصبی کی باعث اس امر کا معترف ہے اور وہ اپنی کتاب بھلساٹوپس کے صفحہ ۱۲۳ مین لکھتا ہے کہ "عیسائیون نے اشوک کے تین سو سال بعد دین مسیح کے واعظین کے ذریعہ سے ممالک غیر مین مذہب عیسوی کو رواج دینے کے لئے اپنے راہبون کا بھیجنا اختیار کیا تھا" موجودہ مشنری عیسائیون کے لیے جنرل کننگ ہیام کی مذکورہ بالا شہادت نظر غور اور تامل سے

دیکھنے کے قابل ہے۔

باب ششم

مہندر۔ سنگ مترا اور کونال

مقدس راماین مین جس جزیرہ کا بیان لنکا کے نام سے ہوا ہے جو راون کا دار السلطنت کہلاتا تھا اگر وہ فی الاصل سنگلدیپ ہی ہے تو اوسکی نسبت بلاخوف تردید یہ بات کہی جاسکتی ہے کہ ہندوستان کے ساتھ اوسکو زمانہ قدیم سے تعلق حاصل ہے۔ بودہ کی کتاب دیپ ونش کے دیکھنے سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ اُس جزیرہ مین راکھشس بود و باش رکھتے تھے اسلئے قیاس یہ چاہتا ہے کہ غالبًا یہ جزیرہ لنکا ہی ہوگا۔ چونکہ اس کے بارہ مین مصنفین کے باہم اختلاف ہے اِس لئے ہم اس مختلف فیہ مسئلہ سے قطع نظر کرکے اوس جزیرہ کے تاریخی حالات بغرض دلچسپی ناظرین یہان درج کیئے دیتے ہین۔ اسمین کسی کو کچھہ کلام نہین کہ اوس جزیرے کے قدیم باشندے بالکل جنگلی اور وحشی تھے خواہ انکو وہی راکھشس سمجھیئے کہ جنکا ذکر مقدس راماین مین ہوا ہے یا افریقہ کے حبشی و سوالی یا اُنسے قبل کی کوئی اور دوسری قوم۔ تاہم یہ بات متفق علیہ ہے کہ ہندوستان کا ایک راجہ اوس جزیرہ کے وحشیون کو مغلوب کرکے اوس جزیرہ کا حاکم بن بیٹھا تھا۔ اشوک کے زمانہ مین اِس جزیرہ پر ایک تِشّی نامی راجہ حکمران تھا۔ اشوک کی شہرت سنکر اوسکو بھی اوسکی ہمسری کا دعوے پیدا ہو گیا تھا۔ اور اشوک کی تقلید اختیار کرنے کے باعث وہ بھی خدا دوست بن گیا تھا۔

اور ہم اس بات کا ذکر کر چکے ہین کہ اشوک نے ممالک غیر مین بودہ مذہب کو رواج دینے کے لئے راہبان کو روانہ کیا تھا۔ اور ہم یہ بھی بیان کر آئے ہین کہ جزیرہ سنگلدیپ مین ایک مھندر نامی راہب کا تقرر عمل مین آیا تھا۔ یہ راہب حقیقت مین راجہ اشوک کا بیٹا تھا۔ باپ کے تخت نشین ہونے کے ۶ سال بعد اوسکی طبیعت دنیا سے متنفر ہو گئی تھی اور دل وجان سے وہ دینی امور کی جانب راغب ہو گیا تھا۔ اسی سن مین اوسنے دنیا ترک کر کے رہبانیت اختیار کر لی تھی۔

جزیرہ سنگلدیپ کے راجہ تی تشی[90] کو چونکہ گوتم بودہ اور راجہ اشوک سے بھی دلی عقیدتمندی حاصل تھی[92]۔ اس لئے وہ راجہ اشوک کے فرزند مھندر کے ساتھ نہایت عزت و توقیر کے ساتھ پیش آیا۔ مھندر اپنے ساتھ اپنی ہمشیرہ اوسکی ہمجولی اور نیز اون دوسرے راہبونکو اور نیز اوس کتاب کو جو پاٹلی پوتر[66] کی بڑی مجلس مین نہایت کوشش کے ساتھ تیار ہوئی تھی اور جس کا نام تری پٹک تھا اور اوسکی شرح کو لے گیا تھا سین ہل دیپ تی تشی[91] کو چونکہ بودہ مذہب کے عقائد دل سے مرغوب اور پسند تھے اس لئے اوس نے برضا و رغبت بودہ مذہب اختیار کر کے مھندر سے بیعت حاصل کی۔ اور بودہ مذہب کے اعزاز اور احترام کو نظر مین رکھکر اوسنے اپنی مملکت مین جا بجا عمدہ عمدہ خانقاہین تعمیر کرائین اور ستون ایستادہ کئے منجملہ اون کثیر التعداد خانقاہون کے ایک خانقاہ اوسنے نہایت اہتمام اور توجہ کے ساتھ انورادہ پور[93] کے قریب خاص مھندر کے لئے ہی تعمیر کرائی تھی۔ اگرچہ دست برد زمانہ کے ہاتھ سے اوس کا اکثر حصہ منہدم ہو گیا ہے مگر تاہم اوس کی گذشتہ عظمت و شان ظاہر کرنے کے لئے اوس کے مٹے مٹے نشان اب بھی محققین اور عبرت پکڑنیوالون کی نظرون مین کھپے جاتے ہین۔ اس خانقاہ کے آثار جس مقام پر دیکھے جاتے

ہین وہ مقام اپنے موقع ومحل کے اعتبار سے نہایت ہی دلکش اور پر فضا ہے - اِس کے گرد اونچے
پہاڑونکا سلسلہ مثل زنجیر کے چلا گیا ہی اور اُن پہاڑونسے جو پانی کی چادرین گرتی رہتی ہین اُنہی نشیب کی زمین سیرابی حاصل
کر کے ایک خودرو جنگل اوگا کر کھڑا کر دیا ہے جس کے درختون کے جھنڈ مین بیٹھکر طیور اپنی خوش
الحانی کے ساتھ یاد خدا مین مصروف رہتے ہین - الغرض یہ مقام سکون اور اطمینان قلب کے
لحاظ سے ایسا بے نظیر مقام ہے کہ اہل دل لوگون کی پہنچ اگر اوس مقام تک ہو جائے تو وہ
یاد الٰہی مین مشغول ہونے کے لئے وہین رہ پڑین اور وہان سے کسی دوسری جگہہ جانیکا
نام نہلین - مہندا اس مقام پر آسن مار کر یاد الٰہی مین مشغول ہو بیٹھا تھا - اور اوسکے طائر روح نے
قفس عنصری سے اوسی مقام پر پرواز کیا تھا - اور مہندر کے چیلون نے اوس کی لاش جلانے
کے بعد اوسکی راکھہ اوسی جگہہ بحفاظت تمام بطور تبرک رکھہ چھوڑی تھی ہندوستان مین اہل ہنود کے بہت
سے مقدس مقامات معابد و خانقاہ وغیرہ کے ساتھ بعض اسلامی فرمانرواؤن کے ہاتھون جو
ناگفتہ بہ سلوک ہوا تھا - جزیرہ سنگلدیپ مین اون کا گذر نہ ہونے کے باعث بودہ مذہب کی خانقاہ
مزارون اور معابد کے ساتھ وہ سلوک نہین ہونے پایا - اور یہی وجہ ہے کہ آج دو ہزار سال کا
زمانہ گذرنے پر بھی وہان ہندوستان سے بڑھکر بودہ مذہب کی عمارتی یادگارین اپنی اصلی حالت
پر دست برد زمانہ سے بچی کہچی موجود ہین - جب سینہالہ راج کی ستی بودہ مذہب اختیار کر چکا
اور مہندر کے ہاتھہ پر بیعت کر کے بودہ مذہب کے سرگرم پیرون مین داخل ہونیکی سعادت اُخروی اسکو
حاصل ہو چکی تو اوسیوقت اوسکی رانی انولا اور اوسکی سہیلیون نے بھی اپنا دلی شوق و اشتیاق بودہ
مذہب اختیار کرنے اور راہبہ بننے کے متعلق ظاہر کیا - لیکن ماہتما مہندر نے اون کو بیعت مین لینے

سے یہ کہہ کر انکار کر دیا کہ ہم کو سوائے مردون کے استریون کو اپنی بیعت مین لینے کا اختیار نہین ہے
ہان البتہ یہ کام میری بہن سنگ مترا سے ممکن ہے۔ راجہ تی شی[91] نے یہ جواب سنکر فوراً اپنے
ایک خادم کو بھیجکر سنگ مترا کو مع اوس کی سہیلیون اوترا۔ ہیما۔ مالا گلا۔ اگنی مترا۔ پتا۔
پروت چھنا۔ ملا۔ اور دہا ہرم وغیرہ کو بلوالیا۔ اوسنے وہان پہنچنے کے بعد رانی انولا اور اوس
کی سہیلیون کو بیعت کیا اور اونکے آتش شوق کو بجھایا۔[95]

مہندر کو اپنی مشن مین کچھ اس لئے کامیابی نہین ہوئی تھی کہ وہ راجہ اشوک کا فرزند تھا اور سنگھین
ہل راج تی شی[91] اوس کو شہزادگی کی وجہ سے وقعت وعظمت کی نظر سے دیکھتا تھا۔ بلکہ اوس کی
وقعت وعظمت اور اوسکی کامیابی کی بڑی وجہ یہ تھی کہ اوس نے دنیوی جاہ وثروت اور شاہانہ کروفر
کی کچھ پروا نکر کے اپنے دلی اور مخلصانہ عقیدتمندی کے تقاضے سے راہبانہ زندگی اختیار کی تھی
اور پھر اوسپر اوسکی رحمدلی۔ خدا ترسی۔ دیانت ذکاوت۔ لیاقت اور قابلیت اور نیک چلنی گویا مستزاد تھی۔ یہ ہرگز
ممکن نہ تھا کہ مہندر ذاتی صفات سے محض کورا ہونے کی حالت مین اپنے آبائی افتخار کے باعث کامیابی
حاصل کرسکتا۔ یا صرف راجہ تی شی[91] کی توجہ فرمائی سے اوسکو یہ مقبولیت حاصل ہوسکتی۔[96]

جس وقت مہندر اور اوسکی بہن کو یہ مقبولیت اور یہ رتبہ حاصل ہوا اوسوقت اونکی عمرین جدا جدا ۲۰
اور ۱۹ سال کی تھین اس موقع پر اگر ان دونون کے ذاتی صفات ذرا تفصیل کے ساتھ بیان کر دئے
جائین تو شاید بے موقع نہ ہوگا۔

اس کم عمری کے زمانہ مین جبکہ قدرتی طور پر انسان کی خواہشات نفسانی زورون پر ہوتی ہین اور طبیعت
کا میلان بہ نسبت دین و آخرت کے دنیا اور جاہ ومنصب کے حصول کی جانب زیادہ تر ہوا کرتا ہے

ان دونون نے گویا کمال کیا تہا کہ دنیا کی جاہ وثروت پر لات مارکر حصول آخرت کے لئے دین کی
دولت اور دین کی محبت پر قناعت کی تہی۔ ناظرین خیال فرما سکتے ہین کہ ان صالح نوجوان بہائی اور
بہن کے منہ سے معرفت کی باتین کیسی کچہہ نہ بہلی معلوم ہوتی ہونگی اور لوگ انکو کس شوق وذوق
کے ساتہہ سننے کے لئے اُن کے اردگرد نہ جمع ہوتے ہونگے۔ یون سمجہنا چاہیئے کہ یہ دونون بہائی
بہن انسان نہ تہے بلکہ پرمیشور نے اپنے بندون کی ہدایت کے لئے یہ دو فرشتے بہیجے
تہے۔ یہ کچہہ کم حیرت اور تعجب کی بات نہین کہ ایک بئیس سال کی عمر کے آدمی نے اپنی ۱۹ سالہ
کی عمر کی ایک بہن کی مدد سے سنگلدیپ جیسے دوردراز ملک مین جاکر اپنی سحربیانی سے
وہان کے اُن دو لاکہہ آدمیون کو جو نہایت استقلال اور مضبوطی کے ساتہہ اپنے آبائی مذہب
پر جمے چلے آتے تہے ایک دم سے مذہب بودہ کا پیرو بنادیا۔ نظر انصاف سے اگر دیکہا جائے
تو یہ کوئی آسان کام نہ تہا۔ الغرض کسی منصف مزاج اور حق پسند شخص کو ان دونون کے
ذاتی اوصاف مین شک وشبہہ نہین ہوسکتا۔

سنگ مترا جب سنگلدیپ گئی ہے تو وہ اپنے ساتہہ مندرجہ بالا [۳۷] چیزونکے علاوہ اوس
پیپل کے درخت کی شاخ بہی لیتی گئی تہی کہ جس کے نیچے بیٹہہ کر گوتم بودہ کو معرفت الٰہی حاصل
ہوئی تہی۔ اس شاخ نے جڑ پکڑکر رفتہ رفتہ تناور درخت کی صورت حاصل کی چنانچہ بیان کیا جاتا ہے
کہ باوجود دو ہزار سال کا زمانہ منقضی ہوچکنے کے وہ درخت سنگلدیپ مین اسوقت تک
موجود ہے شاید اس کے سوا دنیا مین کوئی دوسرا درخت اس قدر پرانا اور قدیم نہو گا۔

سنگ مترا نے اس شاخ کو مسیح سے ۲۴۵ سال قبل زمین مین نصب کیا تہا اوس حساب سے گویا اوسکی

عمر اسوقت ۲۱۴۷ سال کی ہے۔ اور لطف یہ ہے کہ اب بھی وہ نہایت سر سبز و شاداب صورت مین دیکھا جاتا ہے۔ سر امرسن ٹی نینٹ[97] اس درخت کی نسبت اسطرح تحریر فرماتے ہین کہ دریاے سینی گال[98] کے کنارے درخت باؤبیبس تسمانیہ[99] مین درخت نیکالپٹس اور وٹاوا[100] مین درخت ڈرگون کیالی فورنیا[101] مین درخت ویلنگٹونیا اور جبل اٹنا[102] پر درخت شاہ بلوط جو موجود ہین اون کی عمرین ایک ہزار سے ۴ ہزار سال تک بیان کی جاتی ہین۔ لیکن ان سب درختون کی عمرین قیاسی ہین۔ مگر درخت بودھ کی عمر کی تحریری سندین موجود ہین اور پشتہا پشت سے اس کی عمر کی تحقیقات کا شوق لوگون مین چلا آتا ہے اس درخت کی حالت مین جو تبدل اور تغیر ہوتا آرہا ہے تاریخ مین اوسکا سلسلہ وار ذکر موجود ہے۔ پیرس لی[103] مین جو شاہ بلوط کا درخت ہے وہ اس کے مقابلہ مین گویا ایک پودہ ہے۔ اور ونڈسر[104] کے جنگل مین جو بلوط کا درخت ہے اوسکی عمر شاید اس پیپل کے درخت کی عمر سے نصف ہوگی مذکورہ بالا درختون مین سے جس درخت کو سب سے زیادہ قدیم تسلیم کیا جاے اوس سے یہ پیپل کا درخت عمر مین سو سال بڑھ کر ہوگا۔ اس درخت کے نصب کرنے کیوقت جو اوسکی سبزی و شادابی کی نسبت پیشین گوئی کی گئی تھی اوسکو یہ اسوقت تک صحیح ثابت کرتا چلا جارہا ہے"[105]

متعقدین بودھ مذہب اس درخت کی نسبت لکھتے ہین کہ وہ ہمیشہ سرسبز و شاداب رہے گا۔ اور وہ اس بات پر عقیدہ رکھتے ہین کہ جب تک دنیا مین بودھ مذہب قایم رہیگا اسوقت تک یہ درخت بھی اوسکی علامت اور نشانی کے طور پر گویا سرسبز و شاداب رہے گا۔ اگر خاص سنگلدیپ کو لیکر اوس پر غور کیا جاے تو مندرجہ بالا مصنفین کا بیان اوسپر بالکل منطبق پایا جاتا ہے کیونکہ سنگ تترا

سنگلدیپ مین اپنے ساتھ بودہ درخت کی جو شاخ لی گئی تھی وہ وہان اِس وقت تک بشکل
درخت موجود ہے - ایسے ہی بودہ مذہب کی جو شاخ مہندر اپنے ساتھ لے گیا تھا وہ بھی اسوقت
تک اچھی حالت مین موجود ہے - ہان البتہ ہندوستان مین جسطرح بودہ مذہب کی اصلی صورت
باقی نہین رہی ہے اوسطرح سنہ ۱۸۵۵ء سے اوس قدیم بودہ درخت کا نام ونشان بھی یہان سے
مٹ گیا ہے ۱۰۶ - چینی سیاح نے ہندوستان کے اوس درخت بودہ کی کچھ کیفیت تحریر کی ہے -
بیان کیا جاتا ہے کہ سنہ ۱۸۳۳ء مین برہما کے راجہ نے ہندوستان کو اپنا ایک ملازم روانہ کرکے
اوس درخت کی ایک شاخ منگوائی تھی - مذہب بودہ کے معتقد راجہ اور نیز دوسرے دولتمند لوگ
اوس بودہ درخت کو اِس درجہ مقدس اور متبرک خیال کرتے تھے کہ صدہا اور ہزارہا کوس سے
اوس کے درشن سے مستفید ہونے کی غرض سے آتے تھے اور اوسپر عطریات اور دودہ کی
دیگین کی دیگین اولٹ کر خوش ہوتے تھے - جب سے کہ ہندوستان سے مذہب بودہ رخصت
ہوگیا ہے اوس درخت نے بھی یہان سے ہمیشگی کے لئے جدائی اختیار کرلی ہے - چند سال
پیشتر اوس درخت کی جگہہ ایک شاخ لگائی گئی تھی جو اب پرورش پاکر ایک تناور درخت کی صورت
مین دکہائی دیتی ہے -

اشوک کے زمانہ کے ستونون کے کتبون سے ظاہر ہوتا ہے کہ اوسکی مذکورہ بالا دو اولاد کے علاوہ اور
بھی اولاد تھی - چنانچہ اون تحریرون مین سے ایک تحریر مین (دوال کا نام بی چی (العنی مرے لڑکون
لکہا گیا ہے - جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اوسکو ایک کے سوا کئی لڑکے تھے - اور پران بھی اس بات
کی گواہی دیتا ہے کہ اشوک کے بعد اوس کا فرزند سویشا نامی اوس کا جانشین ہوا تھا - اور

ہوین سانگ چینی سیاح لکہتا ہے کہ اشوک نے دہرم وردہن نام اپنے ایک لڑکے کو اعلیٰ خدمت پر مامور کرکے اوسکو قندہار روانہ کیا تہا۔

مذہب بودہ کی دیپ ونش اور مہاونش نامی کتابون مین تحریر ہے کہ اشوک کے فرزند مہندر اور اوسکی دختر سنگہ متر انے بودہ کا مسلک اختیار کرکے سنگلدیپ مین جاکر اس مذہب کی اشاعت کی تہی۔ ہوین سانگ لکہتا ہے کہ مہندر اشوک کا علاتی بہائی تہا[۱۰۱]۔ مذہب بودہ کی کتاب اشوک اودان سے ظاہر ہوتا ہے کہ اشوک کے ایک لڑکے کا نام کونال تہا اور ایک موقع پر اوسکی نسبت مندرجہ ذیل بیان لکہا ہوا دیکہا جاتا ہے[۱۰۲]۔

اس لڑکے کی آنکہہ چونکہ چکور پرندکی آنکہہ کی طرح سیاہ اور چمکدار تہی اس لئے اوسکو اوس مناسبت سے کونال کہتے تہے۔ اسکی شادی کانچن مالا نامی ایک لڑکی سے ہوئی تہی۔ چونکہ کونال کو شروع ہی سے باپ کے پاس رہکر مذہبی تعلیم پانیکا اتفاق پیش آیا تہا اس لئے وہ بہی باپ کی طرح دنیوی کاروبار سے متنفر ہوکر اوس کا ہم خیال بن گیا تہا۔ اور اوسکی طبیعت پر اللہیت اور دنیا سے کنارہ کشی کرنے کا رنگ چڑہ گیا تہا کہ سلطنت کے جہگڑے بکہیڑون مین پڑنا ذرا نہین پسند کرتا تہا۔ مذہبی خیالات اور مذہبی مباحث مین ہر وقت محو اور منہمک رہا کرتا تہا۔ ایک مرتبہ ایسا اتفاق ہوا کہ اوسکی علاتی والدہ تشی رکہشتا اوس کے حسن و جمال پر فریفتہ ہوگئی اور اپنی شیطانی خواہش پورا کرنے کی غرض سے اوس نے کونال کو ہمبستر ہموار کرنا چاہا۔ لیکن کونال اپنی شریف النفسی اور سعادت مندی کے باعث اوس کے ورغلانے مین نہ آسکا رانی نے اس ناکامی کی خفت اوتارنے کی غرض سے اس پر تہمت لگا کر اسکی نسبت راجہ اشوک سے ایک

ایک کی بہیں نہیں جہوٹی باتین لگائین۔ اور راجہ اشوک کو اپنے اِس نیک کردار اور سعادت مند بیٹے سے
بدظن اور متنفر کرنے مین کامیابی ہوئی۔ اور اِسی لگائی بجہائی کے ذریعہ سے رانی نے اوس کو
تکشا شہی لا علاقہ پنجاب کی صوبہ داری پر بہجوا دیا۔ جب کونال کو صوبہ داری پر جاکر کچہ عرصہ
ہوگیا تو ایک دن اس خبیث النفس رانی نے راجہ سے پیار و اخلاص کی باتین کرتے کرتے
اوسکی مہر شاہی اوس سے اوبہار لی اور راجہ کی بے خبری مین راجہ کی جانب سے پنجاب کے
ایک عہدہ دار کے نام یہ فرمان لکہہ کر اوس پر شاہی مہر ثبت کردی کہ کونال کی دونون آنکہین
نکال کر اوسکو پنجاب کی حدود سے باہر کردیا جاے۔ اور یہ فرمان اوس عہدہ دار کے پاس
چلتا کردیا۔ لیکن کونال اپنی ذاتی صفات اور حمیدہ اخلاق کے باعث اوس علاقہ کی رعایا
اور اپنی ماتحتین مین ہر دلعزیز بن چکا تہا اِس لئے جب یہ حکم وہان پہونچا تو لوگ اِس کو دیکہکر
سخت حیران اور متعجب ہوے وہان کے سرکاری ملازم بحیثیت فرمان بردار اور اطاعت گزار
خادم ہونے کے مجبور تہے کہ وہ فرمان شاہی کی تعمیل کرین۔ لیکن کونال کی ذاتی خوبیان اور
اوس کے ذاتی اوصاف رہ رہ کر اون لوگون کو اِس حکم کی تعمیل سے مانع آتے تہے۔ اور کسی کی
اتنی جرأت نہ پڑتی تہی کہ وہ اِس حکم کی تعمیل کی نیت سے کونال کے پاس جاسکے۔ رفتہ رفتہ
اِس ماجرے کی خبر کونال کو بہی ہوئی۔ اوسنے فرمان کو لیکر آنکہون سے لگایا سر پر رکہا منہ سے
چوما۔ اور پکار کر کہا کہ جو شخص اِس فرمان کی تعمیل مین سرگرمی دکہاے گا وہ مجہسے انعام پانے کا
مستحق ہوگا۔ اس پر بہی کسی نیک طینت اور شریف النفس شخص نے اوس فرمان کی تعمیل کی جرأت
نہ کی۔ لیکن ایک کور باطن شخص کی طمع نے جس کی چشم بصیرت اندہی کردی تہی انعام کے لالچ مین آکر

کوناؔل کی آنکھہ نکالنے پر مستعد اور آمادہ ہوا۔ جب لوگون نے دیکھا کہ وہ اپنی ناپاک اغراض پورا کرنے کی غرض سے کوناؔل کی چھاتی پر چڑہنے کو سچ مچ ہی تیار ہے تو اون سے ضبط نہ ہو سکا اور دہاڑین مار کے رونے لگے۔ لیکن کوناؔل کے چہرہ سے کسی قسم کی حیرانی و پریشانی اور ہراس نہین ظاہر ہوا بلکہ اوس کی متانت اور سنجیدگی اوسوقت معمول سے بہی زیادہ بڑہ چڑہ کر دکھائی دینے لگی۔ اوسنے نہایت استقلال اور خاطرجمعی کے ساتھہ اوس شخص کو اشارہ کیا کہ موافق فرمان شاہی کے اوس کی آنکھہ نکال لی۔ رقیق القلب لوگون کو اس سے بڑہ کر رقت انگیز نظارہ دیکھنے کا کاہیکو بھی کبھی اتفاق ہوا ہوگا۔ جب وہ نابکار اور ظالم شخص مال و دولت کی طمع کے ہاتھون کوناؔل کی آنکھہ کے نکالنے کے جرم کا مرتکب ہو چکا تو کوناؔل نے اپنی آنکھہ کے ڈہیلے کو اپنی ہتیلی پر رکھہ کر کے سامنے اوس سے یون کہا کہ اے میری آنکھہ کے کمبخت اور بدنصیب ڈہیلے قدرت کی جن صنعکاری کی حسین و خوبصورت چیزین دیکھہ دیکھہ کر تو لطف اوٹہاتا رہا ہے کیا یہ ممکن ہے کہ اب بہی تو اون کا لطف حاصل کر سکے؟ آہ مین اِس وقت تک تجھکو اپنا سمجھتا تھا مگر افسوس ہے کہ اِن فانی چیزون نے مجھکو دہوکہ دیا اور مین غلطی مین پڑنے سے نہ بچ سکا۔ اِس کے بعد وہ پھر اوس ظالم اور سنگدل شخص کی جانب رجوع ہوا اور اوس سے اوسنے دوسری آنکھہ نکالنے کے لئے کہا۔ اور اوس قسی القلب شخص نے پہلی آنکھہ کی طرح دوسری آنکھہ بہی نکال ڈالی۔

جب کوناؔل کی دونون آنکھین اپنے حلقون سے نکل چکین تو اوسوقت اوسنے کہا کہ سچ ہے کہ ہر ایک اچھے اور برے کام کی تحریک پیدا کرنے والا دل ہے لیکن آنکھین بہی اِس خصوص مین

اوس سے کچھہ کم نہین ہین - کیونکہ ہر برے کام کی تحریک دل مین اکثر انہین کی بدولت پیدا ہوا کرتی ہی لہذا مجھکو خوش ہونا چاہیے کہ ان آنکھون سے جو فتنہ و فساد کی جڑ ہین مجھکو نجات حاصل ہوئی اور اون کی عوض مجھکو چشم بصیرت عطا کی گئی - گو میرے باپ نے مجھکو اپنے دل سے دور کر دیا ہے لیکن شکر ہے خداوند حقیقی کا کہ اوسنے مجھکو اپنی درگاہ سے مردود نہین کیا - اوس مالک حقیقی کے اوصاف اور اوسکی خوبیان اس قدر لاتعداد اور بے شمار ہین کہ جو احاطۂ شمار مین نہین آسکتین - بلا سے مین اس پر حزن و ملال دنیا کی عالی مراتب اور عظیم الشان مدارج سے محروم کر دیا گیا ہون لیکن مجھکو ان کی کچھہ پروا نہین ہے کیونکہ انکے عوض مجھکو اوس غیر فانی اور لازوال راحت و آرام کے مقام تک رسائی حاصل ہوگئی ہے کہ جس کو مقام عرفان کہتے ہین -

آخرکار کونال وہان سے اپنی بیوی کو ساتھہ لیکر یکتارہ بجاتا اور دل سوز و جگر خراش اشعار پڑھتا ہوا پاٹلی پوتر کو آنے اور شکم پروری کی غرض سے دربدر پھرنے کے لئے نکل کھڑا ہوا - اور رفتہ رفتہ اپنے باپ کے پایہ تخت مین عین محل شاہی پر جا پہنچا - راجہ کے دل پر اوسکے پر اثر اشعار اور یکتارہ کے سرون نے غضب کا اثر کیا - اوس نے بیتاب ہوکر کونال کو اپنے روبرو بلوا بھیجا اگرچہ کونال راجہ کا لخت جگر اور نور بصر تھا لیکن گردش ایام نے اوسکی صورت اس قدر بدل ڈالی تھی کہ راجہ بھی اوس کے پہچاننے سے قاصر رہا - راجہ نے کمال عنایت اور توجہ سے اِس نابینا شخص سے اوسکی حالت اور غرض دریافت کی کونال نے اپنی تمام کہانی کہہ سنائی راجہ پر اوس کی کہانی سُننے سے اول تو اِس درجہ حیرت اور محویت طاری ہوئی کہ وہ دم بخود رہ گیا ہوش و حواس سنبھلنے کے بعد اوسکے دل مین شفقت پدری نے اِس درجہ جوش مارا کہ دل کے بخارات

آنسو بن کر آنکھون سے بہنے لگے - رانی تی شی رکہشا نے کونال کے ساتہہ جو بدسلوکی کی تہی
اوسکی وجہ سے راجہ اوس پر بدرجہ غایت برافروختہ ہوا اور اوس جوش غضب مین اوسنے اوسکے قتل کردالنے
کا حکم صادر کردیا - باپ کے منہ سے رانی تی شی رکہشا کے قتل کا فتوی سنکر کونال قدم بوس
ہوکر نہایت ادب کے ساتہہ باپ کے روبرو کھڑا ہوا اور عرض کیا کہ استریون سے خواہ کیسا ہی قصور
کیون نہ سرزد ہوا اُنسے عفو کا برتاو برتنا لازم ہے - استریون کا قتل گناہ کبیرہ ہے - تہتاگت دہرم[109]
کا قول ہے کہ "مجرم پر رحم کرنیکے مقابل کوئی اور رحم نہین ہے" پہر دوبارہ قدمبوس ہوکر عرض کیا کہ قبلہ
آنکہین نکلجانے کا مجہے مطلق غم نہین ہے نہ کسی قسم کی تکلیف برداشت کرنی پڑی ہے - اسلئے میری وجہ سے
میری والدہ پر خفا نہو جیئے رحم سے کام لیجئے — مین سچے دل سے اس معروضہ کو آپ کے
روبرو پیش کرتا ہون پچہلے جنم مین مجہ سے کوئی ایسا قصور سرزد ہوا ہوگا جسکی پاداش مین مجہے
اس جنم مین یہ سزا ملی اور اوس کو مین بہگتنے کے لئے تیار ہون - قبلہ مین ایک سچے عقیدے کے
ساتہہ اس کو آپ کے روبرو بیان کر رہا ہون اگر میرے بیانمین فی الحقیقت صداقت موجود ہے
تو اے میری آنکہون تم پہر اپنی حالت اصلی پر عود کر آؤ - قدرتی معاملہ کچہہ عجیب ہوتا ہے - اُسیوقت اوسکی
آنکہونمین سابق کی طرح بصارت پیدا ہوگئی۔[110]
اشوک کے بہائی وتیا شوک پر اس حیرت خیز واقعہ کو دیکہکر حیرت طاری ہوگئی - اور دنیا کی اس
نیرنگی نے اوس کے دل پر کچہہ ایسا اثر کیا کہ وہ دنیا سے متنفر ہوکر فوراً اوسکو چہوڑکر علیحدہ ہوگیا
اور شاہی محل سے نکلکر اچارئی اوپ گوپت کی خانقاہ مین ہمیشہ کے لئے سکونت پذیر
ہوگیا - اور گوناگر راہب کے ہاتہہ پر اوس نے بیعت بہی کرلی - اشوک اودان مین مذکور

ہے کہ اوس زمانہ مین ایک نیا پنتھہ نیر گرنتھہ نامی ایجاد ہوا تھا۔ اوس پنتھہ کے ایک پیرو نے بودہ مذہب کے خلاف مین زبان کھولنی شروع کی۔ اوسنے بودہ کی شان مین گستاخی کرنے کے لئے محض الفاظ اور زبان پر ہی اکتفا نہین کی[۱۱۰] بلکہ یہانتک اوسنے تجاوز کیا کہ مصور سے ایک تصویر کھنچوائی کہ خود تخت پر متمکن معلوم ہوتا تھا اور مہاتما بودہ اوس کے قدمون پر لوٹتا ہوا دکھائی دیتا تھا۔ اس تصویر کی بہت سی کاپیان تیار کرا کر اوسنے علاقہ پنڈرووردہن[۱۱۱] مین اون کو تقسیم کرایا۔ اشوک کو جب اس واقعہ کی خبر پہنچی تو اوسکی مذہبی حمیت نے جوش مارا اور اوس نے اوس ناہنجار شخص کی گرفتاری کے لئے ایک انعامی اشتہار جاری کیا۔ ایک امیر نے انعام کے لالچ مین آکر غبہ سے وتیا شوک کا ہی سر کاٹ لیا اور اوسکو راجہ اشوک کے سامنے نہایت فخر کے ساتھ جا پیش کیا وتیا شوک کے سر کو دیکھہ کے اشوک کو بے انتہا رنج ہوا اور اوسکی طبیعت بہت بیچین ہوئی۔ اخیر مین اچاری اوپگپت نے کچھہ موثر نصیحت کر کے اوسکی تشفی کر دی۔

باب ہفتم

مذہبی کام

نیگ لیوا[۱۱۲] اور پڈیریا[۱۱۳] مقامات کے سنگی ستونون کے کتبون سے ظاہر ہوتا ہے کہ اشوک نے بودہ مذہب کی اشاعت مین جو کوششین کی تھین منجملہ اون کے ایک یہ بھی تھی کہ اوسنے تمام ملکون کی سیاحت کر کے بودہ[۲۷] کے مقدس مقامات کی زیارت کی اور اُن مقامات پر نئے ستون قایم کئے اور پرانے ستونون کی مرمت کر کے اُن کی حالت درست کی۔ بیان کیا جاتا ہے کہ اشوک نے

اپنی سلطنت کے مختلف مقامات پر ۸۴۰۰۰ ستون قایم کیے تھے[۱۱۴]۔ گو اُن عالیشان منڈپون اور ستونون کو قایم ہوکر عرصہ دراز گزر چکا ہے تاہم صدہا سال کی برساتون بجلیون زلزلون اور طوفان وغیرہ غرض ہر طرح کی ارضی اور سماوی آفتون کی مار سہنے اور صدہا پولٹیکل انقلابات برداشت کرنے پر بھی اُن مین کے اکثر منڈپ اور ستون اپنے بانی کے مذہبی عقاید اور اقبال مندی اور شان و شوکت کا ثبوت پیش کرنیکے لئے اکثر مقامات پر قایم ہین بیان کرتے ہین کہ بودھ گیا[۲۵] مین کا بودھ درخت اور وجراسن کے اطراف مین بغرض حفاظت اشوک نے جو جنگلا اور حصار بنوایا تھا اون مین سے اسوقت بھی ایک جنگلہ خراب و خستہ حالت مین موجود ہے[۱۱۵]۔ اِس کے علاوہ بودھ راہبون کے رہنے کے لئے اشوک نے جس کثرت کے ساتھ خانقاہین بنوائی تھین اون کا شمار احاطہ تحریر مین نہین آسکتا۔

اشوک مہاتما بودھ[۲] کے جن مقدس مقامات کی زیارت سے مشرف ہوا تھا اون مین کے نامور مقامات کے نام یہان درج کئے جاتے ہین۔ لُم بی نی[۱۱۶] نامی بودھ کے تولد کا مقام کپیل وستو[۲۳] نامی بودھ کے والد کا دارالسلطنت۔ انوما[۱۱۷] ندی کے کنارے کا وہ مقام کہ جہان بودھ نے شب تار مین دنیوی کاروبار سے متنفر ہو کر اپنے محل شاہی سے نکل کر اور تمام قیمتی جواہرات اور لباس اوتار کے اپنے ساتھیون کے حوالہ کردیا تھا اور تلوار سے اپنے سر کے بال اوتار کر وہ تارک الدنیا بنا تھا۔ اور جہان بودھ کے زمانہ مین راجہ بِم بی سار[۱۱۸] سلطنت کے کاروبار مین مصروف رہتا تھا۔ اور راج گرہ[۱۱۹] دارالسلطنت کے آس پاس کے وہ پہاڑی مقامات کہ جہان بودھ نے تنہائی مین عبادت الٰہی مین محو رہنے کے لئے پہاڑ کی کھو مین رہنے والے رشیون سے

پناہ لینی چاہی تھی۔ بودھ گیا[۱۲۵] کے قریب اور ویل کا وہ صحرائی مقام کہ جہان بودھ نے رشیون سے
تشفی نہونیکے بعد علیحدہ ہوکے کامل چھہ سال تک تنہائی مین غور و فکر کیا تھا۔ جہان بودھ نے عبادت
کو ترک کرکے اپنے جسم کی اوس لاغری کو کہ جو بوجہ ریاضت عاید ہوئی تھی اچھی طرح کھا پیکر رفع کیا تھا اور
اوس کے چہرہ پر مثل سابق کے رونق آگئی تھی۔ نی رنجنا[۱۲۰] نامی ندی کے کنارے کا وہ مقام
جہان بودھ کو سوجتا نامی ایک عورت نے شکم سیر ہوکر کھانا کھلایا تھا۔ اور بودھ گیا[۱۲۵] کا وہ مقام
کہ جہان پیپل کے سایہ مین بیٹھکر وہ اپنی مرادولی کو پہونچا تھا۔ اور بنارس کا مرگ داو[۱۲۱] کانن
نامی وہ مقام کہ جہان اوسنے فایز المرام ہونیکے بعد مذہبی وعظ و تلقین کی ابتدا کی تھی۔ اور نیز
کوشی نگر[۱۲۲] کا وہ مقام کہ جہان بودھ نے فرایض مذہبی انجام دینے اور عمدہ کامونکی بجاآوری کے
بعد انتقال کیا تھا اشوک نے مذکورہ بالا مقامات پر اونکی زیارتون سے مشرف ہوچکنے کے
بعد ستون اور منڈپ اور خانقاہین ایستادہ اور تعمیر کرائی تہین اور آیندہ نسلون کے دلون پر
مذہبی رنگ چڑہانیکے لئے اوس نے مذہب بودھ کی تعلیم کے چیدہ چیدہ فقرون اور شلوک
کو چٹانون ستونون مینارون اور خانقاہون کی دیوارون پر کندہ کرادیا تھا۔ جن کا تفصیلی بیان
آیندہ باب مین آئے گا۔ اس کے علاوہ اشوک نے رفاہ عامہ کے اور بہی بہت سے
کام انجام دئے تہے۔ چنانچہ تہکے ماندے مسافرون اور جانورون کے آرام لینے کی غرض سے
راستونکی دونون جانب آم۔ گولر اور دوسرے سایہ دار درخت لگوائے تہے۔ پیاسون کے لئے
ایک ایک میل کے فاصلہ پر باولیان تعمیر کرائی تہین۔ مسافرون کی شب باشی اور آرام کی غرض سے
مسافر خانے اور دوسری آرام دینے والی چیزین بنوائی تہین۔ بہرحال اسطرح کے رفاہ عامہ کے

اور بھی بہت سے کام اشوک نے کئے تھے۔ ۱۲۳

باب ہشتم
اشوک کے احکام

فی الحال جو بودہ مذہب کے متعلق تاریخی روایتین دیکھی اور سنی جاتی ہین وہ حقیقت مین یقین اور اعتبار کا پایہ نہین رکھتی ہین۔ مذہب بودہ کے متعلق معلومات حاصل کرنیکے لئے اشوک کے وقت کی وہ تحریرین بہ نسبت تاریخ کے زیادہ معتبر اور قابل وثوق ہین کہ جو ستونون اور چٹانون وغیرہ پر کندہ ملتی ہین یہی تحریرین ہین جو ہمارے دلون پر مذہب بودہ کی حقیقت اور وقعت مسکوک کرتی ہین اور اسی نظر سے اس قسم کے کتبے گویا مذہب بودہ کی سچی تاریخ سمجھے جاتے ہین اگر اون تحریرون کا ذکر یہان زیادہ وضاحت اور صراحت کے ساتھ کیا جاوے تو چندان ناموزون نہوگا۔

منجملہ اون تحریرون کے جو تحریرین چٹانون پر کندہ ہین وہ سب کی سب قدیم ہونیکے ساتھ عجیب وغریب بھی ہین۔ اون تحریرون سے یہ بات بھی ظاہر ہوتی ہے کہ اشوک کی تخت نشینی کے کتنے عرصہ کے بعد وہ لکھی گئی تھین اور اسطرح پر اون کے لکھے جانیکی تاریخ کا پتہ لگنے مین ذرا بھی دقت و دشواری پیش نہین آتی اشوک کے جو مشہور ۱۴ احکام چٹان پر کندہ ہین اون مین سے اکثر اوسکی تخت نشینی کے ۱۳ یا ۱۴ سال کے زمانہ کے بعد کے ہین۔ سنگی ستون پر کی تحریرین اشوک کی تخت نشینی کے ۲۷ یا ۲۸ سال کے زمانہ کے بعد کی ظاہر ہوتی ہین۔

بیرات[123] یا بابرا[124] کی تحریرین اس کے بعد کی ہین یہ سب تحریرین اشوک ہی نے اپنے اپنے موقع و محل پر کندہ کرائی تہین اور ان مین اشوک راجہ "پی ورشی" کے نام کے ساتھ یاد کیا گیا ہے کیونکہ اشوک اور "پی ورشی" دونون ہم معنی الفاظ ہین۔ اشوک اور پی ورشی کے ایک ہی کا ہونے کی نسبت انگریزی عالمون نے مثل مسٹر ٹرنر[125] اور پرنسپ کے نہایت عالمانہ تحقیقات کی ہے اور نیز دہلی مین جو فیروز شاہ[126] کی لاٹ ہے اوسکی تحریرات کے دیکھنے سے بھی یہی ثابت ہوتی ہے کہ اشوک اور "پی ورشی" ایک ہی شخص تہا۔

چٹان کی تحریرین دو حصون پر منقسم ہین۔ پہلے حصہ مین اول کی اور دوسرے حصہ مین بعد کی تحریرین شریک ہین۔ حصہ اول مین مندرجہ ذیل پانچ تحریرین شامل ہین۔

۱۔ گجرات مین جوناگڑھ[127] کے قریب مقام گرنار[128] کا کتبہ جسکی بلندی ۱۲ فیٹ اور نیچے کا عرض ۸ فیٹ۔ اس تحریر کا ہر ایک حرف ۱½ ادبھرا ہوا ہے۔ اوس چٹان کے قریب کسی موقع پر پل بنانے کی غرض سے اوس چٹان کا کچھہ حصہ بذریعہ برمے کے اوڑایا گیا تہا جس کے اوڑنے سے اشوک کے تیرہوین حکم کا حصہ بہی اوڑ گیا تہا۔ پہر جب کئی سال کے بعد کپتان پوسٹن[129] نے اوس پل کے آس پاس کی زمین کسی وجہ سے کہدوائی تو زمین کے اندر سے اوس حکم کا کچھہ حصہ اور نیز کندہ کئے ہوئے چند اور پتھر تبدیل حیثیت کے ساتھ دستیاب ہوئے۔[130]

۲۔ مقام دہولی علاقہ اوڑیسا[131] مین بہی مثل اسی کے حالت ہے۔

۳۔ علاقہ مذکورہ بالا کے مقام جوناگڈھ[127] مین یہ تینون حصے علیحدہ علیحدہ چٹان پر کندہ ہین۔ منجملہ ان تین حصونکے دو حصونمین پانچ پانچ کے حساب سے دس احکام اور مثل دہولی مقام کے تیسرے

مین صرف دو جدید احکام کندہ ہین۔

۴ - دریاے جمنا کے شمال ساحل پر مسوری[۱۳۲] کے قریب جو کھالسی مقام ہے وہان کی چٹان کا عرض اور بلندی دس فیٹ اور جسامت آٹھ فیٹ ہے۔

۵ - دریاے اٹک کے شمال مغرب کی جانب اوس سے کچھ فاصلہ پر کرپور دگیری[۱۴۱] کے قریب شاہ بازگڈھی مین جس چٹان پر کہ یہ تحریر کندہ ہے اوس کی بلندی دس فیٹ عرض ۲۴ فیٹ اور جسامت دس فیٹ ہے چونکہ اسمین بہت سے یونانی بادشاہون کے نام کندہ ملتے ہین اس لئے تاریخی لحاظ سے اس کا پایہ زیادہ بلند ہے۔ اس کی تحریر "داری آنو بالی" ہے۔ Ariano Pali

ان مقامات مین صرف ایک ہی کتبہ نہین ہے بلکہ متعدد ہین جنکو اگر ایک جگہہ جمع کیا جاے تو وہ اشوک کے کل چودہ[۱۴] احکام پر حاوی پاے جائینگے اشوک کے احکام کا ترجمہ آیندہ باب مین درج کیا جاے گا۔ چند عالمون کا بیان ہے کہ اشوک کے ۱۴-۱۱ جلوس کے درمیان یہ احکام کندہ کئے گئے تھے[۱۳]۔

ان چودہ[۱۴] احکام کے علاوہ دھولی اور جوناگڈھ[۱۲۷] مین اور دو احکام جو دستیاب ہوے ہین اون کی زبان اور اون کا طرز خود احکام سابقہ سے بالکل مختلف ہے۔ اور ان دو احکام کے ماسوا روپ ناتھہ[۱۳۴] اور سہسرام[۱۳۵] مین بھی دو اور احکام پاے گئے ہین جنمین سے ایک نہایت قدیم ہے۔

اوپر لکھا جاچکا ہے کہ یہ کتبے چٹانون پر کندہ کئے گئے تھے۔ لیکن جہان چٹانین نہین تھین

وہان اشوک نے چٹانون کی جگہ پتھر کے بڑے بڑے ستون کتبون کے لئے استعمال کئے تھے۔ چنانچہ دہلی اور الہ آباد مین آٹھ احکام اِسی قسم کے ستونون پر کندہ کئے ہوئے دیکھے جاتے ہین جنکی تفصیل بغرض دلچسپی درج ذیل کی جاتی ہے۔

۱۔ دہلی کا ستون فیروز شاہ کی لاٹ کے نام سے مشہور ہے جسکی نسبت بیان کیا جاتا ہی کہ یہ پہلے ساحل جمنا کے مقام خضر آباد مین تہا اور دہلی مین فیروز شاہ نے اوس کو منتقل کیا تہا۔ نامور مورخ شمس شیرازی اِس کے حال مین لکھتا ہے کہ اسکا طول کل ۲۲ گز تہا جنمین سے ۸ گز زمین کے اندر اور ۱۴ گز سطح زمین کے اوپر۔ جنرل کننگ ہیام کا بیان ہے کہ اسوقت اوس مینار کی بلندی ساڑھے بیالیس فیٹ ہے اور اوس کے چارون جانب تحریر کندہ ہے۔ اِس کے علاوہ وہان اور بھی ایک ستون موجود ہے۔

۲۔ الہ آباد کے ستون کی بلندی ۳۵ فیٹ ہے بنیاد کے قریب اسکا دور ۳ اور چوٹی کے قریب دو فیٹ دو انچہ ہے۔

ان تحریرات کو کندہ کرنے سے اشوک کی جو غرض تہی اوسکا یقینی طور پر پتہ لگانا چندان مشکل نہین ہے کیونکہ یہ ظاہر ہے کہ واعظان دین کی تلقین کا اثر عارضی اور محدود ہوتا ہے اشوک نے اِسی لئے دور اندیشی کو مدنظر رکہکر ان تحریرون سے آیندہ نسلونکے لئے مذہبی پند و وعظ کا فائدہ حاصل کرنیکی غرض سے ان کو ستونون اور چٹانون پر بطور کتبہ کندہ کرانیکی ضرورت محسوس کی تہی۔ ہم سے اشوک کو دو ہزار سال کا بُعد ہونیکے باعث بہت سے لوگ ایسے ہونگے جو اوس کے نام سے بہی واقف نہ ہونگے لیکن اوسکی یہ یادگارین ہزارہا آفات ارضی و سماوی

اور نیز سی تھی ہیں[۱۲۵]۔ ایرانیون ۔ مغلون وغیرہ کے تباہی بخش حملے برداشت کرنے پر
بھی اسوقت تک لوگون کو راہ راست پر لانیکے متعلق قابل احترام واعظین دین کا کام دیکر اشوک
کی عظمت ووقعت کھڑے ظاہر کر رہے ہین ۔ اِن کتبون کے لئے جو مقامات اشوک نے
منتخب کئے تھے اون مین بھی ایک خاص قسم کی خوبی تھی لیکن اب چونکہ امتداد زمانہ کے
باعث ہندوستان کی آبادی اور شہرون مین جو جو انقلابات واقع ہوئے ہین اون کو
نظر کرتے ہوئے ممکن نہین ہے کہ کوئی شخص سرسری نظر سے دیکھکر اون مقامات کی
خوبی اور عمدگی کا معترف ہوسکے ۔ اور متعدد بار اسکا ذکر ہوچکا ہے کہ اشوک کا پایہ تخت
مقام پاٹلی پوترا[۹۹] تھا ۔ مگر موجودہ زمانہ کی جغرافیہ مین اوس شہر کا کہین نام ونشان بھی نہین پایا
جاتا تاہم میگاس تھنیز[۵۳] اور چینی سیاح کے سفرنامون سے ظاہر ہوتا ہے[۱۳۸] کہ جو مقام اس
وقت پٹنہ کے نام سے مشہور ہے اوس کے قرب وجوار مین کسی موقع پر اوس زمانہ مین
شہر پاٹلی پوترا[۹۹] آباد ہوگا ۔ جو کسی وقت مین دریاے گنگا کے پاٹ مین غرق آب ہوگیا ہوگا
چنانچہ بعض روایتین ہین کہ جنہین طوفان سے شہر پاٹلی پوترا[۹۹] کے تباہ وبرباد ہونیکا ذکر کیا گیا
ہے ۔ اور یہ طبعی مسئلہ ہے کہ دریاؤن اور ندیون وغیرہ کا راستہ ہمیشہ بدلتا رہتا ہے ۔ راہبون
کے قیام کی غرض سے اشوک نے شہر پاٹلی پوترا[۹۹] کے اطراف بہت سی خانقاہین بنوائی تھین
دریاے گنگا کے ساحل پر اب تک اُن خانقاہون کا کچھ حصہ موجود ہے ۔ اب جس علاقہ مین
شہر پٹنہ[۹۹] آباد ہے وہ علاقہ بہار کے نام سے مشہور ہے ۔ اِس کتاب کے آغاز مین
سلطنت اشوک کی جو حدود ظاہر کی گئی ہین اون کے لحاظ سے اشوک کا پایہ تخت

پاٹلی[۹۶] پوترا اونہین حدود کے اندر واقع تہا۔ اس سلطنت کے چارون جانب چار شاہراہ حسب تفصیل ذیل بنائے گئے تہے۔ پہلا راستہ وہ جو نیپال کو جاتا تہا۔ دوسرا وہ جو گیا جی سے چہوٹے ناگپور کے پہاڑون مین سے ہوتا ہوا اوڑیا[۳۹] کو گیا تہا۔ تیسرا وہ جو الہ آباد اور اوجین[۵۹] سے ہوتا ہوا کاٹھیاواڑ کو چلا گیا تہا۔ چوتہا وہ جو پنجاب اور قندہار کو گیا تہا۔ ان چارون راستون سے مسافرون کے قافلے کے قافلے آتے جاتے رہتے تہے اشوک نے ان راستون پر کتبون کے ستون اس غرض سے نصب کرائے تہے کہ لوگ کثرت کے ساتہہ اون کو دیکہہ کر فائدہ اوٹہائین۔ ان کتبون کی صنعکاری ایسی اعلیٰ درجہ کی تہی کہ اس وقت بہی بڑے بڑے مبصر لوگ اوس کو دیکہہ کر ششدر و حیران رہجاتے ہین۔ ان ستونون اور چٹانون پر کے کندہ کئے ہوئے احکام آپسمین بہت کچہہ ملتے جلتے ہین۔ ستونونکے احکام کا ترجمہ بطور خلاصہ ناظرین کی دلچسپی اور آگاہی کے لئے ذیل مین درج کیا جاتا ہے۔

دہلی کا ستون

جانب شمال

پہلا حکم

" خداوست راجہ پے درشی کہتا ہے کہ مین اس حکم کو اپنے جلوس کے ۲۷ وین سال مین کندہ کراتا ہون ... ... مذہب کے متعلق خواہش اور اعتقاد مین خود بخود ترقی ہوگی۔ میری سلطنت کے تمام باشندے اور راہب وغیرہ کل کے کل مذہب کے پابند ہین اور

ہمیشہ رہین گے۔ اِس حکم کے کنندہ کرانیکی بڑی غرض یہ ہے کہ وہ اپنی نفسانی خواہشون پر غالب آکر اعلیٰ درجہ کی معلومات حاصل کرنیکی کوشش کرین۔ کیونکہ اگر حقیقی نظر سے دیکھا جاوے توجسکو سچی معلومات کہتے ہین وہ یہی ہے۔ مذہب ہی ایسی چیز ہے کہ جس سے انسان کو سچی معلومات حاصل ہو سکتی ہے۔ مذہب ہی ایسی چیز ہے کہ جس سے انسان کی پرورش منصور ہے مذہب ہی ایسی چیز ہے کہ جس سے انسان پند و نصیحت حاصل کر سکتا ہے۔ اور مذہب ہی ایسی چیز ہے کہ جس سے انسان کو اصلی راحت و چین نصیب ہوتی ہے" دنیا مین مذہب ایک اعلیٰ درجہ کی چیز ہے اور مذہب کی اصلی اور سچی تعلیم یہ ہے کہ بُرے کامون سے بچا جاوے۔ مذہب سکھاتا ہے۔ رحم و فیاضی۔ مذہب بتاتا ہے کہ قلب صاف رکھو اور نیک چلنی اختیار کرو۔ مفلس۔ غم زدہ۔ رنجیدہ انسانون کے علاوہ چرند و پرند تری و خشکی کے کیڑے مکوڑون تک غرض تمام مخلوق کی نفع رسانی کے لیئے مین نے بہت سے کام جاری کر رکھے ہین۔ لوگون کو چاہیے کہ وہ بھی اُن کامون کی تتبع کرین۔ کیونکہ جو کوئی اون کی پیروی کرے گا اوس کو وہی راحت حاصل ہو سکے گی۔"

(۴)

"مجھے جو بہتر اور نیک کام معلوم ہوتا ہے اگر اوس کا رخ برائی کی جانب ہو تاہم مین اوسکو برائی مین شمار نہین کرتا۔ چونکہ ہر اچھی اور بری چیز کو تمیز کرنیکی غرض سے انسان کو آنکھین دی گئی ہین ہر ایک اپنی نظر کے مطابق اچھے اور برے کی شناخت کرلیوین۔ غیر کو نقصان پہونچانا۔ سخت کلامی۔ غصہ۔ تکبر۔ حسد۔ ۔ ۔ یہ گناہ صغیرہ ہین۔"

جانب مغرب (۴)

"۔۔۔۔۔۔۔ ۲۷ وین سنہ جلوس مین یہ حکم کندہ کرایا جاتا ہے جن لاکھون آدمیون نے میری پیروی اور تقلید اختیار کی ہے اون سے قصور سرزد ہونیکی صورت مین اون کو جرمانہ وغیرہ کی جو سزائین دیجائینگی مجھکو یہان اون کا بیان مقصود ہے ۔۔۔ جن مقامات پر کے میرے پیر دگوار کے درخت کے اطراف طواف کرتے ہون وہان کے باشندون کو چاہیئے کہ اونکے لئے خورد نوش کی چیزین مہیا کرین یہ اون کے لیئے موجب ثواب ہوگا ۔ میرے پیر دین سے جو کوئی کچھ خطا اور قصور کرے گا اوسکو سوا ے قتل کے اور سب سزائین دی جائینگی قتل اور پھانسی کی سزا کے بدلے اونکے لیئے یہی کافی ہوگا کہ وہ حدود سلطنت سے نکال باہر کردے جائین ۔ شاہراہ پر خون کرنے والے لوگون (ڈاکون) خواہ وہ غریب ہون یا تونگر اون مین سے کسی کو میرے مقرر کئے ہوے تین دنون مین سزاے قتل نہین دی جاوے گی ۔ جو کوئی ذی روح چیزون کو زخمی کرے گا یا اون کو جان سے مارے گا اوسکے ہاتھ پاؤن کٹواڈالنے کے بدلے اوس کو بھوگا رکھنے پر ہی اکتفا کی جاوے گی ۔ الغرض میرے رحم سے ملزم بھی محروم نہ رکھے جائینگے ۔"

جانب جنوب (۵)

"۔۔۔۔۔۔۔۔ مندرجہ ذیل پرندون کے شکار کی ممانعت کی جاتی ہے ۔ طوطا ۔ مینا جنگلی بطا ۔ بگلا ۔ اُلو ۔ گدھ ۔ چمگادڑ ۔ ٹھولیا ۔ کبوت ۔ کالی ۔ ادجل ۔۔ ۔۔ ۔۔ کبوتر مندرجہ ذیل چوپایون کے گوشت کھانیکی ممانعت کی جاتی ہے ۔ بکری ۔ بھیڑ ۔ سور

تفریح یا گوشت حاصل کرنیکی غرض سے کسی پرند یا چرند کو مارنے یا اذیت پہونچانے کی بھی ممانعت کی جاتی ہے۔ ... ۔۔ ہر مہینے کی ۱۴ دین ۱۵ دین اور ۲۸ دین کو بیل کو چرنیکے لئے چھوڑ دینے کی ممانعت کی جاتی ہے۔"

جانب مشرق (۶)

"۔۔۔۔ مین نے اپنے جلوس کے ۱۲ دین سال جو بغرض نفع رسانی عامہ خلایق حکم جاری کیا تھا وہ بذریعہ ہذا منسوخ کیا جاتا ہے۔ مین اس بات کا اعتراف کرکے کہ میرا پہلا عقیدہ اور طریقہ برائی کو ترقی دینے والا تھا۔ اس امید اور اس دعا کے ساتھ یہ حکم درج کرتا ہون کہ جو لوگ مذہب کے بارہ مین مجھ سے جداگانہ راے رکھتے ہین وہ بھی میرا طریقہ اور میرا عقیدہ اختیار کرکے دایمی راحت حاصل کرنے کے مستحق ہون۔"

(۷)

"۔۔۔۔۔ زمانہ گذشتہ کے حکمران لوگ ایسی ہی خواہشین کرتے کرتے دنیا سے کوچ کر گئے۔ حاکمون کے مذہب کو بدل ڈالنے سے وہ کیسی ترقی کر سکتا ہے۔ جب ادنی ترین لوگون کے اختیار کرنے سے ایک سچے مذہب کی ترقی ہوتی ہے اگر اوس کو اعلیٰ طبقہ کے لوگ اختیار کرین تو کیا اوس کی اور بھی زیادہ ترقی نہوگی؟

اعلان دیا جاتا ہے کہ مین نے آج سے تلقین پند و وعظ کی غرض سے واعظین دین مقرر کرکے مختلف مقامات پر اونکے بھیجنے کا انتظام کیا ہے۔"

(۸)

"...... اور جسطرح کہ مذہب عروج پکڑتا جائے گا اوسطرح اوس کے مخالفین کی قوت بھی بڑہتی جائے گی۔ اِس لئے مذہبی نصائح سے عام کو نفع پہونچنے کا انتظام کیا جاتا ہے تاکہ اوسکے ذریعہ سے سبھی مذہبی معلومات حاصل ہو سکے۔ جو لوگ یہ معلومات حاصل کر چکین اون کو چاہیے کہ وہ دوسرون کو بھی اوس سے آگاہ کرین اور مذہب کی اشاعت مین کوشان ہون۔ ایسی ہی اونکے مرید دفنے بھی میری یہی استدعا ہے کہ وہ بھی دوسرے لوگون کو مذہبی معلومات حاصل کرائین.. .. .. .."

"راستے پر مین نے گولر اور آم کے درخت اِس غرض سے لگائے ہین کہ راہرو آدمی اور جانور اون کے سایہ مین آرام لے سکین۔ اور مسافرون کی راحت اور آرام کے لئے مین نے ایک ایک میل کے فاصلہ پر مسافر خانے اور کنوئے بنوا دے ہین۔ حاصل کلام مسافرون کی راحت اور آسایش کی غرض سے مین نے جیسا انتظام کیا ہے اور لوگون کو بھی اوسکا متبع کرنا چاہیے۔"

علوم دینی کے بڑے بڑے عالمون کو چاہیے کہ وہ اون تونگرون مین کہ جو خلق خدا کو فائدہ پہنچانے کی استطاعت رکھتے ہون اور نیز ملاحدہ دنیادارون سناسیون۔ برہمنون اور مفلسون مین گھسکر اور نیز میرے محلات اور خاندان کے لوگون مین بھی حکمت عملی سے دخل پاکر مذہب کی طرف اون کی طبیعتون کو متوجہ کرین۔ مذہب کی اصلی غرض جو کچھ ہے وہ یہی ہے کہ اوس کے ذریعہ سے رحم فیاضی راستی صفائی قلب اور ایمانداری اور نیک چلنی وغیرہ یہ باتین عام مین ترقی پائین :: .. .. ..رفاہ عام کے جو جو کام مین نے جاری

کئے ہین دوسرے لوگون کو بھی ان کی تقلید اور پیروی اسپنے اوپر فرض اور لازمی سمجھنی چاہیئے۔

والدین استاد مرشد اور آقا کی خدمت بجالانا ضعیفون کی تعظیم و تکریم کرنا برہمن شرمن[151] یتیم بچے

مفلس۔ بیمار۔ معذور مصیبت زدہ خادم اور چاروں[163] وغیرہ پر رحم کرنا بھی گویا مذہب کا اصل

اصول ہے۔ مذہب کی ترقی مذہبی کام کرنا اور نیک بندون کو اذیت نہ پہونچنے کا انتظام

مذکورہ بالا باتون سے ممکن ہے اور وہ انتظام آیندہ نسلون تک بھی قایم رہے۔"

الہ آباد کا ستون

رانی کی نسبت حکم

"دیوتا خدادوست کے حکم سے کل وزیرون کو اطلاع دیجاتی ہے کہ . . . . . دوسری

رانی[141] اور تیسری[142] رانی کی چہگک نیالی اون آم کے درختون کو دے دیا ہے . . ."

مقام سانچی کا ستون[143]

"اس ستون کا اکثر حصہ شکستہ ہونیکے باعث بالائی حصہ کی کچھ تحریر سمجھہ مین نہین آسکتی۔ تاہم

تیسری سطر کے بعد جو تحریر کہ پڑہی جاسکتی ہے اوسمین یہ مضمون درج ہے کہ ایک فیاض اور نیک

شخص نے بھوکے مرشد کے لئے کچھہ انتظام کر رکھا ہے اور اخیر کی دو سطر مین یہ بیان ہے

کہ پیاسے کی تشنگی دفعہ کرنیکے لئے خنک اور خوشبودار پانی ملنے کا انتظام کیا گیا ہے جو

ہمیشہ جاری رہے گا۔"

اس تحریر کے علاوہ مقام بارابر[144] کے درون مین کے کتبے کے مانند دوسرے اور بہت سے متفرق

کتبے موجود ہین جن سے اشوک کی زندگی کے اکثر حالات ظاہر ہوتے ہین منجملہ جن کے

چند کتبون کی نقل درج کی جاتی ہے۔

"بیراٹ[۱۳۴] کے کتبے مین بیان ہے کہ خدادوست راجہ پری درشی کابیان ہے کہ ڈھائی سال تک عبادت مین مشغول رہنے کے باعث مین مذہب کی جانب زیادہ توجہ مبذول نکرسکا۔ اوس کے بعد سال گذشتہ مین سندھ کے درشن سے مستفید ہوا اوس سے ہندوستان کے باشندون کے دلون سے یہان کے قدیم دیوتاؤن کی وقعت گھٹ گئی اور اونکو اُن دیوتاؤن کی وقعت و عظمت کی چندان پروا نرہی[۱۳۵]۔ یہ گویا مذہب کی جانب میری عدم توجہ کا نتیجہ ہے محض حکومت کی قوت سے یہ بات نہین حاصل ہو سکتی۔ گو بہشت کا حاصل ہونا آسان نہین ہے تاہم اگر ہم مذہب پر اپنے خیال کو اچھی طرح استقلال کے ساتھ قایم رکھین تو ایک ضعیف و ناتوان کو بھی اوسکا حاصل ہونا کوئی دشوار امر نہین ہے۔ اس لئے اس تحریر کے ذریعہ سے عام کو اطلاع دیجاتی ہے کہ وہ طاقتور ہون یا نحیف عالی درجہ کے ہون یا اسفل اونکو مذہب کی جانب توجہ کرنی چاہیے اور غیر ممالک کے لوگون کو بھی مذہبی پند و وعظ سُنانا چاہیے اسطرح اگر ہمیشہ اسکا خیال رکھا جائے تو بے انتہا مذہبی ترقی ہوگی۔"

سہسرام[۱۳۵] کے کتبے مین بیان ہے کہ واعظون[۱۳۶] کے ذریعہ سے مذہب کی اشاعت ہوا کرتی ہے اس لئے ۲۵۶ واعظون کو روانہ کردیا گیا ہے۔ دردن اور جن جن مقامات پر ستون قایم کئے گئے ہون اون پر اس تحریر کو کندہ کرادیا جائے۔

روپ ناتھ[۱۳۴] مین جو کتبہ کہ دستیاب ہوا ہے اوس مین بھی لفظ بہ لفظ یہی مضمون درج ہے۔ اشوک کے جو احکام نیپال۔ پڈیرا[۱۱۲]۔ اور لنگلیو مین پائے گئے ہین اونکی نسبت ڈاکٹر بولہر

اپی گرافیکا انڈیکا جلد پانچ مین تحریر کرتا ہے کہ اندازاً مارچ سنہ ۱۸۹۵ء و ڈیسمبر سنہ ۱۸۹۶ء مین ڈاکٹر فیورر[۱۴۲] کو وہ احکام دستیاب ہوئے تھے۔ پڈیرا[۱۱۳] اور نگلیوا[۱۱۲] یہ دونون مقام علاقہ نیپال مین واقعہ ہین یہ احکام سنگی ستون پر کندہ تھے جنہین سے پڈیرا[۱۱۳] کا ستون ۳ فیٹ زمین کے اندر گڑا ہوا ثابت حالت مین پایا گیا تھا۔ دوسرا ستون بعض جگہ پر شکستہ حالت مین تھا۔ اسپر کے احکام کی تیسری سطر کے ابتدا مین پانچ حروف اور چوتھی سطر کے ابتدا مین سات حروف اوڑے ہوے تھے۔

تیسری صدی قبل از مسیح مین ان دونون احکام کی ماگدھی زبان مین تحریر ہونیکے باعث کہالسی۔ دہولی۔ جوناگڈہ[۱۲۶]۔ بیرات[۱۲۴]۔ اور سہسرام[۱۳۵] وغیرہ مقامات کے کتبون اور نیز ان احکام کی زبان باہم بہت کچھ ملتی جلتی ہوئی ہے۔

مقام پڈیرا[۱۱۳] کا حکم

"خدا دوست راجہ پریہ درشی کی تخت نشینی کے مراسم ادا ہو کر ۲۰ سال کا عرصہ گزر چکا ہے چونکہ اس مقام پر شاکی مونی بودہ[۲۷] کا ظہور ہوا تھا اس لئے اوس نے اسکی زیارت کی اور وہان کے سنگی ستون قایم کرنیکے متعلق حکم صادر کیا۔ موضع لمبنی[۱۱۹] کو چونکہ بودہ کی ولادت گاہ ہونیکا شرف حاصل تھا اس لئے اوس نے وہان کے محصولات معاف کرنیکے علاوہ بہت سا روپیہ خیرات بھی کیا۔"

تحریر مذکورہ بالا سے بودہ[۲۷] کی ولادت کے مقام کا صحیح پتہ چلتا ہے۔

مقام نگلیوا[۱۱۲] کا حکم

"بودھ گوناک من کی خانقاہ خداوست راجہ پری ورشی کی تخت نشینی کے ۱۴ سال بعد از سر نو تعمیر کی گئی۔ اور تخت نشینی کے ۲۰ سال بعد راجہ پری ورشی نے بذات خود وہان جاکر اوسکی زیارت کی اور اوس کے حکم سے یہ ستون قایم کیا گیا"

بودھ[27] کی تاریخ لکھنے مین مذکورہ بالا حکم بہت کچھ کارآمد ہو سکتا ہے۔ اشوک نے اپنی عہد سلطنت کے ۱۵ وین سال بودھ گوناکمن کی خانقاہ کی توسیع کی۔ اِس سے پایا جاتا ہے کہ اِس راجہ کی پہلی یعنی عیسوی صدی سے ۲۵۹ سال قبل مذکورہ بالا خانقاہ موجود ہوگی۔ گوناک من بودھ کا زمانہ اگرچہ گوتم بودھ کے زمانہ کے بہت بعد ہوا ہے لیکن تاہم محققین اوس گوگوتم بودھ[27] کے آخری زمانہ مین شمار کرتے ہین اور اسطرح پر حضرت مسیح کے ۳۵۰ یا ۳۲۵ سال قبل گوتم بودھ کا زمانہ نہین قایم کیا جا سکتا۔ ہان البتہ اس سے سو سال قبل یعنی مسیح صدی کے ۴۷۷ سال پہلے گوتم بودھ کا ہونا ظاہر ہوتا ہے۔

حکم مذکورہ بالا اور خاص اشوک کی سوانح عمری سے جو تعلق ہے وہ صرف اِس حد تک ہے کہ تحریر مذکورہ بالا مین ظاہر ہو چکا ہے کہ اشوک اپنے جلوس کے ۲۱ وین سال تیرتھ پھرتے پھراتے لمبنی[126] اور گوناک من بودھ کی خانقاہ کے پاس جا پہونچا تھا۔ اِس کے علاوہ دیویاودان نامی بودھ کتاب مین ذکر ہے کہ وہ بودھ کے مقام رحلت رام گرام[127] کپل وستو نگر۔ کرک چھند کا خانقاہ اور شہر اوستی نگر وغیرہ مقامات مین بھی گیا ہوگا۔ غالباً یہ صحیح بھی ہوگا۔ اس سے اور ایک بات ظاہر ہوتی ہے کہ جس حالت مین کہ اشوک کے حکم سے اوس مقام مین ستون قایم کئے گئے اور لمبنی موضع کی رعایا کا زرلگان معاف

کردیا گیا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اوس زمانہ مین اشوک کی سلطنت کی حدود نیپال تک بہا پہونچی تھین اشوک نے بودھ مذہب کی کتابونکی تحقیقات کے متعلق جو ایک مجلس منعقد کی تھی اوسکی نسبت ایک تحریر سے یہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ راجہ پریہ درشی نے ماگدھ[٣٢] کے سنگھون کو نمسکار کرکے حاضرین مجلس کی عمر اور آسایش مین ترقی ہونیکی نسبت دعائی خیر کی تھی اور حسب ذیل تقریر فرمائی تھی کہ مقدس ناظرین آپ جانتے ہین کہ بودھ۔ دہرم اور سنگھ (ان تین جواہرات) کو مین اس قدر واجب التعظیم سمجھتا ہون؟ مقدس بودھ[٢٧] کی جسقدر کہ ارشادات ہین وہ تمام کس قدر پرمعنی اور پرمغز ہین اس لئے میری آرزو ہے کہ جہانتک ممکن ہو دور دور اون کی اشاعت کرون۔ بصورت کامیابی ایک سچا مذہب دایمی طور پر قایم ہوجائے گا۔ مقدس حاضرین جن کتابون کا ذکر آیندہ کیا جائے گا وہ دینی کتابون مین شامل ہین ونی سموتکرش۔ آری وسائی۔ اناگت بھیانی۔ مونی گاتھا۔ مونی سوتر۔ اوپ تیش پرشن۔ اور لاگھولوواد ...... مقدس حاضرین میری آرزو ہے کہ بہت سے راہب اور راہبہ اوپرت کتاب کو سنین اور اوسپر غور کرین تاکہ اوس طریقہ کے اور لوگ بھی اپنا طرز عمل ویسا ہی اختیار کرین۔ مین نے اپنی اس منشار سے عام طور پر لوگونکو مطلع کرنے کے لئے اپنے اس بیان کو حوالہ تحریر بھی کردیا ہے۔[١٤٩]

اس تحریر کے متعلق چند باتین قابل غور ہین۔ اوپر ذکر ہوچکا ہے کہ بودھ کی کتابونکی تحقیقات کی غرض سے جن لوگون کے جمع ہونے کا ذکر اوپر کیا جاچکا ہے یہ تحریر اونہین کی نسبت منسوب کی جاتی ہے۔ مذہب بودھ کے ١٨ طریقے رایج ہوگئے تھے ہر طریقے کی رائے

ایک دوسرے سے بالکل جدا گانہ تہی اون مین سے ایک دوسرے کا کسی بات مین اتفاق نہوتا
تہا طوفان بے تمیزی بپا تہا۔ چونکہ اس خرابی کے ٹلنے کے بغیر مذہبی استحکام کی توقع نہ کی جاتی
تہی اور بجاے اوسکے اس بات کا خوف تہا کہ کہین وہ نابود نہو جاے اسلئے مجلس مذکورہ بالا
مذہب بودہ کی کتابونکی تحقیقات کے لئے منعقد کی گئی تہی جس مین شریک ہونے کے لئے
مذکورہ بالا طریقون کے پیرو جمع ہوئے تہے۔ مذہب یا کسی بات کے متعلق اپنے خیال کو
استقلال کے ساتہہ اوسی حالت کے قایم رکہنے والے گروہ کے لئے بودہ کتاب مین
سندہ کا لفظ استعمال کیا جاتا ہے۔ سندہ کے ہم خیال رہنا منجملہ دوسرے مذہبی کامونکے
یہہ ایک عالی درجہ کا کام سمجہا جاتا ہے۔ بودہ پر اعتقاد رکہنے فرض منصبی بجالانے اور سندہ
کی قوت گویا ان تینون کی امداد کی بدولت ہے بودہ مذہب کی اس قدر اشاعت ہوئی تہی
اشوک نے یہ خیال کرکے کہ اگر بہت سے چہوٹے چہوٹے مذہبی فرقون کے بدلے ایک ہی بڑا
فرقہ قایم کیا جائے گا تو مذہب کو استحکام اور ترقی ہوگی یہ مجلس منعقد کی تہی جس کی وجہہ سے
فی الحقیقت اوسکو اپنے خیال مین بہت کچہہ کامیابی ہوئی۔ اسطرح پر کہا جا سکتا ہے کہ سندہ
کے متعلق اشوک کے ذہن نشین یہ بات ہوگئی ہوگی کہ اوس مین مذہب بودہ کی تمام
خوبیان مجتمع ہین۔

مذہب کی ترقی آیندہ کے بارے مین دہلی کے ستون کی تحریر مین بیان ہوا ہے جو
حسب ذیل ہے۔ عام طور پر مذہب کی ترقی ہونیکے متعلق خدا دوست راجہ پری درشی
کا بیان ہے کہ اگر ادنی ذات کے لوگون مین مذہبی عقاید پیدا ہو جائین تو مذہب کی

ترقی کا پورے طور پر یقین کیا جاسکتا ہے۔ اور خداوست پریہ درشی کا یہہ بھی بیان ہے کہ اگر عالم لوگ شاہی خاندان کے لوگون کو مذہبی پند و نصایح کرین تو اوس مذہب کی کیسی کچہہ ترقی ہوگی؟ جب مفلسون کو معتقد بنانے مین مذہب کی بے انتہا ترقی ہوتی ہے تو متمول لوگون مین مذہبی عقایدات پیدا کرنیکی صورت مین اوس مذہب کی کیسی کچہہ نہ ترقی ہوگی؟

ناظرین اس بات کا اندازہ کرسکتے ہین کہ آشوک کی مذکورہ بالا متفرق تحریرون سے اشوک کی کسقدر علوی خیالی ظاہر ہوتی ہے۔ تحریر مذکورہ بالا سے یہ بات بخوبی ثابت ہے کہ آجکل کی طرح حضرت مسیح سے کئی صدی قبل اشوک کے زمانہ مین بھی واعظین کے ذریعہ سے عوام کو مذہبی تلقین کرنے کا طریقہ جاری تہا۔[۱۵۰]

اس خصوص مین راجہ **اشوک** اور حضرت مسیح ہم خیال پائے جاتے ہین۔ ممکن ہے کہ اتفاقیہ طور پر ایک ہی وقت مین اُن دونون کے خیال مین اشاعت مذہب کے لئے مذکورہ بالا تدبیر آئی ہوگی۔ اگر کوئی یہ خیال کرتا ہو کہ ان دونون مین سے ایک نے دوسرے سے یہ ترکیب اوڑائی ہوگی تو راجہ **اشوک** اور حضرت مسیح کے زمانہ کے تفاوت کے لحاظ سے یہ ماننا پڑے گا کہ حضرت مسیح نے ہی راجہ **اشوک** کی تتبع کی ہوگی۔[۱۵۱] علاوہ اس کے یہہ بات بھی قابل یاد رکھنے کے ہے کہ آشوک کا تو صرف یہ بیان تہا کہ مذہبی پند و وعظ کے ذریعہ سے ادنیٰ قوم کے لوگون کو راہ راست پر لانا چاہیئے۔ لیکن نہ کہ زمانہ حال کی (مشنریون کی) طرح اوسنے تحفازدہ لوگون کو روٹی کا لالچ دیکر مذہبی اشاعت کی تہی۔ غذا تو محض شکم پُری کے لئے ہوتی ہے لیکن مذہب انسان کے قلب کی صفائی مین کام آتا ہے۔ پس

اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ آجکل کے مسیحی راہبوں سے بڑھکر اشوک غذا اور مذہب کے مذکورہ بالا فرق سے اچھی طرح واقف تھا۔

باب نہم

اشوک کے مشہور چودہ[۱۴] احکام

چونکہ ہم اوپر بیان کر آئے ہین کہ اشوک کی تحریرون مین سے زیادہ وقعت کے قابل وہ تحریرین ہین کہ جو چٹانون پر کندہ ہین اسلئے ہم ذیل مین اُن چٹانون پر کے چودہ[۱۴] مشہور احکام ہدیۂ ناظرین کرتے ہین۔[۱۵۲]

(۱)

"خداداوست راجہ پری ورشی کا یہ حکم ہے کہ کسی ذی روح کی جان نہلی جاے۔ پری ورشی کو معلوم ہوا ہے کہ گوشت کھانیکی بدولت بہت سے گناہ سرزد ہوتے ہین اس لیئے آیندہ دعوت اور ضیافت وغیرہ کے موقع پر بھی پکوان وغیرہ مین گوشت شریک نہوا کرے۔ اگرچہ نذر و نیاز کے لئے پری ورشی کے باورچیخانہ مین ہر روز لاکھون جانور ذبح کئے جاتے تھے مگر اب راجہ نے یہہ بات قرار دی ہے کہ آیندہ سے نذر و نیاز مین بھی جانورون کی جانین نہ تلف کی جائین"

(۲)

"خداداوست پری درشی راجہ علاقہ جات مفتوحہ چول[۱۵۳]۔ پانڈی۔ ستی پوتر۔ کیرل پوتر[۱۵۴]

تا نمبر[۱۸] پری اور نیز قرب وجوار کے علاقہ دارون اور رئیسون کے علاقہ کے علاوہ انٹی اوکس[۱۵۵]
شاہ یونان کی مقبوضات کو بھی بذریعہ ہذا اطلاع دیتا ہے کہ جہان جہان انسان چرند اور پرند
کو نفع اور فائدہ پہنچانے کے لئے نباتات وغیرہ نہ تھے وہان وہ دوسرے مقامات سے منگوا کر
بوئے گئے ہین۔ اور راستو نپر سایہ کی غرض سے درخت بھی نصب کرادئے گئے ہین۔ اور پیاس کی
تشنگی بجھانے کے لئے باولیان بھی کھدوادی گئی ہین"

(۴۳)

"میرے ۱۲ وین سنہ جلوس مین حکم ہذا مشتہر کیا جاتا ہے کہ میرے جاری کئے ہوئے
مذہبی احکام کی پوری طرح پابندی کرنے کی غرض سے میرے علاقہ کی رعایا اور غیر لوگون کو بھی
ہر پانچوین سال کفارہ دینا چاہئیے۔ فیاض دلی کے ساتھ دوسرون کے کام آنا اور جاندارونکی
جان لینے سے محترز رہنا یہ گویا اعلی صفات مین داخل ہے۔ علی ہذا حد سے زیادہ تجاوز کرنے
اور غیرون کی شکایت کر کے اونہین نقصان پہونچانے سے بچنا بھی عمدہ صفات انسانی مین
داخل ہے۔ ان عمدہ نصایح اور میرے طرز عمل کی نظیر سے مجھکو اُمید ہے کہ لوگون کے ذہن
نشین اسکی خوبیان ہوئے بغیر نہین رہین گی"

(۴۴)

"جاندار کا خون کرنا یا اونہین اذیت پہونچانا ہمسر کی توقیر نکرنا۔ برہمن اور شرمن[۱۵۶] کا ادب نکرنا
یہ باتین عرصہ دراز سے چلی آتی ہین۔ مگر اب پری درشی راجہ کے اس حکم کی اوس کی اولاد
بھی پابندی کرے گی۔ مذہب کو استحکام حاصل ہونیکی غرض سے ضرور ہے کہ راجہ پری درشی

کے جو احکام ہین وہ دایمی طور پر قایم رہے ہر ایک بدچلن اگر اس حکم کی جانب توجہ کریگا تو اوسکے لئے بہبودی ہوگی - میری رعایا مین سے کوئی شخص اس حکم کی مخالفت پر آمادہ نہو راجہ پری درشی کے جلوس کے ۱۲ وین سال یہ حکم جاری کیا جاتا ہے "

(٥)

دو اگر کسی اچھی چیز کا برے کام مین استعمال کیا جاے تو اخیر چلکے اوس اچھی چیز کا ثمرہ براہی پیدا ہوتا ہے - اس لئے مین عام کی بہبودی کی غرض سے کوشش کر رہا ہون اور میری اولاد بھی میری طرح کوشش کریگی - ہر ایک کو اوسکی کردار کا ثمرہ حاصل ہوگا - عہدہ دارون نے آج تک بہت سی برائیون کو جائز رکھا - اس لئے اب عام لوگونکی بدچلنی اور اخلاقی برائیون کی نگرانی کی غرض سے راجہ پری درشی نے اپنے جلوس کے ۱۰ وین سال دھرم مہاماترا نامی خدمت قایم کی ہے جو لوگ اس خدمت پر مقرر کئے جائینگے اونکا فرض ہوگا کہ وہ عام لوگون کو نیک کام کی جانب رجوع کرین - اور یون[10] - کامبوج[11] - گاندہار[12] - ناری اشتک[157] - پی تی نیک[13] وغیرہ علاقہ کے لوگون مین مذہب کو ترقی دین - چھتری - برہمن - سناسی وغیرہ کل قسم کے لوگون مین اپنی رسائی حاصل کرکے عام کی بہبودی مین کوشش کرین - حواس خمسہ کو اپنے قبضہ مین لانیکی تعلیم دین - جو لوگ کہ برائی مین مبتلا ہو چکے ہون اونہین اوس سے نجات دلانیکی کوشش کرین - مذہبی کامونکی ترقی دین - انہین اغراض سے یہہ حکم مشتہر کیا جاتا ہے تاکہ عام لوگ اوسکی پابندی کرین "

(٦)

وہ زمانہ سابق مین اس بات کا دستور نہ تہا کہ ہر ایک کام کو اوسیوقت انجام دین یا جاسوسون کی خبرین سنا کرین مین نے اب اُس دستور کو ایک نئے طور سے قایم کیا ہے چنانچہ کہانیکے وقت آرام کرنیکی حالت مین تنہائی کے موقع پر باغ مین سیر کرنیکے وقت۔ غرض کسیوقت کسی مقام پر کیون نہون بلا خوف و خطر جاسوس میرے پاس آکر مجہے خبرین دیا کرین۔ عام لوگون کے متعلق جو کام ہون اوسکو مین اوسیوقت انجام دیا کرونگا۔ اس بارے مین اپنے عہدہ دارون کو جو حکم زبانی دون اوسکو عام پر ظاہر کر دینا اونکا فرض ہوگا۔ پیشوایان دین مین اگر کہین جہگڑا یا مباحثہ یا اون مین اختلاف راے ہو تو اوسوقت جاسوس مجہکو اوسکی اطلاع دین گے اسلیئے کہ ہر بات کا انصاف جسقدر رکہ جلد ہو بہتر ہے۔ وعظ کے ذریعہ سے عام لوگونکی بہبودی کرنا یہہ میرا عین فرض ہے۔ اسکا بجا لانا یعنی عمدہ طور سے انصاف کرنا یہہ مجہپر ضرور ہے۔ میری قلمرو مین جسقدر لوگ ہین اون تمام کی دینی اور دنیوی بہبود مجہپر واجب ہے۔ اسلیئے یہہ حکم جاری کیا جاتا ہے تاکہ میری نسل اسکی پابندی کرے اور رعایا کی بہبودی مین مستعدی کے ساتہہ کوشان رہے ''

(۷)

دو گو کوئی شخص لامذہب کیون نہ بن گیا ہو تاہم نیک چلنی اور اخلاق کی اوسکو ضرورت ہے۔ اسلیئے میری قلمرو مین اگر کوئی لامذہب بود و باش رکہتا ہو تو اوسکو اذیت نہ دی جاے۔ انسانیکے خیالات اور طریقے جداگانہ ہی کیون نہو تاہم نتیجہ کے لحاظ سے کچہہ فرق نہین ہوتا نیک چلنی اور اخلاق حسنہ سے اگر کوئی شخص مبرا بہی ہو تو اوس سے عمدہ طور سے پیش آنا چاہیئے کیونکہ

انسان مین لاکہہ بُرائیان کیون نہون پہر بہی اوسکی فطرت مین جو احسانمندی وشکر گذاری کا جوہر ودیعت کیا گیا ہے وہ ظاہر ہوئے بغیر نہین رہ سکتا‘‘

(۸)

’’زمانہ قدیم کے راجہ بغرض شکار یا تفریح باہر پہرا کرتے تہے۔ اب خدا دوست راجہ پریدرشی کو اوسکے جلوس کے ۱۰ وین سال معلوم ہونے لگا ہے کہ اگر اونہین سفر وغیرہ کرنا مقصود ہو تو صرف اوس غرض کو مدنظر رکہکر کیا کرین کہ جسکا ذکر آیندہ کیا جائے گا۔ یعنی اپنے دوران سیاحت مین اس بات کی تحقیقات اور تلاش ہونی چاہیئے کہ برہمن۔ شرمن[۱۵۶] اور مفلسونکو خیرات ملتی ہے یا نہین۔ عالمون اور بزرگون کو اونکی قوت بسری کے لئے مالی امداد دی جاتی ہے اور نیز یہ کہ عام لوگون کا چال وچلن کیسا ہے اور اونہین نیک چلن بنانے کے لئے اور کن کن قواعد کی ضرورت ہے‘‘

(۹)

’’شادی بیاہ فرزند کے تولد اور اعلیٰ درجہ کے لوگون کی تشریف آوری کے موقع پر ہر ایک جشن کیا کرتا ہے مگر جس جس روز ہم اپنے فرایض کو پورے طور پر بجالاتے ہین وہی دن گویا سچے جشن منانے کا ہوتا ہے اس قسم کے جشن ہر ایک کو منانے چاہئین۔ خادم کو اپنے آقا کی اطاعت بجالانے چہوٹون کو بزرگون کی تعظیم وتوقیر کرنی۔ جاندار پر رحم کہانے برہمن شرمن[۱۵۶] اور محتاجون کو خیرات دینے کے علاوہ جس روز اور دوسرے بہت سے نیک کام ہوئے ہونگے وہی روز فی الحقیقت جشن کا دن کہلانے کا مستحق ہوگا۔ وہی روز خادم وآقا باپ وبیٹون کو

خوشی کادن ہوگا - اور سب کو جشن منانا چاہیئے .. .. .."

(۱۰)

"وہ خدادوست پریہ درشی کے نزدیک شہرت، ونا موری چندان قابل قدر چیز نہین ہے - عام لوگون کی نیک چلنی ہی گویا اون کی شہرت اور نیک نامی ہے - اس لئے راجہ پریہ درشی نے لوگون کو نیک چلن اور خوش اطوار بنانے کا کافی انتظام کیا ہے - وہ صرف اس قدر شہرت کا خواہان ہے - اور اس طریق سے جو شہرت و نیک نامی حاصل ہو اوسکی قدر و وقعت اوسکے دل مین پرشہ کے برابر بہی نہین ہے - خود غرض اور پست خیال لوگون کو اگر ناموری کی خواہش ہو تو وہ اور دوسرے طریق سے ناموری حاصل کرسکتے ہین"

(۱۱)

"وہ فرض ادا کرنے کے مقابلہ مین اور کوئی بات قابل تعریف نہین ہوسکتی - کیونکہ اسمین بہت سے فوائد شریک ہین - خادم کو اپنے آقا کے ساتہہ محبت رکہنے - اولاد کو اپنے والدین اور چہوٹون کو اپنے بزرگون کی تعظیم و تکریم کرنے - دوست احباب کو باہم کشادہ دلی کے ساتہہ مدد و امداد دینے اور جانداروں پر رحم کہانے .. .. .. سے دین و دنیا کی راحت حاصل ہوتی ہے"

(۱۲)

"وہ خدادوست راجہ پریہ درشی دین دار اور دنیادار کے مذہبی طریقہ کو نظر وقعت سے دیکہتا ہے - اون سب کو امداد دینے کے علاوہ وہ اور طریق سے بہی اونکی نسبت اپنا اچہا

خیال ظاہر کرتا ہے - اور اوس کا خیال ہے کہ اشاعت مذہب کے مقابلہ مین ثواب کا کوئی دوسرا کام نہین - یہہ صحیح ہے کہ اس بارے مین وہ سب کو ترغیب دیا کرتا ہے مگر اوسمین آیندہ کی باتین شریک ہین - اپنے مذہب پر اعتقاد رکھنے اور غیر قوم کے لوگون سے نفرت نہ کرنے اور دوسرے مذہب کے لوگون کو امداد دینے سے بہی اپنے مذہب کی وقعت بڑہا کرتی ہے - جو کوئی اس کے برعکس اپنا طرز عمل رکھیگا وہ گویا اپنے اور دوسرے کے مذہب کی خرابی کا باعث ہوگا - اگر کوئی شخص اپنے مذہب کا حامی بنکر اوسکی اشاعت کی غرض سے دوسرے مذہب کی توہین کرتا ہو تو سمجھنا چاہیئے کہ وہ اپنے مذہب کی اشاعت کے لئے راستہ صاف نہین کرتا ہے بلکہ اوسمین اور اولٹی دقتین اور دشواریان پیدا کرتا ہے - دوسرے کی عزت و توقیر کرنا اور اونکے کام آنا یہہ ہر انسان کا عین فرض ہے - خدا دوست پریی درشی کی یہہ آرزو ہے کہ اوسکی قلمرو کا ہر ایک شخص اپنے مذہب کے مطابق اپنا طرز عمل رکھے - راجہ پریی درشی کے خیال مین مذہبی اصول کی اشاعت سے بڑہکر کوئی دوسرا کام ثواب کا نہین ہوسکتا - کیونکہ کل مذاہب کی اصلی غرض یہی ہوا کرتی ہے - اس لئے مذہب کی اشاعت اور اخلاق کی ترقی کے لئے عورتون اور مردون کے چال چلن کی نگرانی رکھنے کو عہدہ دارون کی ضرورت محسوس کیجاتی ہے کیونکہ اس سے اُمید کیجاتی ہے کہ اخلاق کی ترقی ہونے کے ساتھہ مذہب کی اشاعت خود بخود ہوگی ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ "

(۱۳)

اس حکم کا کسیقدر درمیانی حصہ ضائع ہوگیا ہے تاہم جس قدر حصہ موجود ہے اوس کی

نقل درج ذیل کی جاتی ہے۔

وہ خدا دوست راجہ پری درشی نے علاقہ کلنگ[۱۵۳] کو فتح کرنے کے دوران مین لاکھون بندگان

خدا کی جانین تلف کین اور لاکھون ہی آدمیون کی آزادی چہین کر بحالت غلامی اون کو زندانین

گرفتار کیا اور اپنے فتح کے دوران مین اوسکو کچھہ ایسے اتفاقات پیش آئے کہ دنیا کی طرف سے

اوسکا دل کہٹا ہو گیا اور اوس کے خیال مین مذہب کی محبت بس گئی اور اوسی محبت کے لقاضے

سے اوسنے مذہبی اشاعت مین اپنی جان و مال صرف کرنے کا عہد کر لیا۔

نئے علاقون کو فتح کرنے مین جو جانون کی تباہی ہوئی اوسکا مجھکو بہت رنج و قلق ہے

اور خصوصا سب سے زیادہ اس بات کا کہ جو اپنے اپنے مذہب کے پابند اور نیک

چال و چلن کے انسان تھے اور جنکا شعار منصف مزاجی اور اطاعت گزاری تہا جن مین

برہمن شرمن[۱۵۶] وغیرہ اور انکے علاوہ اور دوسرے لوگ بہی شریک تھے اون کو بہی اوسی انقلاب

کی وجہہ سے طرح طرح کی تکلیفین اور اذیتین برداشت کرنی پڑین۔ اوس کارزار مین اونکو

اپنے عزیز و اقارب کی جدائی کا صدمہ اوٹھانا پڑا۔ اور اوس کے علاوہ اون کو اپنی جان

کی حفاظت کی غرض سے بہت کچھہ تکلیفین اوٹھا کر بہاگ جانا پڑا اور اونکے دوست احباب

کو اونکے بعد اونکے مکانات وغیرہ سونے دیکھہ کر حد سے زیادہ رنج و قلق ہوا۔

جاندار کو امن دینا اور انسانی ہمدردی یہ دونون چیزین گویا دینی فتح مندی کی بہت بڑی

علامتین ہین۔ راجہ پری درشی کو اپنی وسیع سلطنت پر اونہین دونون باتونکی وجہہ سے

ناز ہے۔ غیر ملک کے بادشاہون مین سے انٹی یوکس[۱۵۵] اور اوسکے پہلے کے بطلیموس[۱۵۸]

انتی گونس - ماگس اور سکندر اور اونکے علاوہ جانب جنوب کہ چول - پانڈی - تامبر پرنی - علی ہذا یونان - کمبوج - نابھک - نابھہ پنتھی - بھوج - پی تی نیک آندہر - پولینڈ وغیرہ کے حکمران لوگون نے بہی پریدرشی کے مذہبی احکام کی تعمیل مین سرگرمی دکہائی - جن ملکون مین محض دینی پند و وعظ کی غرض سے واعظین بہیجے گئے ہین اُمید ہے کہ وہان کے باشندے واعظین کے پند و وعظ پر عمل پیرا ہونگے ... ... اسمین ہر طرح کامیابی متصور ہے - اسکو دیکہہ کے مجھے بے انتہا خوشی حاصل ہوتی ہے مذہبی فتحیابی کی مسرت کچہہ عجیب قسم کی ہوا کرتی ہے - اس فتحیابی کا ثمرہ جو آخرت مین حاصل ہونے والا ہے اگر اوسپر غور کیا جاے اوس کے مقابلہ مین یہان کی مسرت بالکل ہیچ اور ادنی دکہائی دے گی - اس حکم کو اس لئے کندہ کیا جاتا ہے کہ میری اولاد شمشیر کے زور سے فتحیابی حاصل کرنے کے خیال مین غیرون پر جبر و ظلم روا نہ رکہے اور اونکی خرابی کے درپے نہ ہو - کوئی کامیابی مذہبی کامیابی کی مانند نہین ہو سکتی -

(۱۴)

چونکہ جن باتون کا ذکر تیرہوین حکم مین ہے وہی باتین چودہوین حکم مین بہی دوہرائی گئی ہین لہذا ہم اوس کے نقل کرنیکی ضرورت نہین خیال کرتے -

اوپر کہا جاچکا ہے کہ یہہ احکام علمی تاریخ کی حیثیت سے ایک بڑے پایہ کے شمار ہوتے ہین ان احکام سے ہمکو آشوک کے خاندانی حالات خیالات اور اوس کی سلطنت کی وسعت معلوم ہوتی ہے - اور نیز آشوک کی اخلاقی تعلیم و تربیت کا حال بہی ظاہر ہوتا ہے اور

اد نیز اس بات کا پتہ چلتا ہے کہ اشوک نے اپنے ملک کی فلاح و بہبود کے لیئے مذہب مین کسقدر انقلاب عظیم پیدا کیا تہا - اگر ان احکام کو مختلف مضامین کے لحاظ سے تقسیم کیا جائے تو وہ مندرجہ ذیل ابواب پر تقسیم ہو سکتے ہین -

مذہب - سلطنت - حالات اشوک - دوسرے ستونون کے کتبون سے ظاہر ہوتا ہے کہ مندرجہ ذیل باتون کو اشوک نے مذہبی تعلیم مین شمار کیا تہا حتی الامکان کسیکو نقصان نہ پہونچانا - دوسرون کے کام آنا - رحم - فیاضی - راست بازی کو اپنا شعار بنانا - اور اشوک نے انسان کی دنیوی فرائض حسب ذیل قرار دئے تہے -

والدین ضعیف العمر لوگون - اُستاد - بزرگون - مرشد اور دوستون کا حکم بجا لانا - ملازمین کی رائے کی وقعت کرنا - برہمن شرمن[156] کی مدد کرنا - سب کے ساتہہ نرمی اور ملایمت سے پیش آنا - ذی روح چیزون پر رحم کرنا - اصول مندرجہ بالا کی خوبی اس سے ظاہر ہوتی ہے کہ خواہ ہندو ہون یا مسلمان یا عیسائی ہون یا یہودی غرض ہر مذہب اور ہر فرقہ کے لوگ انکے معترف ہین اور سب ان کو قابل پیروی سمجھتے ہین -

مذکورہ بالا کتبون کی تحریر مین تو وہ مذہب کی باتونکا خصوصیت کے ساتہہ کہین ذکر نہین کیا گیا ہے جس سے یہ بات صاف ظاہر ہوتی ہے کہ اشوک نے کتبون مین صرف وہی باتین درج کی تہین جو ہر مذہب اور ملت کے آدمیونکے کار آمد سمجھی گئی تہین تاکہ عام طور پر بلا امتزاج مذہب و ملت ہر شخص اون سے یکسان فائدہ حاصل کر سکے اشوک کے ساتوین حکم سے اوس کے خیال کی وسعت ظاہر ہوتی ہے جس مین اوس نے لکہا ہے

کہ وہ گو کوئی شخص لا مذہب کیون نہ بن گیا ہوتا ہم نیک چلنی اور اخلاق کی اوسکو ضرورت ہے۔
اس لئے میری قلمرو مین اگر کوئی لا مذہب بود و باش رکھتا ہو تو اوسکو اذیت نہ دی جاوے۔
انسان کے خیالات اور طریقے جداگانہ ہی کیون نہون تاہم نتیجہ کے لحاظ سے کچھ فرق نہین
ہوتا۔ (غیر مذہب سے نفرت نہ رکھنے کی نظیر آشوک سے بڑھکر کسی دوسری جگہہ
ملنی مشکل ہے۔ علاوہ برین یہ بات بھی قابل لحاظ ہے کہ آشوک نے باوجود اس کے
کہ ہندو مذہب کو ترک کرکے بودہ مذہب کو اختیار کیا تھا تاہم برہمنون کی نسبت اوسکے
خیالات عمدہ پائے جاتے تھے چنانچہ اوسکی نصیحت تھی کہ شرمن [۱۵۶] کے برابر برہمنونکی
بھی تعظیم و تکریم کی جائے اور مدد و امداد کے وقت اُن دونون کا یکسان لحاظ رکھا
جائے۔ برہمنون کی رسومات جگن وغیرہ کو چونکہ آشوک نے ترک کر دیا تھا اس لئے لوگونکو
یہ خیال کرنے کا موقع ملتا ہے کہ وہ برہمنون کے مذہب کا مخالف تھا۔ لیکن یہہ خیال
اس لئے صحیح نہین معلوم ہوتا کہ اوسکی کسی تحریر مین کنایتاً یا صراحتاً یہ کہین نہین لکھا ہوا پایا
جاتا کہ جگن ترک کر دیا جاوے بلکہ ہم جہانتک خیال کرتے ہین جاندار چیزونکی قربانی نکرنے
کی صورت مین جگن کے متعلق اوس کی طرف سے کسی قسم کی روک ٹوک یا ممانعت
نہین تھی۔

امور سلطنت کے بارے مین آشوک نے جو احکام صادر کئے تھے اونمین مندرجہ
ذیل باتین بیان کی گئی ہین۔ ذی روح چیزون کی جان نہ لی جائے۔ شفاخانے قایم کئے
جایئن۔ درستی اخلاق اور نیک کامونکی ترغیب۔ جنکے اوپر ہم یکے بعد دیگرے غور کرینگے

اوپر ذکر ہو چکا ہے کہ اشوک عالم شباب مین گوشت کا استعمال کیا کرتا تھا اور اوس کے باورچیخانہ
مین اوس کے لئے لذیذ کھانے تیار کرنے کی غرض سے روزانہ ایک ہزار جانین تلف کی
جاتی تھین۔ اسکے علاوہ چونکہ اوسوقت وہ ہندو مذہب کا پیرو تھا اسلیئے جگن وغیرہ
مین بہت سی جانون کی قربانی چڑہائی جاتی ہوگی۔ ایسی حالت مین اوس کا قربانی وغیرہ
سے متنفر ہونا اور متنفر ہو کر ذی روح چیزونکی جان لینے کی ممانعت کرنا اس سے اوسکے
استقلال کا بخوبی ثبوت ملتا ہے جگن کے رسوم ادا کرنے کے لئے براہمن جو جاندارونکی
جانین تلف کیا کرتے تھے اونہون نے بہت کچھ واویلا کیا ہوگا کہ شاہی
احکام ہمارے مذہبی رسومات کے مزاحم ہوے۔ ایسے ہی چھتری جو گوشت کھانے کی
غرض سے جانورون کو ذبح کیا کرتے تھے اونہون نے بھی شور وشر مچایا ہوگا کہ ہمارے
قدیم حقوق ہم سے مسلب کئے گئے۔ لیکن اشوک کی مستقل مزاجی ایسی نہ تھی
کہ وہ اس قسم کی ناراضی یا برہمی کو خیال مین لاتا۔ جاندارون کی جان لینے کی ممانعت
کے بارے مین وہ اس جھگڑے مین نہین پڑا کہ مذہبی اور دینی لحاظ سے اوس نے برہمنون
کو جان لینے کی ممانعت کی ہو یا پونرجنم یا اواگون کے لحاظ سے اوس نے لوگون کو
جاندارون کی جان لینے سے منع کیا ہو۔ بلکہ اوس نے محض رحم کے اصول کو مدنظر
رکھکے جاندارون کی جان لینے کی ممانعت کی تھی۔ اور یہی وجہ تھی کہ وہ اوس مین
اخیرکار پورے طور پر کامیاب ہوا۔ راجسو[164] اور آشومیدہ[165] کی مانند دوسرے بڑے
جگن موقوف ہو گئے۔ اور اہم قسم کے جگن مین بجاے ذی روح چیزون کے جان لینے کے

دوده - گہی اور کہانے وغیرہ چیزون کے استعمال کرنیکا رواج ہوگیا۔ اگر نظر انصاف سے دیکہا جاے تو اس کے ثواب کا مستحق آشوک ہی قرار پاتا ہے۔

آشوک نے اپنے عہد مین ایسا کام کیا تہا کہ جس کی نظیر شاید مشکل سے ملیگی۔ اور وہ یہہ تہا کہ اوسنے انسان اور جانورون کے لئے الگ الگ شفاخانے قایم کئے تہے۔ بعض محدود نظر لوگ اس خیال مین ہین کہ انسان کی صحت و تندرستی قایم رکہنے کی غرض سے اسپتالین سب سے پہلے عیسائیون نے ہی ایجاد کئے ہین مگر اون کو اسکی خبر نہین ہے کہ حضرت مسیح سے اڑہائی سو ۲۵۰ سال قبل انسان تو انسان جانورون کے اسپتالون کے قایم کرنیکی بہی عزت شخص واحد یعنی آشوک کو حاصل ہو چکی تہی اشوک کی رحم دلی اور ہمدردی کی ایک ایسی بے نظیر مثال ہے کہ قیامت تک نظر وقعت سے دیکہی جاے گی۔ جانور چونکہ بے زبان چیز ہے اس لئے اوس کے واسطے شفاخانہ قایم کرنا بمقابل انسان کے زیادہ ثواب کا باعث ہے۔ جو گاے بہنیس گہوڑے اور دیگر جانور ہاتہہ پاٹون ٹوٹنے یا کسی دوسری بیماری کے عارض ہونے پر علاج کر کے صحیح و تندرست بنائے جاتے ہین یا ضعیف اور ناتوان جانورون کی بہوک و پیاس کی حالت مین چارے اور پانی سے اون کی خبر لی جاتی ہے تو اونکے چہرہ سے شکر گزاری اور احسانمندی کی علامتین ظاہر ہونے لگتی ہین لیکن انسان باوجود اس کے کہ زبان رکہتا ہے عقل و حواس کے زیور سے آراستہ و پیراستہ ہے پہر بہی اوس کی زبان سے اپنے محسن کے لئے شکر گزاری کا کلمہ شاذ و نادر ہی نکلتا ہے۔ بہر حال یہہ بات قابل غور ہے کہ اب سے دو ہزار سال پیشتر آشوک

نے بنی نوع انسان اور نیز حیوانات کے علاج معالجہ کی غرض سے مختلف مقامات پر شفاخانے
قایم کردئے تھے اور عہدہ دارون کے نام اس مضمون کے احکام جاری کئے تھے کہ
کوہ ہمالیہ سے مفید اور کارآمد نباتات منگواکر مختلف باغیچون وغیرہ مین لگائے جایئن تاکہ
ضرورت کے وقت وہ مختلف امراض کے مریضون کے کام آسکین ۔ اشوک کی طبیعت مین
جو جاندارون کے ساتھہ رحم وہمدردی کا سلوک کرنیکا مادہ پیدا ہوا تھا ۔ اسمین شبہہ نہین ہے
کہ وہ مذہب بودہ ہی کے طفیل سے ہوا تھا ۔ اگر یہان اس بحث سے کہ بودہ مذہب
سے پہلے ہندو مذہب مین گوشت کھانا جایز تھا یا نہین قطع نظر کی جاے تب بھی اتنی بات
ضرور تسلیم کرنی پڑے گی کہ بمقابلہ مذہب بودہ کے ہندو مذہب کا رحم نہایت ہی محدود تھا
فی الحال ہندوستان مین یا ہندوستان سے باہر جو دوسرے مذاہب ہین اون کی
حالت اس بارے مین بمقابلہ مذہب بودہ کے اور بھی گھٹی ہوئی پائی جاتی ہے ۔ یہودیون
اور مسلمانون کے وہان تو بعض چرند اور پرند کے گوشت کی ممانعت ہے بھی مگر عیسائیون
کا نمبر اونسے اس بارے مین بدرجہا بڑھکر ہے وہ کہتے ہین کہ روح انسان ہی کے لئے
مخصوص ہے اور دیگر حیوانات روح کی نعمت سے محروم ہین اور وہ انسان کی غذا کا کام
دینے کے لئے پیدا کئے گئے ہین ۔ موجودہ زمانہ مین مغربی ممالک مین جاندارون
کو اذیت نہ پہنچانے کی غرض سے مجلسین قایم ہورہی ہین مگر اون کی غرض صرف اسقدر
ہے کہ جانورون کو بغرض خوراک مارنے کے وقت اذیت نہ پہونچے ۔ مغربی
باشندون مین اس سے زیادہ رحم کا پتا نہین لگتا کہ فرانس کے انقلاب عظیم مین

جسطرح آلہ گی لوٹانئین کے ذریعہ سے انسان کا سر تن سے جدا کیاجاتا تہا اوس طرح اگر حیوانات بہی مارڈالے جایئن تو اوس مین وہ کوئی مضائقہ نہین خیال کرتے۔

دنیا مین ہندو اور بودہ مذہب کے سوا اور کسی مذہب مین یہہ نہین سمجہا جاتا کہ حیوانات مین بہی مثل انسان کے روح اور جان ہے۔ ایسے ہی پونر جنم یعنی تناسخ کا عقیدہ بہی سوائے ان دو مذاہب یعنی ہندو اور بودہ کے علاوہ اور کسی مذہب مین نہین ہے چنانچہ بودہ مذہب کا اصول ہے کہ "جان نہ لینے کی مانند کوئی اور ثواب نہین ہے،، اس عمدہ اصول کی جسطرح ان دو مذاہب خصوصاً بودہ مذہب نے پابندی کی ہے ایسی کسی دوسرے مذہب نے نہ کی ہوگی۔

اشوک کے پانچوین اور چہٹے احکام سے ظاہر ہوتا ہے کہ اوسنے اپنی سلطنت مین اخلاق اور نیکی کو ترقی دینے کے انتظام کر رکہے تہے۔ عہدہ دار چونکہ برائیون کو برابر جایز رکہتے چلے آتے تہے اس لئے اشوک نے اون کے انسداد کی غرض سے دہرم مہاماترا نامی چند عالی درجہ کے عہدہ دارون کی ایک مجلس قایم کی تہی۔ تہذیب و اخلاق کے علاوہ دہرم مہاماترا لوگون کے ذمہ ایک یہہ بہی کام تہا کہ وہ اعلیٰ اور ادنیٰ لوگون سے یکسان میل جول پیدا کرکے اون کے چال چلن کی نگرانی کرین اور مذہبی نصایح سنا کر اون کو راہ راست پر آنے کی ترغیب دین۔ برون کو سزا دین اور اچہون کی تعظیم و توقیر کرین۔ اس کے سوا وچ بہومیک اور رجوک ان دو عہدونکے نام سے چند عہدہ دار مقرر کئے گئے ہین منجملہ اوس کے عام لوگون کے چال چلن پر نگرانی کرنیکا کام وچ بہومیک

نامی عہدہ دارونکے ذمہ تہا۔ وقتاً فوقتاً۔ ان عہدہ دارونکو ہر قسم کی مدد و امداد پہونچانیکے لئے
رجوکون کی ایک مجلس منعقد کی گئی تہی اور اوسمین مذہبی سایل بہی حل کئے جاتے تہے۔[۱۶۶]

ان تحریرون سے آشوک کی غرض صرف یہہ تہی کہ مذہبی اور اخلاقی تعلیم سے عام
طور پر لوگ مستفید ہون۔ یہی وجہہ ہے کہ اُن تحریرون مین امور مملکت کا بہت ہی کم ذکر پایا
جاتا ہے۔ اُن تحریرون سے انتظام سلطنت کے متعلق ہم کو صرف اتنا پتہ لگتا ہے کہ
آشوک نے اپنی سلطنت کے مختلف علاقون مین پرادیشک کی خدمتین مقرر
کی تہین اور اونپر نگرانی رکہنے کے لئے مہاماترا (داماطی) عہدہ دار مقرر کئے تہے جو اشد
ضروری کام بہی انجام دیتے تہے۔ سرحدی جہگڑون اور فسادات کو مٹانے کے بعد سرحد
کی حفاظت کے لئے انت مہاماترا عہدہ دار مقرر کئے گئے تہے۔ شاہی محلات کی
حفاظت اور خانگی امورات کے انجام دینے کے لئے بہی عہدہ دار مقرر تہے جو آتی جہک
مہاماترا کے لقب سے یاد کئے جاتے تہے جن شخصون کو سزاے موت دی جانی
تجویز ہوتی تہی سزا کے میعاد ون سے تین ۳ روز قبل اون کو پرمیشور کے یاد کرنے کی غرض
سے تین ۳ روز کی مہلت دی جاتی تہی افسوس ہے کہ اس سے بڑہکر آشوک کے انتظامات
کا پتا اون تحریرون سے نہین چلتا۔ اگر اون تحریرون سے آشوک کے انتظامات کا حال
ظاہر ہوتا تو ہم کو یہ معلوم کرنے کا اچہا موقع نصیب ہوتا کہ اب سے دو ہزار سال پیشتر
ہندوستان کے سر ریہ حصہ ملک پر اولوالعزم ہندوستان کے قدیم راجہ نے کس
طرح حکومت کی تہی اور نیز ہم موجودہ مہذب و شایستہ گورنمنٹ کے انتظامات کا مقابلہ

بھی اوس سے کرکے دیکھہ سکتے۔

باب ۱۰ دہم

بوڑہاپا اور وفات

آشوک پر پیری مسلط ہوگئی تہی اور دنیوی تفکرات کے باعث جو خاصہ انسانی ہے اوسکا جسم اور اوسکے قوی لاغر اور کمزور ہوگئے تہے اور اوسکو اپنے بہائی وتیاشوک کے اوس طریقہ سے قتل کئے جانے کے باعث کہ جسکا ذکر اوپر کیا جاچکا ہے۔ اور نیز اپنے بیٹے کونال کی اون تکلیفون اور اذیتون کی وجہہ سے جو اوسکو اپنی علاتی مان تی شی رکشتا کے ہاتہون برداشت کرنی پڑیی تہین ہمیشہ رنج وقلق رہتا تہا۔

چونکہ آشوک کا دوسرا لڑکا مہندر اور لڑکی سنگ مترا دونون کے دونون بڑی رانی کے بطن سے نہ تہے اس لئے وہ آشوک کے بعد تاج وتخت پانے کے مستحق نہ تہے اور وہ سلطنت کی خواہش سے بے فکر ہوکر بودہ مذہب کی اشاعت کی غرض سے سنگلدیپ چلے گئے تہے جیسا کہ اوپر ذکر کیا جاچکا ہے۔ الغرض آشوک کی نسل مین اوسکے پوتے سمپدی کے سوا جو کونال کا لڑکا تہا کوئی اور نہ تہا۔ گو انسان کو خوردسالی اور جوانی کے عالم مین اعزا اور اقربا کی چندان پروا نہین ہوتی مگر وہ عالم پیری اور ضعیفی مین قدرتا اس بات پر مجبور ہوتا ہے کہ اپنے اعزا اور اقربا کو اپنے گرد جمع کرکے اونسے تسکین خاطر حاصل کرے۔ اس قدرتی اقتضا کے مطابق آشوک کے دل مین

بھی عالم پیری مین یہہ خواہش پیدا ہوئی تھی لیکن وہ اپنی بدقسمتی کے باعث قدرتاً اس خواہش
کے پورا ہونے سے محروم رہا۔ اسطرح پر جب اوسکو اپنی اس خواہش مین مایوسی اور ناکامی
نصیب ہوئی تو اوسکی طبیعت دنیا کے کاروبار سے اوچاٹ اور متنفر ہو گئی آخرکار
اوسکو مسلک رہبانیت اختیار کرنا پڑا۔ اشوک کے طریقہ رہبانیت اختیار کرنیکے حالات
بہت سی کتابون مین بھرے پڑے ہین منجملہ جن کے چند حالات ذیل مین درج کئے
جاتے ہین۔

روایت ہے کہ راجہ اشوک نے ایک روز اپنے پیر و مرشد اوپ گوپت سے دریافت
کیا کہ مہاراج یہ تو فرمائیے کہ بودہ مذہب کے پیرو مین سے ایسا سخی داتا کون گزرا ہوگا کہ
جسنے سب سے بڑھکر خیرات کی ہوگی اوپ گوپت نے جواب دیا کہ اناتھہ پنڈیک
نامی شخص نے جو شہر اوسطی شہر مین سکونت رکھتا تھا جب مہاسوامی بودہ مہاراج وہان
رونق افروز ہوئے تو اون کے قیام کی غرض سے اوس نے جیت دن نامی اپنا عمدہ
اور وسیع باغ اونکی نذر کیا تھا اور بودہ معہ اپنے مریدون اور پیروون کے اسی باغ مین
(چیاتورماسی) یعنی برسات کے چار مہینے اسی مین قیام پذیر ہوتا تھا۔ یہہ سننے کے بعد
اشوک نے دریافت کیا کہ اوسنے اپنی عمر کے کل زمانہ مین بھلا کتنی خیرات کی ہوگی۔ اوپ
گوپت نے جواب مین کہا کہ سو کروڑ طلائی سکے اشوک نے کہا کہ مین بھی اسقدر طلائی سکے
آپکی خدمت مین گذرانتا ہون اونکو قبول فرمائیے مین نے آج تک ۸۴۰۰۰ ہزار ستون اور خانقاہ
تعمیر کرائے ہین اور اون مین سے ہر ایک پر ایک ایک لاکھہ طلائی سکے خرچ کئے گئے ہین۔

اور علی ہذا القیاس گوتم کے تولد کے مقام پر اور نیز اوس مقام پر کہ جہاں اون کو بودہ کا درجہ حاصل ہوا تہا - اور اوس مقام پر کہ جہاں اوسنے مذہبی نصایح کرنی شروع کی تہی - اور اوس مقام پر کہ جہان اوس کو درجہ فنایت حاصل ہوا تہا - ان تمام مقامات پر مین ایک ایک لاکہہ طلائی سکے خرچ کرچکا ہون - میری آرزو اور خواہش یہ ہے کہ تمام راہب اور راہبہ (چیاتور ماسی) یعنی برسات کے چار مہینے میری مہمانی قبول فرماکر مجہکو عزت اور افتخار بخشین - چنانچہ ان کے اخراجات مہمانداری کے لئے مین نے چار لاکہہ طلائی سکے اوٹہار کہے ہین - علاوہ برین تین ہزار راہبون کی دایمی خاطر و مدارات کے لئے بہی مین انتظام کرچکا ہون - ایسے ہی مین نے یہہ بہی انتظام و اہتمام کر دیا ہے کہ میرے یا میری بیبیون یا بچون کی جائداد منقولہ بہی خیرات مین صرف کی جاوے - اور صرف زر نقد پر ہم نے اپنا حق باقی رہنے دیا ہے اور اوسی مین سے چار لاکہہ طلائی سکے دیکر جائداد غیر منقولہ کو گویا خرید لیا ہے - مین نے کُل ۹۶ کروڑ طلائی سکے خیرات کئے ہین - اسطرح راجہ آشوک نے اپنا پورا پورا انتظام بیان کر دیا ہے راجہ اشوک صرف اس قدر گفتگو کرنے پایا تہا کہ اوسپر غشی طاری ہوگئی تہوڑی دیر تک تکیہ کے سہارے سے خاموش پڑا رہا اور کسیقدر ہوش مین آنے کے بعد اوس نے اچاری اوپ گوپت سے کہا کہ مین زیادہ عرصہ تک زندہ نہ رہ سکونگا "

وزیر راداہاگوپت کو آشوک کا وقت اخیر ہونیکی خبر پہنچی اور سعا راجہ کی خدمت مین جا حاضر ہوا اوسنے دیکہا کہ راجہ کی آنکہونسے آنسو جاری ہین - راداہاگوپت نے گہٹنون کے بل گرکر سجدہ کیا اور ہاتہہ باندہ کر راجہ کے حضور مین عرض کیا کہ خداوند آپ یہ کیا کر رہے ہین

اشوک نے جواب دیا کہ " اے رادھاگوپت[۶۷] مجھے اسکا مطلق رنج نہین ہے کہ اب
مجھکو دولت ثروت سلطنت حکومت زندگی وغیرہ سے دست بردار ہونا پڑیگا بلکہ رنج
صرف اس بات کا ہے کہ مجھکو میرے قایم کئے ہوئے ارہی سندہ سے دایمی مفارقت
اختیار کرنی پڑے گی اور میرے بعد سندہ مذکور کو راحت وآرام پہونچانے والی چیزین
میسر نہ آسکین گی۔ رادھاگوپت[۶۷] تم اسبات سے واقف ہو کہ بودہ مہاراج[۲۷] کے مذہب کو
اشاعت دینے کی غرض سے مین سو کروڑ طلائی سکّے خیرات دینے کا عہد کرچکا تہا لیکن
ہنوز اوسکی تکمیل نہو چکنے کے باعث مجھکو سخت رنج اور افسوس ہے ۹۶ کروڑ تو خرچ کرچکا
ہون سو کروڑ کی تکمیل مین اب صرف چار کروڑ طلائی سکون کی کسر باقی ہے اور اونہین کا
مجھکو اسوقت فکر ہے۔"

اشوک کا پوتا سمپدی جو کونال کا لڑکا تہا اوسوقت وارث تخت وتاج وہی سمجہا
جاتا تہا۔ راجہ اشوک کو اسطرح کثرت کے ساتہ روپیہ خرچ کرتے دیکھکر وزرا خوف زدہ
ہوے اور اوسکی اطلاع اونہون نے سمپدی سے جاکر کی کہ "دہرم اوتار بڑے مہاراج
آپ چند روز کے مہمان ہین اور اونکے بعد ایک عرصہ دراز تک کے لئے عنان حکومت
آپ کے ہاتہہ مین آنے والی ہے۔ بڑے مہاراج نے تو اپنا کل خزانہ کوکٹ رام[۱۶۷]
کے لئے وقف کر رکہا ہے اس لئے اسکا انتظام آپ کو کرنا لازم اور فرض ہے" یہ سنکر ولیعہد
سمپدی نے یہ انتظام کیا کہ اونسنے وزیرون کو اسبات کی تاکید کردی کہ آیندہ سے
راجہ کو خزانہ سے ایک حبہ تک ندیا جاے۔ راجہ اشوک کی عادت تہی کہ وہ ہر روز

طلائی تہالی مین کہانا کہا چکنے کے بعد اوسکو کوکوٹ[١٦٧] رام مین پہونچا دیا کرتا تہا۔ اب اوسکو
وزرا نے بجاے طلائی تہالی کے نقرئی تہالی مین کہانا کہلانا اختیار کیا۔ لیکن آشوک
نے مثل سابق کے اوس نقرئی تہالی کو بہی کہانا کہا چکنے کے بعد کوکوٹ[١٦٧] رام مین اوسکے
پہونچانے کا دستور برابر جاری رکہا نتیجہ یہ ہوا کہ وزرا نے نقرئی تہالی کا دنیا بہی آشوک
کو موقوف کر دیا اور بجاے طلائی اور نقرئی تہالی کے مٹی کی رکابی مین اوسکے سامنے
کہانا آنے لگا۔ ایک روز کا ذکر ہے کہ وزرا آشوک کی خدمت مین بغرض عیادت
اور مزاج پرسی حاضر ہوے آشوک نے اپنے ہاتہہ مین آملہ کا نصف ٹکڑا لیکر وزرا
کی طرف خطاب کر کے اونسے کہا کہ "اے میرے وزیرو یہ تو بتاؤ کہ اس سلطنت کا حاکم
کون ہے" وزیر راجہ کی زبان سے یہ کلمہ سنکر ششدر و حیران رہ گئے اور ہاتہہ باندہکر
کہنے لگے کہ "آپ یہ کیا فرما رہے ہین اس سلطنت کا حکمران آپکے سوا بہلا اور کون ہونے
لگا تہا" راجہ نے اون کا جواب سنا اور آنکہون مین آنسو بہر لایا اور اونکی طرف مخاطب ہوکر
کہنے لگا کہ "کیا تم سچ کہتے ہو کہ مین ہی اس سلطنت کا حکمران ہون؟ اور کیا حقیقت مین
ایسا نہین ہے کہ مین اس سلطنت کے تاج و تخت سے محروم کر دیا گیا ہون۔ کیا میرے راجہ
ہونے کے معنی یہی ہین کہ اس آملہ کے نصف ٹکڑے کے سوا مجہکو کسی دوسری چیز پر
کچہہ بہی اختیار حاصل نہین ہے اگر مین کسیکو کچہہ دینا چاہون تو اس آملہ کے نصف ٹکڑے
کے سوا میرے پاس کوئی دوسری ایسی چیز نہین ہے کہ جس کو مین دیسکون۔ تف ہے ایسی
شہنشاہت پر اور پہٹکار ہے ایسی حکومت پر کہ جسکی وقعت پانی کی لہرون سے بڑہکر

نہین ۔ اگرچہ مین سب کا حاکم کہلاتا ہون لیکن رنج وغم کی حکومت مجھہ پر بہی ہے ۔ مین وہی اشوک ہون کہ جسکے زیر نگین تمام دنیا رہ چکی ہے ۔ جو بہت سی جنگون کو سر کر چکا ہے بڑے بڑے ہنگامون کو اپنی تدبیر اور زور بازو سے فرو کر چکا ہے اور بہت سے سرکش لوگون کو جو خودی کے نشہ مین بدمست تہے شکست فاش دیکر اون کا کفر توڑ چکا ہے اور جس کے دم سے بیشمار غریب وغربا پرورش پا چکے ہین ۔ لیکن اب خود سلطنت سے محروم ہو کر بیکسی اور بے بسی کے عالم مین نہایت رنج اور افسوس کے ساتہہ اپنی زندگی کے دن تیر کر رہا ہے مجھہ سے بڑہکر دنیا مین بہلا اور کون بدبخت اور حرمان نصیب ہوگا ؟ قاعدہ کی بات ہے کہ پہول کی رونق ترو تازگی اور مہک اور خوبصورتی اُسوقت تک باقی رہتی ہے جب تک کہ وہ درخت کی شاخ مین لگا ہوتا ہے ۔ شاخ سے زمین پر گرنیکے بعد نہ اوسکی وہ تر و تازگی نہ رونق نہ مہک اور نہ خوبصورتی باقی رہتی ہے ۔ میری مثال بعینہ اوس پہول کی مانند ہے کہ جو درخت سے گر کر اپنی تمام خوبیان اور دلکشیان کہو چکا ہے ؛؛

ایک دوسرے شخص کو طلب کرکے اشوک نے اوس سے کہا کہ ’’ بہائی گو مجھکو تم لوگون پر حکم چلانیکا کوئی حق اور اختیار باقی نہین رہا لیکن اگر مین کچھہ عرض کرون تو اوس کے قبول فرمائے جانیکی مجھکو ہر طرح پر تم سے توقع ہے ۔ لو یہ آملہ کا نصف ٹکڑا کوکوٹ رام مین جاکر میری جانب سے اچاری اوپ گوپت کے حضور مین اسکو نذر کرو اور کہو کہ راجہ اشوک کی عظیم الشان اور پُر شان و شکوہ سلطنت کا صرف اسقدر حصہ باقی رہ گیا ہے اوسکو بہی اب وہ آپ کے قدمون مین حاضر کرتا ہے اوسمین سے

سنده کے ہر ایک فرد بشر کو حصہ پہونچانا آپکا کام ہے ؂۲

اشوک نے وزیر رادھاگوپت [۱۶۶] سے خطاب کرکے کہا کہ ’’یہہ تو بتاؤ کہ اب یہان کسکی حکومت ہے اور کون اس بادشاہت کا فرمان روا ہے‘‘ وزیر نے پہلے کیطرح جواب مین عرض کیا کہ آپکے سوا ہمارا مالک اور سرتاج بھلا اور کون ہو سکتا ہے - یہہ سنکر اشوک اپنی جگہہ سے اوٹھا اور اوٹھہ کر آسمان کی جانب اور اپنے گرد و پیش نظر کرکے کہنے لگا کہ زر نقد کے سوا مین کل چیزین بودھ سنده کی نذر کر چکا ہون اور اس نیک کام کی جزا ملنے کا متوقع ہون - میری یہہ آرزو نہین ہے کہ مجھے آیندہ جنم مین سلطنت کی عیش و عشرت حاصل ہون یا اندر کا تخت نصیب ہو یا برہم لوگ [۱۶۹] ملے - کیونکہ کل چیزین حباب بر آب ہین - مذہب کی نسبت جو مجھکو اعتقاد راسخ حاصل ہے اوسکا صلہ مین صرف اسیقدر چاہتا ہون کہ مجھکو میرے نفس پر قابو اور اختیار نصیب ہو - اسمین شک نہین کہ دنیوی حکومت کے مقابلہ مین نفس کی حکومت کا درجہ بہت بڑہکر ہے کیونکہ حکومت اول الذکر کو بقا اور قیام نہین ہے اور حکومت آخر الذکر لازوال اور دایمی ہوتی ہے اشوک نے اپنے وزیر رادھاگوپت [۱۶۸] سے اپنے کل علاقہ کی سند خیرات لکھہ کرانے کے لئے کہا دوسرے روز جب وہ سند اشوک کے ملاحظہ مین پیش کی گئی تو اوس نے اوسپر اپنے ہاتھہ سے شاہی مہر ثبت کرکے اوس کو کوکٹ [۱۶۷] آرام مین بھیجدیا - اودھر تو وہ سند اچاری اوپ گوپت [۱۷۰] کے ہاتھہ مین پہونچی اور اودھر راجہ اشوک اپنی سانس پورا کرکے اور اپنی عظیم الشان

سلطنت کو ہمیشہ کے لئے خیرباد کہکر ملک عدم کو سدھار گیا۔

اشوک کی تعزیت کی رسومات وغیرہ ادا ہو چکنے کے بعد رادھاگوپت نے کل وزیرون کو جمع کرکے اونسے کہا کہ اشوک مہاراج نے سو کروڑ طلائی سکے خیرات دینے کا عہد کرلیا تھا جن مین سے ۹۶ کروڑ تو راجہ اشوک اپنی حیات مین ادا کرچکا تھا اور چار کروڑ جو باقی رہگئے تھے اونکی ادائی کی توقع ولیعہد سمپدی سے نہ رکھنے کے باعث مہاراج یہہ سلطنت سنگھ کو خیرات کی طور پر بخش گئے ہین۔ اب قرین مصلحت یہہ معلوم ہوتا ہے کہ چار کروڑ طلائی سکے سنگھ کو ادا کرکے سلطنت واگذاشت کرالی جاوے۔ اسطرح پر اگر یہہ کہا جائے کہ چار کروڑ طلائی سکے کے بدلے اس عظیم الشان سلطنت کو خریدتے ہین تو شاید بیجا نہوگا رادھاگوپت[۱۶۸] کی اس رائے سے کل حاضرین نے اتفاق کیا اور اوسکی تجویز کے مطابق عمل کیا گیا۔ اور سنگھ سے سلطنت کو واگذاشت کرکے اشوک کا پوتا سمپدی اوسکا فرمانروا بنا۔ اوسکے بعد اوسکا لڑکا برہسپتی بعدہ وریش سین۔ سوری ورمن اور پشپ متر یہہ سب یکے بعد دیگرے سریرآرائے سلطنت ہوتے گئے وشنو پران[۴۸] مین ذکر ہے کہ اشوک اور سمپدی کے بعد مگدھ[۳۲] کی سلطنت پر موری[۲۹] خاندان کے چھہ شخصون نے حکمرانی کی جن کے نام درج ذیل ہین۔ سویش۔ دشرتھ۔ سنگت شالی شوک۔ سوم شرمن۔ اور برہدرتھ۔ بیان کیا جاتا ہے کہ برہدرتھ کا سپاہ سالار پشپ متر[۱۷۱]۔ اپنے آقا کو قتل کرکے خود فرمانروا بن بیٹھا۔ پشپ متر

مذہب بودہ کا سخت مخالف تہا۔ اشوک نے مذہب بودہ کی ہمدردی اور امداد
کی لحاظ سے جسقدر نیکنامی اور شہرت حاصل کی تہی اوسی قدر پوشپ متر[١٧١] نے تخت
اشوک پر بیٹہہ کر بودہ مذہب کی مخالفت کرنے اور اوسکو صدمہ ونقصان پہونچانیکی
باعث بدنامی حاصل کی۔ اوسنے بودہ گیا[٣٥] کے بودہ مندرین سے بودہ[٢٧] کی
مورت کو نکالکر اوسکی جگہہ شیوجی کی مورت رکہی۔ جو راہب اور راہبہ کوکوٹ رام[١٦٧]
مین اقامت گزین تہے اونکو اوسنے نہایت بیرحمی اور بیدردی کے ساتہہ قتل کرایا۔
جن مقامات پر مذہب بودہ کے لوگ آباد تہے وہان پہونچکر اوس نے اونکو اذیت
دینے اور ستانے مین کوئی کسر نہین باقی رکہی اور اون کی خانقاہون اور ستونون کو آگ لگاکر
سطح زمین کی برابر کردیا۔

پاٹلی پوتر[٦٦] پر پوشپ متر[١٧١] کے بعد شونگ[١٧٢] خاندان کے لوگون کی حکمرانی اور
فرمانروائی کرنیکا پتا لگتا ہے۔ اور اوسکے بعد کے تہوڑے زمانہ کا کچہہ حال نہین معلوم
ہوتا ہندوستان مین کنشک[١٧٣] جو ایک نہایت جوانمرد دلیر اور بہادر راجہ ہو گزرا
ہے اوسکی نسبت کہا جاتا ہے کہ اوسنے پہر ایک مرتبہ ہندوستان مین بودہ کی پہریرے
اوڑائی اور اسیکے عہد مین مذہب بودہ کی چوتہی مجلس منعقد ہوئی تہی۔

باب ١١
خاتمہ

اپنے پیچہے وقت پہر فتح حاصل کرنے کے واسطے کچہہ نیک کام انسانکو چہوڑ جانا چاہئے

اس کالبد خاکی کو چھوڑنے کے بعد انسانکو دایمی حیات اسی سے حاصل ہوسکتی ہے

ہندوستانکی تاریخ قدیم مین یک مورخ نے اشوک کے زمانہ کو (گولڈن ایج) یعنی عہد زرین کے لقب گیلیٹی کے ساتھہ یاد کیا ہے - بلاشبہ اشوک کا زمانہ اپنی خوبیون اور برکتون کے لحاظ سے اسی معزز لقب کے ساتھہ یاد کئے جانیکا جائز اور واجبی طور پر مستحق تھا - اگر اشوک کی سلطنت کی وسعت اور اوس زمانہ کی حالت اور اوس امن وعافیت پر نظر کی جاوے جو اوسوقت عامہ خلایق کو حاصل تھی - یا مذہب سے منحرف شدہ لوگون کو راہ راست پر لانے کے متعلق جو کوشش اشوک نے کی تھی اوسکو دیکھا جاے تو یہہ لقب کسیطرح ناموزون یا مبالغہ آمیز نہ سمجھا جائیگا - انسان کے اخلاق اور اوسکی عام حالتون مین ترقی اور اصلاح کرنے والے جو جو راجہ مہاراجہ بادشاہ ہو گزرے ہین اون سبکی ایک سبھا قایم کرکے اگر اشوک کو مسند صدارت پر جگہہ دی جاے تو یہہ اشوک کی ذاتی خوبیون اور عمدہ صفتون کے لحاظ سے ذرا بھی بے محل اور ناموزون نہ ہوگا - ہم اپنے اس دعوے کے ثبوت مین دنیا کے دیگر اولوالعزم اور جلیل القدر فرمارواون کی ساتھ اشوک کا مقابلہ کرکے ذیل مین دکھاتے ہین کہ اسمین اور اون مین کہان تک مماثلت اور کسدرجہ تک تفاوت موجود تھا - فرانس کے بادشاہ نپولین - شارلمین ایران کے بادشاہ سایرس روس کے پیٹر اعظم یونان کے سکندر - روما کے (کانسٹانٹائین) قسطنطین - اور دہلی کے شہنشاہ اکبر ان سب سے اشوک کا نمبر بہ لحاظ عظمت بڑھکر تھا جیساکہ ذیل کی مثالون سے ثابت ہوگا -

۱۷۵
اگرچہ نپولین مین اشوک کی سی جرات اور بہادری پائی جاتی ہے لیکن اوسمین اشوک کی سی صبر و قناعت کی کمی تہی کیونکہ اگر اس خصوص مین وہ بہی اشوک جیسا ہوتا تو اوس کو کبہی اپنی ترقی کی خواہشون مین محو ہونے کے باعث اخیر مین ندامت نہ اوٹہانی پڑتی۔

۱۷۶
یہہ سچ ہے کہ اشوک نے ایران کے بادشاہ سایرس کی طرح بہت سی سلطنتون کو اپنے زیر نگین لاکر خوب مال و دولت جمع کی تہی۔ لیکن وہ سایرس کی طرح اپنے مال و منال وجاہ و جلال پر نازان اور مغرور نہین ہوا تہا۔

۱۷۷
پیٹر اعظم اگرچہ اشوک کی طرح اپنی رعایا کے حال پر بدرجہ غایت مہربان تہا۔ لیکن وہ اپنی رعایا کی دنیوی ہی فلاح و بہبودی مین کوشان تہا۔ اور اشوک کی طرح اوسنے اپنی رعایا کی دینی اصلاح اور ترقی مین کچہہ بہی حصہ نہین لیا تہا۔

۱۸۰
اشوک نے سکندر اعظم کی طرح ممالک تو بہت سے فتح کئے تہے۔ لیکن فتح کاملہ حاصل ہوچکنے کے بعد اوسنے سکندر اعظم کی طرح اسبات پر ذرا رنج و افسوس نہین ظاہر کیا تہا کہ اب کوئی اور علاقہ فتح کرنے کے لئے تو باقی رہا ہی نہین اب مین کیا کرون کیونکہ اشوک کا قول تہا کہ فتح ممالک کے مقابلہ مین خواہشات نفسانی پر فتح پانیکا کام بدرجہا اہم اور دشوار ہے۔ اور وہ بوجہ اپنی حزم و استقلال کی مدد سے اس مشکل اور اہم کام مین بہی پوری پوری کامیابی اور فتح مندی حاصل کرسکا۔

۱۷۸
اشوک کو اگرچہ مذہب بودہ کا قسطنطین کہتے ہین لیکن اگر غور سے دیکہا جاے

تو اسکا رتبہ اوس رومی بادشاہ سے بدرجہا بڑہکر تہا کیونکہ قسطنطین تو صرف اپنی
ذات سے مذہب عیسوی اختیار کرکے اوس مذہب کا حامی اور مددگار مشہور ہوا تہا اور
اوسنے مذہب عیسوی کو ایک قومی اور ملکی مذہب قرار دینے کی کوشش کی تہی مگر اشوک
کا نمبر اوس سے اسلیئے بڑہا ہوا تہا کہ اوسنے مذہب بودہ کو اختیار کرنے پر ہی اکتفا نہین
کی تہی بلکہ اوسکی ترویج اور اشاعت مین اوسنے اپنی جان و مال صرف کرنے مین بہی دریغ
نہین کیا تہا۔ چنانچہ ہم اسکے بیان مین مفصل طور پر لکہہ آئی ہین کہ اسنے اس مذہب کے
احکام عام لوگون کی ہدایت کی غرض سے پتہر دن پر کندہ کراکے جابجا نصب کرای تہے۔
اور تلقین مذہب کے ارادہ سے بودہ مذہب کے متعدد واعظون کو مختلف ممالک مین
روانہ کیا تہا یہانتک کہ اپنی بیٹی مہندا اور بیٹی سنگ مترا کو محض اسی غرض کے لیئے
اوسنے سنگدیپ جیسے دور دراز ملک کو بہیجنے مین ذرا پیس و پیش نہین کیا تہا۔ اگر
سچ پوچہا جائے تو اشوک مذہب بودہ کا صرف پیرو ہی نہ تہا بلکہ وہ اوسکا بڑا حامی ممد
و معاون اور Apostle حواری تہا۔ بلکہ اگر یون کہا جائے تو ذرا بہی خلاف
واقع نہوگا کہ اگر اشوک کا وجود نہوتا تو وہ مذہب کہ جسکا پایہ گوتم بودہ نے ڈالا تہا
امتداد زمانہ کی باعث دنیا سے کبہی کا محو ہوگیا ہوتا اور کوئی بہی اوسکا نام لیوا باقی نرہتا
اور جن جن ملکون مین اب مذہب بودہ پہیلا ہوا ہے اونمین اوسکو پہیلنا نصیب نہوتا۔

اگر ہندوستان کی تاریخ پر نظر غایر ڈالی جائے تو اشوک سے ملتا جلتا خاندان
مغلیہ کا اولوالعزم اور نامور شہنشاہ اکبر تہا۔ ان دونون کے دادا یعنی چندر گوپت

اور بابر[۱۷۹] نے اپنی شجاعت اور قوت بازو سے ہندوستان مین سلطنت قایم کرکے اپنے
خاندان کا نام روشن کیا تہا۔ اکبر[۵] اور اشوک دونون کے دونون لایق اور قابل آدمیونکے
قدر دان تہے۔ اوران دونونکے دربارون مین اوس زمانہ کے لایق ترین لوگ جمع تہے۔

چنانچہ جسطرح اشوک کے دربار کی عظمت وشان بڑہانے والے اچاریہ اوپ
گوپت و موگلی پوتر تیشی[۱۸۰] تہے۔ اوسیطرح اکبری دربار کی آرایش اور زیبایش
بڑہانیوالے ابوالفضل[۱۸۱] فیضی[۱۸۲] عبدالقادر[۱۸۳] بدایونی جیسے لایق اور قابل لوگ موجود
تہے۔ جسطرح ناظرین اس کتاب مین یہہ دیکہہ آئے ہین کہ اشوک نے مذہبی تحقیقات
کی غرض سے ایک مجلس قایم کرکے کتاب تری پی تیک مرتب کرائی تہی۔ اوسیطرح
اکبر[۵] نے بہی مختلف مذاہب کی حقیقت دریافت کرنے کی غرض سے ایک مذہبی مجلس
منعقد کی تہی۔ اشوک اور اکبر دونون کے دونون مذہبی تعصب سے بالکل پاک
وصاف تہے اور وہ تمام مذاہب اور اونکے پیرووں کو ایک ہی نظر سے دیکہا کرتے تہے۔

اشوک جسطرح بودہ مذہب کا پیرو اور معتقد ہونے پر بہی برہمنون اور جینیون وغیرہ کی
مذہب کی یکسان عزت کیا کرتا تہا۔ اوسیطرح اکبر[۵] باوجود مسلمان فرمان روا ہونے کی ہندو
عیسائی اور پارسی مذاہب کو نظر وقعت سے دیکہتا تہا اور اون کے دلایل اور مباحث
کو نہایت اطمینان قلب کے ساتہہ سنا کرتا تہا۔ یہہ اس کتاب مین بیان کیا جاچکا ہے
کہ اشوک نے بودہ راہبون کی طرح شرمن[۱۵۶] اور برہمنون کو بہی خیر خیرات دینے اور
مدد پہونچانے کی متعدد بار تاکید کی تہی اکبر[۵] مین اگر کوئی نقص تہا تو یہہ تہا کہ اوس مین

اخلاقی جرأت نہ تہی - مذہبی اصول اور تعلیم پر اکتفا اور قناعت نکرکے اوسنے مختلف مذاہب
کے اصول اور احکام منتخب کئے تہے - اور اون سبکو ایک جگہہ جمع کرکے ایک نیا پنتہہ قایم
کیا تہا - لیکن اوسنے مذہب کو قبول کرانے کے لئے ہندو اور مسلمانون سے جس مقابلہ
کا ہونا لازمی تہا اوسکی برداشت کرنیکی اکبر مین قوت نہ تہی اور یہی گویا اوسکی اخلاقی جرأت
کی کمی کی دلیل تہی اور یہہ اوسکی اوسی اخلاقی کمزوری کا باعث تہا کہ لوگ لغو باتین اختیار
کرنیکی وجہہ سے صدہا اخلاقی برائیون کے مرتکب ہونے لگے تہے اور وہ اونکی اصلاح
کے لئے کچہہ بہی کوشش نہ کرسکتا تہا لیکن اشوک کا حال ایسا نہ تہا کیونکہ بودہ
مذہب اختیار کرنیکے بعد جب وہ یہہ بات سمجہہ چکا تہا کہ بودہ - دہرم اور
سنگہہ ان تینون کے بغیر انسان کی دینی فلاح اور بہبود ممکن نہین ہے - اوسنے عام لوگونکو
بکنے اور شکایت کرنے کی ذرا بہی پروا نہین کی تہی - اور مذہب بودہ کی تعلیم کو عام کرنیکی
حتی الامکان بہت کچہہ کوشش کی تہی اور اوسنے مثل دیگر صیغہ جات انتظامی یعنی دیوانی
فوجداری مالگذاری وغیرہ وغیرہ کے ایک صیغہ خاص درستی اخلاق کے متعلق بہی قایم
کیا تہا - قصہ مختصر یہہ کہ رعایا کے دینی و دنیوی فلاح و بہبود کے لئے کوشش کرنیوالے
حکمران کا اشوک کے سوا ہندوستان مین تو کیا بلکہ دنیا کی دوسری سلطنتون مین
بہی پتا نہین چلتا -

اشوک کی سوانح عمری مین اوسکی چہوٹی اور معمولی باتون سے قطع نظر کرکے اگر
اشوک کی عام حالت پر نظر کی جاتی ہے تو اوسمین بہت سی ایسی باتین موجود ملتی ہین

کہ جو قدرت کے مقررہ اصول کے مطابق اُسی قسم کے دوسرے لوگون مین بہی پائے گئے ہین بہگوان
سری کرشن مہاراج نے بہگوت گیتا ادہیائی ۴ شلوک ۸ مین جو یہہ تحریر فرمایا ہے کہ
"نیکو کارونکی حفاظت اور بدکارونکے قتل کے واسطے اور دہرم کو قایم رکھنے کو جگ جگ مین اوتار
لیتا ہون،، زمانہ سابق سے بہگوت گیتا کے مذکورہ بالا فرمان کی تصدیق ہوتی چلی آتی ہے
یعنی جبکہ عام لوگ مذہب اور اخلاق سے منحرف ہوکے معاصی مین از سرتاپا مبتلا ہوجاتے ہین
اوسوقت پرمیشور کسی خاص آدمی کو پیدا کرتا ہے اور مخلوق کو معاصی سے بچانے کے لئے اوس کو
چند خاص طریقے ایسے تعلیم کرتا ہے کہ جن سے لوگ معاصی سے بچ سکین۔ اور ایک عرصہ کے بعد
جب اون طریقون کا اثر مذہب اور اخلاق کی خراب شدہ حالت پر مترتب ہوچکتا ہے تو اوسوقت
عام لوگون کی حالت درست ہونے لگتی ہے۔ چنانچہ اسکی تصدیق ہندو مذہب کے اوتارون اور نیز
آنحضرت[۲] اور حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ علیہم السلام اور گوتم بودہ[۲۷]
کے حالات زندگی سے بخوبی ہوتی ہے۔ قدرت نے یہہ قاعدہ مقرر کر رکھا ہے کہ جب کسی
مذہب کو اوسکے بانی کی ذریعہ سے رواج دیتا ہے تو اوسکی حفاظت اور حمایت کے لئے اوسی
مذہب مین ایک زبردست اور طاقتور بادشاہ کو پیدا کرتا ہے اور اوسکے ذریعہ سے اوس
مذہب کی نہ صرف حفاظت ہے بلکہ اشاعت بہی کراتا ہے۔ چنانچہ اس مقررہ اصول کے مطابق
زمانہ دواپار مین بہاگوت دہرم کی اشاعت کی غرض سے سری کرشن مہاراج
نے دہرم راجہ جسکو راجہ جودہشٹر[۲] بہی کہتے ہین پیدا کیا۔ جبکہ روم کے باشندے
عیش و عشرت مین پڑکر خدا کی ہستی کو بہولا چکے تہے تو اوسوقت اونکو چونکانے اور مذہب

عیسوی کو فروغ دینے کے لئے خداوند تعالی نے قسطنطین جیسا اولوالعزم اور طاقتور
بادشاہ پیدا کیا تھا۔ آنحضرت کی وفات کے بعد کفار مین مذہب اسلام کی ہدایت پہلانیکی
غرض سے روم اور ایران وغیرہ ممالک مین خداوند تعالی نے بڑے بڑے اولوالعزم
سلمان بادشاہ پیدا کئے جنہون نے ایشیا اور یوروپ مین اسلامی پہریرے اوڑائے۔
علی ہذا مذہب بودہ کو اشاعت دینے کی غرض سے پرمیشور نے چکرورتی راجہ اشوک کو
پیدا کیا۔ اشوک نے اوس غرض وغایت کو جس طرح پورا کیا اوس کی تفصیلی حالت ناظرین اس
کتاب مین ملاحظہ فرما چکے ہین۔

ہر ملک مین کسی خاص مذہب کی اشاعت کی غرض پورا ہونیکے لئے حکومت اور ایک ایسی
زبانکی ضرورت ہوا کرتی ہے جو سبکی عام زبان ہو۔ کیونکہ بغیر حکومت کے مذہب کا استحکام اور
استقلال ناممکن ہوتا ہے اور اوسکی اس غیر مستحکم اور متنزلزل حالت کا نتیجہ یہہ ہوتا ہے کہ مذہبی
اتفاق اور ہم خیالی مختلف لوگون کے دلون مین پیدا ہو نہین سکتی۔ ایسی ہی ایک عام زبان نہو نیکے
باعث یہہ وقت اور یہہ دشواری پیش آتی ہے کہ جس تیزی اور جس سرعت کے ساتھہ مذہب
کی اشاعت ہونی چاہیئے وہ نہین ہونے پاتی۔ جب خدا کو کسی مذہب کا اشاعت دینا منظور ہوتا
ہے تو یہہ دونون باتین خودبخود پیدا کردی جاتی ہین اشوک کے زمانہ مین بھی ایسا ہی ہوا تھا
چنانچہ اشوک کے زیر فرمان جو بیس کروڑ مخلوق تھی وہ سبکے سب ایک ہی زبان بولتے تھے
جسکو پالی کہتے ہین۔ ملک کے مختلف حصص کا اثر پڑنے کے باعث اوسی زبان کی تین جداجدا
شاخین یعنی ماگھدی۔ پنجابی۔ اوجینی پیدا ہوگئی تہین۔ لیکن تاہم اون مین اصل زبان

پالی سے کچھ زیادہ فرق نہ تھا اور زبان پالی ہی کو ہندوستان کی عام زبان ہونے کی
خصوصیت حاصل تھی۔

اگر غور سے دیکھا جاوے تو اوس زمانہ کی حالت کے لحاظ سے مذہب بودھ ہی ہندوستان
کا ملکی مذہب بننے کے قابل تھا۔ کیونکہ ناظرین اس کتاب کے دوسرے باب مین ملاحظہ فرما چکے
ہین کہ اشوک کی ولادت کے وقت ہندوستان کی حالت مذہبی لحاظ سے کس درجہ ابتر اور خراب
ہو رہی تھی جس مین ورن بھید یعنی ذاتون کا امتیاز باقی رکھنا مشکل ہی نہ تھا بلکہ ناممکن
ہو گیا تھا۔ شودر چھتریون کی جگہہ بڑے بڑے مراتب اور مدارج پانیکے باعث خود برہمنون کی
خدمت کرنے کے بدلے اونسے اولٹی اپنی خدمتین کرانے لگے تھے۔ اسطرح برہمنون کے وقار
اور عزت مین بہت بڑا فرق پیدا ہو گیا تھا اور اوسکا لازمی نتیجہ ظاہر ہو کر رہا تھا کہ آپس مین
شودرون اور چھتریون اور برہمنون مین یکجہتی اور اتفاق نام کو بھی باقی نہ رہا تھا اور روز بروز
نفاق اور مخالفت ترقی پکڑتی جاتی تھی۔ اس مین شک نہین کہ اگر ایسی حالت مین اشوک
جیسا شخص جو سبکو ایک نظر سے دیکھنے مین خاص شہرت اور امتیاز رکھتا تھا پیدا نہوتا تو ہندوستا
تمام مخلوق آپس کی بغض اور نفاق رشک و حسد کی آگ مین جلکر بھسم ہو جاتی اور ایک فرد بشر بھی باقی نہ بچتا۔ یہ
وہ زمانہ تھا کہ یونانی لوگ ہندوستان پر مثل عقاب کے منڈلا رہے تھے اور اس فکر مین
تھے کہ اسکے تکے بوٹی کر کے ہضم کر جائین۔ اس مین شک نہین کہ ہندوستان کے باشندونمین
اوس وقت جو بغض و حسد اور نفاق پھیل رہا تھا اوسکے دفعیہ اور اصلاح کے لئے پرمیشور
اگرچہ اشوک جیسے مصلح اور طاقتور بادشاہ کو نہ پیدا کرتا تو یونانیون کو اپنی اغراض

حاصل کرنے مین اس سے بہت بڑی مدد ملتی - مذہب بودہ کو کسی خاص فرق یا طبقے کے ساتھہ
خصوصیت نہ تھی بلکہ ہندوستان مین وہ عام طور پر قبول اور تسلیم کیا جاچکا تھا اور یہہ حالت
ایسی نازک و خطرناک موقع کے لحاظ سے نہایت مفید اور کارآمد ثابت ہوئی - چونکہ **اشوک**
مذہبی تعصب سے پاک و صاف تھا اور وہ ہر ایک شخص کو خواہ وہ کسی ذات یا عقیدے اور
خیال کا کیون نہو ایک ہی نظر سے دیکھتا تھا اس لئے مذہب بودہ گویا ایک عام ملکی مذہب
کے رتبہ کو پہونچگیا تھا -

جسطرح شاہی امداد قومی اور مذہبی فلاح و بہبود کے باعث ہوتی ہے اوسطرح بعض اوقات
وہ قومی نکبت اور مذہبی زوال کی بھی محرک پائی جایا کرتی ہے - اگرچہ یہہ بات ناظرین کو حیرت
و استعجاب مین ڈالے بغیر نرہے گی لیکن مذہب عیسوی اور مذہب بودہ کی تاریخ کو بغور مطالعہ
کرنے سے یہہ حیرت و استعجاب باقی نرہے گا - مذہب عیسوی کی تاریخ مطالعہ کرنے والون سے
یہہ بات پوشیدہ نہین ہے کہ جب شاہ **قسطنطین** (۱۷۸) نے مذہب عیسوی اختیار کیا تو اوس کی
دیکھا دیکھی اوس کے بہت سے امرا اور عہدہ دارون نے بھی اوس مذہب کو اختیار کیا تھا
اور تھوڑے عرصہ مین تمام سلطنت **روم** عیسائی بن گئی تھی - اور اسطرح پر گویا بادشاہ کی اعانت
اور توجہ مذہب عیسوی کی ترقی اور فروغ کا باعث ہوئی تھی - اور جب **قسطنطین** (۱۷۸) نے مذہب
عیسوی کے پیشواؤن اور مقتداؤن یعنی **پوپ** اور **بشپ** وغیرہ کو جاگرین
اور انعام و اکرام دینے شروع کئے تو اوسکا یہہ اثر ہوا کہ رفتہ رفتہ اونکی رہبانیت زہد و تقوی
و محنت و ریاضت مین کمی ہوتی گئی اور آرام طلبی اور عیش و عشرت پسندی اپنا رنگ جماتی گئی جن لوگونکا

فرض یہہ تہا کہ دوسرون کو پند و وعظ کرکے راہ راست پر لاوین وہ خود ،،خود را فضیحت و دیگری
را نصیحت،، کے مصداق بن گئے۔ اور تو اور پوپ کے خیال سے بہی یہہ بات نکل گئی
تہی کہ پیشوائے مذہب ہونے کے لحاظ سے ہمارا فرض یہہ ہے کہ ہم لوگون کو پند و نصیحت
کرین اور ہمارا یہی کام گویا ہماری عزت اور توقیر کا باعث ہے۔ بلکہ بجائے اس کے یہہ بات
اوس کے دماغ مین سما گئی تہی کہ ہم بہشت کے عالی ترین اور خود مختار افسر ہین جو چاہین کرین اور
جسطرح چاہین رہین ہمکو کسیکے سامنے جواب دہی کے لئے حاضر ہونا نہین ہے۔ اور عوام الناس
سے بالجبر اپنا حق وصول کرینگے ہمکو آسمانی باپ یعنی حضرت مسیح سے برنجی سند حاصل ہے۔ الغرض
پوپ جیسے سربرآوردہ اور عالی درجہ کے مذہبی پیشواؤن کے خیالات اسی قسم کے ہوگئے
تہے۔ راہب اور راہبہ عالم تجرد مین رہنے کی حقیقت اور اوس کے فواید سے ذرا آشنا نہ تہے وہ
بلا شادی کے رہنے کو ہی رہبانیت خیال کرتے تہے۔ اور حال یہہ تہا کہ اونکی شادی ہونے کی
حالت مین تو ایک مرد کے لئے ایک عورت اور ایک عورت کے لئے ایک مرد ہی کفایت کرسکتا
تہا۔ لیکن اونہون نے راہب اور راہبہ بنکر برائے نام جو تجرد اختیار کیا تہا اوس مین خواہشات
نفسانی پورا کرنیکے لئے ایک مرد یا ایک عورت کی پابندی اون مین باقی نرہی تہی۔ اسطرح ہر
ذی ہوش شخص کو یہہ بات ماننی پڑیگی کہ جو باتین مذہب عیسوی مین ابتدا نیک اغراض اور
نیک مقاصد کو نظر مین رکہہ کر قایم کئے گئے تہے بعد مین وہی باتین نا اہلون کی ہاتہون پڑکر مذہب
عیسوی کی بدنامی کا باعث ہوکر رہین۔ منصف مزاج اور حق پسند مورخ بہی اسبات کا اعتراف
کرتے ہین کہ قسطنطین ۱۲۲۸ نے جو جاگیرین اور انعام و اکرام عطا کئے تہے وہی اس خرابی کا باعث

ہوئے تھے۔ اگر مذہب بودہ کی تاریخ کو غور اور فکر کی نظر سے دیکھا جاوے تو اسی قسم کے واقعات اوسمین بہی گزرے ہوئے ملین گے۔ یہہ سچ ہے کہ مذہب بودہ نے **اشوک** کی حمایت اور اعانت حاصل کرکے ہندوستان سی باہر دور دراز ممالک مثل **یونان**۔ **چین**۔ **جاپان** اور **سنگلدیپ** وغیرہ مین بہی اپنا اثر ڈالا تہا۔ لیکن **اشوک** نے رہبانونکی خورونوش اور اونکے دیگر راحت و آرام کا جو سامان مہیا کیا تہا اوس سے بجائے اسکے کہ اونمین مذہبی خیالات اور مذہبی خدمات کی انجام دہی کے لئے مستعدی اور جفاکشی پیدا ہوتی اولٹی سستی اور کاہلی اور بدچلنی پیدا ہوگئی تہی اور اسکے تسلیم کرنے مین کچہہ شبہ نہین ہوسکتا کہ مذہب بودہ کی ترقی کے رک جانے اور اوسمین طرح طرح کی خرابیون کے واقع ہونیکی بڑی وجہ **اشوک** کی مذکورہ بالا مدد و امداد ہی تہی۔
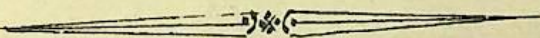
(۱) دواپار۔ اہل ہنود اب سے پانچ ہزار سال قبل کے زمانہ کو کہتے ہین۔

(۲) جودہسٹر۔ راجہ جودہسٹر اسکو دہرم راجہ بہی کہتے ہین۔ یہہ قوم کا چہتری تہا۔ یہہ اپنے پانچون پانڈو بہائیون مین سب سے بڑا تہا۔ طبیعت کا بہت اچہا تہا۔ چندربنسی خاندان سے تعلق رکہتا تہا۔ اسکا زمانہ اب سے پانچ ہزار سال قبل تہا۔ اسکا دارالحکومت شہر دہلی تہا اسکے مفصل حالات مہابہارت مین درج ہین۔

(۳) بکرماجیت۔ اس راجہ کا دوسرا نام شوپرست تہا اور اسکا دارالسلطنت اوجین تہا۔ یہہ گروہبل کا بیٹا تہا۔ بکرماجیتی سمت اسی کے نام کے ساتہہ منسوب ہے اکبر کے دربار کیطرح اسکے دربار مین بہی نو لایق وفایق شخص حاضر رہتے تہے جو مجموعی طور پر نورتن کہلاتے تہے اسکے بہت سے قصے زبان زد خاص وعام ہین۔ اسنے دہلی سے لیکر کشمیر تک اپنی فتح ونصرت کی پرچم اڑائی تہی۔ تاتاریون مین سے شک اور ہہن نے اسکے عہد مین سلطنت ہند پر چڑہائی کی تہی لیکن اسنے اونکو شکست دیکر فتح مندی اپنے ہی نام لکہوائی تہی۔ اسکا ہمعصر راجہ شالی واہن تہا جسکو شالو داہن بہی کہتے ہین اور جو سریرآرائے سلطنت دکن تہا اسکے ساتہہ بہی راجہ بکرماجیت کو معرکہ آرائی کرنی پڑی تہی۔ اس کے مفصل واقعات ہندو کلاسیکل ڈکشنری صفحہ ۲۸۳ اور بہرت کہنڈ اچار واچین کوش صفحہ ۳۴۵ مین موجود ہے ملاحظہ ہو۔

(۴) راجہ شالی واہن - یہہ قوم کا چہتری اور راجہ بکرماجیت کا ہمعصر تہا - اسکی راست بازی اور نیک نفسی مشہور عام تہی - اسکے اور راجہ بکرماجیت کے درمیان ایک بہت بڑی جنگ ہوئی تہی اوسی جنگ کے دوران مین یہہ نربدا پار چلا گیا تہا - دریائے نربدا اسکے اور راجہ بکرماجیت کے ملک کے درمیان حد فاصل بن گیا تہا چنانچہ اوسی زمانہ سے دریائے نربدا کی اوس پار شالی واہن کا سمت اب تک جاری ہے - اسکا پایہ تخت شہر پئی ٹہن تہا جو اس وقت دولت آصفیہ کے صوبہ اورنگ آباد مین ایک تعلقہ کی حیثیت سے موجود ہے - اسکا زمانہ اب سے ۱۸۲۴ سال قبل تہا -

(۵) شہنشاہ اکبر - یہہ خاندان مغلیہ کا مشہور فرمان روا تہا جو بمقام عمرکوٹ ۱۵۴۲ء مین تولد ہوا تہا - اسکے زمانہ مین ہندوستان کا بہت سا حصہ سلطنت مغلیہ مین شریک ہوا تہا - یہہ غیر متعصب اور آزاد خیال شخص تہا ہر مذہب کے علما اور لایق لوگون کی قدر کرتا تہا - اس کے دربار مین اوس عہد کے لایق ترین لوگ مثل فیضی - ابو الفضل - تو ڈرمل وغیرہ کے حاضر رہتے تہے - اسنے ۱۶۰۵ء مین انتقال کیا -

(۶) ہندوستان مین جب سے ارین لوگ آباد ہین اس سے بڑہکر ہندوستان مین کوئی عظیم الشان حکمران نہین ہوا اور نہ اس کے بعد کوئی پادشاہ جاہ و جلال مین اس سے سبقت لیگیا (رومیش چندر دت کی تاریخ تمدن ہندوستان قدیم جلد ۲ صفحہ ۲ -)

(۷) ملاحظہ ہو انڈو ارین جلد دوم صفحہ ۷۰ مصنفہ ڈاکٹر راجندر لعل متر و انڈین انٹی انٹی کوایری جلد ۲ صفحہ ۲۴۹ مصنفہ ایم - ئی - سی تارٹ مضمون متعلقہ کتبہ جات

پے یوڈا سے)

(۸) چول - مدراس - ارکاٹ ترچناپلی - تنجوران سبکو مجموعی طور پر چول کہتے ہین -

(۹) پانڈئی - ضلع مدورا جو احاطہ مدراس مین واقع ہے اوسکا دوسرا نام پانڈئی ہے -

(۱۰) یون - ملک شام اور سلطنت یونان کا قدیم نام ہے -

(۱۱) کامبوج - جسکا دوسرا نام کانبوڈیا بھی ہے جزیرہ نما انڈو چائنیز کا ایک وسیع حصہ ہے جس کا رقبہ تقریبا ۳۳ ہزار مربع میل اور آبادی ۹ لاکہہ ہے -

(۱۲) گاندہار - قندہار علاقہ پشور کو کہتے ہین -

(۱۳) پی تی نیک - یہہ ایک قوم کا نام ہے جو زمانہ قدیم مین غالبا دریاے گوداوری کے ساحل پر مقام پی ٹھن مین آباد تہی - (ملاحظہ ہو سوانح عمری اشوک صفحہ ۱۳۲ مصنفہ ایم - سی نارٹن -)

(۱۴) آندہر - اوس علاقہ کا قدیم نام جس مین نیلور - گونٹور - مچھلی بندر - راج مہندری - ولشاکپٹن گنجام وغیرہ واقع ہین -

(۱۵) وجری - علاقہ بہار کے ضلع تیرہوت کا قدیم نام ہے -

(۱۶) بہوج - گجرات کچ بہوج وغیرہ کو کہتے ہین -

(۱۷) پولیند - بلوچستان کا قدیم نام ہے -

(۱۸) تانبر پرنی - اوس علاقہ کا نام ہے جو اس نام کی اوس ندی پر واقع ہے جو کوہ سیادری سے نکل کر ترناولی مین بہتی ہوئی گئی ہے -

(۱۹) احکام ۲ - ۳ - ۱۳ ملاحظہ ہو -

(٢٠) ملاحظہ ہو۔ (ہسٹری آف سولیجیشن ان انشنٹ انڈیا جلد دوم صفحہ ٢ مصنفہ بابو
رومیش چندر دت۔)

(٢١) ملاحظہ ہو (کاپن ڈائی رلیجینڈس بوڈہا۔)

(٢٢) شارلمین (یعنی چارلس بزرگ) فرانس کا مشہور بادشاہ اور مغرب کا شہنشاہ تہا۔ اسکا
ملک نہایت وسیع تہا اور اسنے اطالیہ تک فتح کرلیا تہا علاوہ ملک گیری کے شارلمین نے
علوم و مذہب کی ترقی مین بڑی کوشش کی اور معاشرتی اور مذہبی قوانین کے مجموعے شایع کئے
سال ولادت سنہ ٧٤٢ء سال وفات سنہ ٨١٤ء (تمدن عرب)

(٢٣) سیزر حضرت مسیح علیہ السلام سے یکصدی قبل پیدا ہوا۔ یہہ بڑا نامی جرار جنرل اور
فصیح مقرر تہا۔ اسنے فرانس اور انگلستان پر چڑہائی کی اور وہانسے بہت سا مال و دولت اسکے
ہاتہہ آیا۔ اس سے پامپی کو بغض پیدا ہوگیا تہا۔ سینیٹ نے اسکو اوسکے عہدہ سے علحدہ
کردیا سیزر نے کچھہ فوج فراہم کرکے پامپی سے مقابلہ کیا اور سلطنت روما پر حملہ آور ہوا اثنائے
جنگ مین جب پامپی کا سر اسکے سامنے لایا گیا تو اوسکو دیکھہ کر اسکی آنکھونمین آنسو بہر آئے۔ حضرت
مسیح علیہ السلام سے ٤٤ سال قبل آخرکار اس کے تن سے اسکا سر بہی جدا کیا گیا اوس وقت
اسکی عمر ٥٦ سال کی تہی۔

(٢٤) ڈاکٹر راجندر لعل متر بمقام کلکتہ سنہ ١٨٢٤ء مین پیدا ہوے اور وہین تعلیم پائی۔ یہہ بڑے
علم دوست تہے۔ لاطنی۔ انگریزی۔ یونانی۔ فرانسیسی۔ جرمنی۔ سنسکرت۔ فارسی۔ اور ہندی
وغیرہ زبانون مین آپکو پوری مہارت حاصل تہی۔ آپکے دو ہزار مضامین طبع ہوچکے ہین لو وہ گیا

اور اوریسہ مین جو قدیم یادگارین ہین اونکے تاریخی حالات اور انڈو آرین وغیرہ آپ کی مشہور تصنیفات ہین۔ کلکتہ یونیورسٹی نے آپ کو سنہ ۱۸۷۵ء مین ڈاکٹر آف لاز کا خطاب عطا کیا تہا۔ اور پیشگاہ قیصر ہند سے خطاب سی۔ آئی۔ ای بہی آپ کو ملا تہا۔ آپ نے بمقام کلکتہ ماہ جولائی سنہ ۱۸۹۱ء کو انتقال کیا۔

(۲۵) ملاحظہ ہو (انڈو ارینس جلد دوم)

(۲۶) کولبسٹن۔ سنہ ۱۸۴۵ء مین مقام برلنس ضلع مہری مین تولد ہوا۔ اس کے والد کا نام ریورنڈ۔ آر۔ ای کولبسٹن تہا۔ سنہ ۱۸۶۹ء مین اکسفورڈ کے مرٹن کالج مین اس نے بی۔ اے کی ڈگری حاصل کی۔ اسکے بعد برٹش گورنمنٹ کی جانب سے یہہ سلون کے علاقہ مین بی شپ کے عہدہ پر مقرر ہوا۔ اس نے بہت سی کتابین تصنیف کی ہین۔ اکسفورڈ کے ماہانہ رسالہ اسپکٹیٹر مین جو تین۳ صاحب مضامین لکہا کرتے تہے منجملہ اون کے ایک یہہ تہا فی الحال یہہ کلکتہ کے لارڈ بی شپ کے عہدہ پر مقرر ہے۔

(۲۷) شاکی سونی گوتم بودہ۔ بودہ کے لغوی معنی "عقلمند اور مہذب اور شایستہ" ہین اور یہہ بودہ مذہب کے بانی کا مقدس نام ہے۔ یہ شخص حضرت مسیح علیہ السلام سے پانچ صدی قبل ہندوستان مین پیدا ہوا تہا اور اسکا شمار ہندوستان کے بڑے رشیون مین ہے۔ اسکا اصلی نام سدہارت اور خاندانی نام گوتما تہا اور کبہی کبہی یہہ سکیامنی کے نام سے بہی یاد کیا جاتا تہا جسکے معنی ہین قوم سکیا کا رشی۔ اسکا باپ کپیلا وستو کا راجہ تہا جو بنارس کے شمال مین کئی دنکی منزل کے فاصلہ پر واقع تہا۔ سدہارت کے دلمین

یکایک بنی نوع انسان کی ہمدردی پیدا ہوئی اور وہ اسی درد کو اپنے دل مین لیکر اپنے باپ کے دربار
سے دنیوی جاہ وجلال اور مال ومنال کو لات مار کر نکل آیا اور سالہا سال اوسنے کامل تنہائی مین
حقیقت انسانی پر غور وفکر کرنے مین تیر کردی یہانتک کہ وہ ایک روز غور کرتے کرتے انسان کی
زندگی کے بھید سے واقف ہوگیا اور اوسی روز سے وہ بودھ کے مقدس لقب کے ساتھہ
یاد کیا جانے لگا۔ اسکے بعد اوسنے بنارس مین باوجود برہمنون کی مزاحمت شدید کے اپنے
جدید عقیدہ کی تلقین شروع کی۔ اور سب سے اول جو لوگ اوسکے پیرو بنے اور اوسکے حلقہ مریدی
مین داخل ہوئے اونمین ماگدہ اور کوسالا کے راجہ بھی شریک تھے۔ اور اس نے اپنی عمر کا
اخیر حصہ اونہین دونون کی سلطنتون مین بسر کیا اور نہایت عزت واحترام اور حفاظت کے ساتھہ
اونہون نے اسکو رکھا۔ مذہب بودھ کے اہم ترین اصول مین سے ایک اصول نروان ہے
جسکے معنی ہین ہستی سے قطع تعلق۔ اور یہی گویا بودھ مذہب کی غرض وغایت ہے۔ مذہب بودھ
کے عقیدہ کے مطابق تکلیف کا ہستی سے علحدہ ہونا ممکن نہین ہے تکلیف سے صرف
نروان ہی کے ذریعہ سے انسان نجات حاصل کرسکتا ہے اور نروان کی نعمت حاصل
کرنے کے لئے یہہ ضرور ہے کہ انسان اپنی تمام خواہشات اور جذبات کو روکے اور نفس کشی
کرلے اور یہانتک انسان محنت وریاضت برداشت کرے کہ اوس کے دل سے اوسکا
تشخص جاتا رہے۔ نروان کی نعمت حاصل کرنے کے لئے مندرجہ ذیل آٹھہ باتون پر عمل کرنا
ضروریات سے ہے۔ (۱) راستی عقیدت (۲) راستی عزم (۳) راستی گفتار (۴) راستی
کردار (۵) راستی زندگی (۶) راستی برتاو (۷) راستی خیال (۸) راستی فکر ذاتی۔ یہہ

طریق شتہ‌گانہ کے نام سے یاد کئے جاتے ہین- مذہب بودہ کے اخلاقی قانون کے پانچ بڑے اصول حسب ذیل ہین-

(۱) قتل نکرنا (۲) جھوٹ نہ بولنا (۳) چوری نہ کرنا (۴) زنانہ کرنا (۵) نشہ سے بدمست نہونا-

بودہ نی سے نوع انسان کے لیئے چھہ اصول اور قایم کئے تھے اور قرار دیا تھا کہ ان پر سب لوگ یکسان کاربند رہین اور وہ یہہ تھے -(۱) خیر خیرات (۲) پاکیزگی (۳) صبر و تحمل (۴) ہمت (۵) ذکر (۶) علم-

انکی نسبت کہا جاتا تھا کہ جو شخص ان اصولون پر چلیگا وہ گویا زندگی کے دوسرے کنارے پر صحیح و سلامت پہونچ جائیگا- جو ان اصول پر کاربند ہوتے ہین وہ اگرچہ نروان کو نہین حاصل کر چکتے بلکہ وہ اوسکے حصول کے راستہ پر ہوتے ہین- بودہ کی خیرات کی حالت یہہ تھی کہ وہ تمام مخلوقات کے ساتھہ یکسان عمل کرتا تھا اور بعض اوقات دوسرون کی فائدہ رسانی کے لئے اپنے نفس کی قربانی کی بھی کچھہ پروا نہ کرتا تھا چنانچہ بیان کیا جاتا ہے کہ ایک مرتبہ کا ذکر ہے کہ ایک شیرنی مارے بھوک کے ایسی لاغر و ناتوان تھی کہ وہ اپنے شیرخوار بچونکو دودہ نہین پلا سکتی تھی- گوتم بودہ نے اپنے آپ کو اوسکے سامنے لا ڈالا کہ وہ اوسکو پھاڑ کر کھا ڈالے- الغرض چھہ برس تک گوتم بودہ نے اپنے اوپر نروان حاصل کرنے کی غرض سے بیحد محنت و مشقت اوٹھائی اور مرشد کامل کی تلاش مین وہ بڑے بڑے عالمون اور رشیون کے پاس پھرا لیکن اوس کا مقصد نہ حاصل ہوا- آخر کار یہہ ہوا کہ وہ ہر طرف سے

مایوس ہوکر ایک گاؤن مین واپس چلا آیا جو گیا جی کے قریب واقع تہا اور ایک پیپل کے درخت کے
نیچے اپنے دل مین یہہ ٹہان کر بیٹہہ گیا کہ جبتک میرا دلی مقصد حاصل نہوگا مین یہان سے نہین
اوٹہونگا بیان کیا جاتا ہے کہ جب اوسکو اوس پیپل کے درخت کے نیچے خدا سے لو لگائے بیٹہے
ایک عرصہ گزر گیا تو جولائی کے مہینے کی ایک شب ماہتاب مین اوس کو "ودسمبا کا اترا سمبودہی"
یعنی کامل روشنی قلب حاصل ہوئی اور گویا اوسیوقت سے وہ بودہ کے معزز اور مقدس لقب سے
مشہور ہو گیا اور اس روحانی نعمت سے مالامال ہوکر وہ بنارس پہنچا اور اوس نے اپنا پہلا
وعظ "دہرم چکا پوترم" (حقانیت کے چرخ کی گردش) کے نام سے مشہور ہے وہان بیان کیا
اس وعظ کا ماحصل یہہ تہا کہ پیروان مذہب بودہ کو افراط و تفریط سے بچکر بین بین طریقہ اختیار
کرنا چاہیئے یعنی نہ تو حد سے زیادہ ریاضت و مشقت برداشت کی جاوے اور نہ لذات نفسانی
ہی مین بالکل انہماک اختیار کیا جائے۔ اسکے بعد گوتم بودہ ۴۰ سال زندہ رہا اور موت کے
قریب جب اوسکی عمر ۸۰ سال کو پہونچی تو اوس نے تمام ملک مین سیاحت کی اور اس سیاحت مین
اوس نے نیکی کے سوا اور کچہہ نہین کیا نیک صلاح اور نیک مشورہ دینا گویا اوس کی زندگی
کی غرض و غایت بن گئی تہی۔ فقیرون اور مسکینون کی دستگیری اور مدد و امداد کے لیئے
اوسکا ہاتہہ ہمیشہ ٹرہا رہتا تہا اوس نے اپنی پاک اور بے لوث زندگی اختیار کرکے اپنے
معتقدین کے لئے ایک نہایت عمدہ نمونہ پیش کیا تہا۔ بودہ کا آخری وعظ جو اوس نے
اپنے معتقدین سے بیان کیا تہا یہہ تہا کہ اب میری عمر پوری ہوچکی ہے اور عنقریب مین تم سے
جدا ہوا چاہتا ہون۔ مین تمکو چہوڑے جاتا ہون۔ مجہکو اپنی ذات کے سوا اور کسی پر بہروسہ نہین ہے

پس اے بہائیو مین تمکو نصیحت کرتا ہون کہ راسخ الاعتقادی اور پاکیزگی کے ساتھہ زندگی بسر کرو۔ ہمیشہ خیالات مین منہمک رہو اور اپنے ارادون مین ہمیشہ ثابت قدم بنے رہو اور اپنے دلونکی حالت ہمیشہ اپنی نظر مین رکھو۔ ان باتون سے جو شخص اوکتا ئیگا نہین اور ان کے ساتھہ لگا لپٹا رہیگا وہی گویا زندگی کے ناپیدا کنار دریا سے صحیح و سالم پار اوتریگا اور پہر اوسکو ہستی کا غم باقی نرہیگا باوجود اسکے کہ بودہ مذہب کو ہندوستان سے خارج ہوکر ایک زمانہ دراز گزرچکا ہے تاہم سیلون۔ برہما۔ سیام۔ انام۔ تبت۔ منگولیا۔ چین۔ جاپان اور جاوا مین یہہ عام طور پر پہیلا ہوا ملتا ہے اور اس کے معتقدین کی تعداد دنیا کی کل آبادی کی ایک ثلث ہے

(اخبار شیر دکن)

(۲۰) نند۔ ایک مشہور خاندان کا نام ہے۔ اس خاندان کا بانی مہاپدم نندی تہا جو قومیت کے لحاظ سے شودر تہا۔ اس کے آٹھہ لڑکے تہے جن مین سے سب سے بڑے کا نام سومالی تہا اس خاندان کے نو آدمیون نے قندہار کے قریب تکشن شیلا مین یکصدی تک حکومت کی تہی جسکو اب ۲۳۰۰ سال گذر چکے ہین۔

(۲۹) موری۔ یہہ ایک قدیم خاندان کا نام ہے جس مین دس شخص نامور گزرے ہین۔ راجہ چندر گوپت اس خاندان کے سلسلہ مین دوسرا فرمانروا تہا اس خاندان کے لوگ شودر تہے اور انکا پایہ تخت تکشن شیلا تہا چاناکی نے خاندان نند کے اخیر فرمانروا کو ہلاک کرکے اوسکی جگہہ راجہ چندر گوپت کو فرمانروا بنایا تہا۔ ۱۳۷ سال تک اسکے خاندان مین حکمرانی رہی اس زمانہ کو ہمارے زمانہ سے ۲۵۰۰ سال کا بُعد ہے۔ اگرچہ اسکے بارے مین مورخین کی

رایئین مختلف ہین-

(۳۰) پتن جلی-اب سے ۸ ہزار برس قبل ایک بڑا عالم علم روحانی گزرا ہے-علم روحانی کے متعلق اسنے بہت سی تصنیفات کی تہین جن مین سے اکثر اسوقت بہی موجود ہین-بیاس جی مہارا ج نے اسکے حالات مفصل لکہے ہین-

(۳۱) سکندر اعظم-فیلقوس شاہ مقدونیا کا بیٹا تہا-اسکی ولادت بمقام پیلا حضرت مسیح سے ۳۵۶ سال قبل واقع ہوئی تہی-اسنے ۱۴ سال کی عمر مین حکیم ارسطو سے تعلیم و تربیت حاصل کی تہی-اسکے دلمین تمام دنیا کو فتح کرنے کی اُمنگ تہی یہہ ایک لایق اور بہادر حکمران تہا-اسنے ۳۲۶ سال قبل از مسیح ہندوستان پر فوجکشی کی تہی-اور ہندوستان سے واپس ہونے کے بعد بعارضہ تپ ۳۳ سال کی عمر مین حضرت مسیح سے ۳۲۳ سال قبل انتقال کیا-جہان جہان کہ اسکا گزر ہوا تہا وہان صنعت اور یونانی زبان کی بنیاد قایم ہوگئی تہی-اسکی فوجکشی کے باعث ہندوستانکے حالات یورپ مین لوگون تک پہونچے تہے-

(۳۲) مگدہ-فی زماننا علاقہ بہار کے نام سے مشہور ہے-

(۳۳) اس کے متعلق مفصل حالات ملاحظہ ہون-(تاریخ تمدن ہندوستان قدیم مصنفہ رومیش چندر دت)

(۳۴) ڈاکٹر جیمس فرگوسن-بمقام ایر (اسکاٹ لنڈ) ۲۲ جنوری ۱۸۰۸ء کو تولد ہوا-علم عمارات کے متعلق اسکی متعدد کتابین موجود ہین-ہندوستان مین نیل کے کارخانہ کی بدولت اسنے بہت کچہہ دولت حاصل کی-بعد قدیم کتبون وغیرہ کی تلاش کے شوق مین اسنے اپنی تجارت کو

خیرباد کہا۔ سنہ ۱۸۵۶ع سے سنہ ۱۸۵۸ع تک گرسٹھل سپالیس کی کمپنی کا جنرل میانیجر رہا
ارکی ٹیکٹ ٹائم سیتھالوجی آف انڈیا نامی اسکی ایک تصنیف مشہور ہے۔

۹ جنوری سنہ ۱۸۸۶ع مین اسکا انتقال ہوا۔

(۳۵) بودھ گیا یا بہار ہٹ۔ یہہ مقام گیاجی کی جانب جنوب ۵ میل کے فاصلہ پر پہلاجن ندی کے کنارے پر واقع ہے۔

(۳۶) ملاحظہ ہو (تاریخ تمدن ہندوستان قدیم جلد دوم صفحہ ۳۴۶ مصنفہ رومیش چندر دت)

(۳۷) جنرل کیننگ ہیام۔ ۲۳ جنوری سنہ ۱۸۱۴ع کو مقام جان اسٹریٹ علاقہ ویسٹ منسٹر مین پیدا ہوا اسکے باپ کا نام آلن کننگ ہیام تہا اس نے ابتدائی تعلیم کرائیس ہاسپٹل مین پائی اور ابتدائی تعلیم سے فارغ ہو چکنے کے بعد فوجی تعلیم حاصل کرنیکی غرض سے یہہ انڈیس کاونٹی کے فوجی کالج مین شریک ہوا۔ سنہ ۱۸۳۴ع مین اسکو ہندوستان کے گورنر جنرل کا ایڈی کیانپ کا اعزاز حاصل تہا۔ اوسکے بعد اسکو ہندوستان مین فوجی اعلیٰ خدمت انجام دینے کی عزت حاصل ہوئی۔ اور پہر سنہ ۱۸۵۴ع مین بنگال ایشیاٹک سوسائٹی کے ماہانہ رسالہ مین اسنے قدیم زمانہ کی عمارات اور بودھ خانقاہ وغیرہ کے متعلق بہت سے واقعات لکہے جو قدر سے دیکہے جاتے ہین۔

(۳۸) ایچ ایچ ولسن۔ ۲۶ ڈیسمبر سنہ ۱۷۸۶ع کو مقام لنڈن مین تولد ہوا۔ یہہ زبان سنسکرت مین کامل مہارت رکہتا تہا۔ یہہ سنہ ۱۸۰۸ع مین ایسٹ انڈیا کمپنی کی طرف سے اسسٹنٹ سرجن پر مقرر ہو کے ہندوستان آیا اور پہر ایشیاٹک سوسائٹی آف بنگال کے سکرٹری کے عہدہ

ممتاز رہا اور ۱۸۳۲ء مین اکسفورڈ مین سنسکرت کا پروفیسر مقرر ہوا- وشنو پران کا اسکا انگریزی
ترجمہ مشہور ہے- ایسٹ انڈیا کتب خانہ کی نگرانی عرصہ تک اسکے سپرد رہی- رایل ایشیاٹک
سوسائٹی کی ڈائرکٹری کی عزت بھی اسکو حاصل تھی- اسنے ۸ مئی ۱۸۶۰ء کو لندن مین انتقال کیا-

(۳۹) لاسن- ۱۸۱۷ء مین بمقام ویٹر فورڈ پیدا ہوا- ڈبلین کے ٹرنٹی کالج مین اسکی
تعلیم ہوئی- پولٹیکل اکانومی کے مضمون پر اس کی کتاب مشہور ہے- علاوہ ازین اسکے اور بھی بہت سے
مضامین شایع ہوئے ہین-

(۴۰) پرنسپ جیمس ۱۸۳۰ء سے ۱۸۴۰ء تک کلکتہ کی ایشیاٹک سوسائٹی کا ممبر اور سکرٹری رہا

(۴۱) کپور دگری- دریاے اٹک سے کسیقدر فاصلہ پر شاہباز گڑھی کے قریب واقع ہے-

(۴۲) تحریر یونا گری کا تاریخی حال ملاحظہ ہو (کارپس انسکرپشنم انڈی کارم جلد اول مصنفہ جنرل
کننگ ہیام مین)

(۴۳) ملاحظہ ہو (سری مدبھاگوت وشمس کندا و ترا وہ ادھیائی ۲۷ شلوک ۴۵)

(۴۴) کورو اور پانڈو نکے زمانہ کو پانچ ہزار سے ساڑھے پانچ ہزار تک سال گزر چکے ہین-
اونکے باہم جو لڑائی ہوئی تھی اوسکا مفصل ذکر مہابھارت مین درج ہے-

(۴۵) جراسندہ- اب سے پانچ ہزار سال قبل علاقہ بہار کا ایک فرمانروا تھا- یہہ نہایت جری اور
پرغضب شخص تھا اسکو بھگوان سری کرشن جی سے عداوت تھی- یہہ پانڈون مین سے بھیم سین
کے ہاتھہ سے قتل کیا گیا تھا-

(۴۶) بھیم سین- پانچ پانڈون مین سے ایک بھائی کا نام ہے- اسکی طاقت ضرب المثل ہے

اسکے مفصل حالات مقدس مہابھارت مین درج ہین۔

(۴۷) پردیوپ۔ سلطنت مگدہ کے اول ترین راجہ کا نام ہے۔

(۴۸) وشنو پران۔ ۱۸ پرانون مین سے ایک پران کا نام ہے۔

(۴۹) چاناکی۔ یہہ قوم کا برہمن اور وزیر کا لڑکا تہا اسی نے خاندان نند کے اخیر راجہ کو قتل کرا کے اوسکی جگہہ راجہ چندر گوپت کو سریر آرائے سلطنت کیا تہا۔ اپنے زمانہ کا بڑا مدبر تہا۔ اوس سلطنت کے متعلق اسکی دو کتابین ورده چاناکی اور لگہو چاناکی عام پسند ہین۔ اسکا زمانہ اب سے ۲۲۰۰ سال قبل تہا اگرچہ اسکے متعلق انگریزی اور دیسی مورخین کی رائین مختلف ہین۔

(۵۰) ملاحظہ ہو (مودرا راکہش ناٹک مصنفہ وشاکہہ دت)

(۵۱) مورجی نگر۔ باوجود تحقیق کے اسکا پتا نہین چلا جو صاحب ہمکو اس کے جغرافیہ اور تاریخی کیفیت سے اطلاع کرینگے ہم اونکے ممنون ہونگے۔

(۵۲) ملاحظہ ہو۔ (سی۔ یو۔ کے مصنفہ بہیلس)

(۵۳) میگا ستہنیس۔ یہہ ایک یونانی مورخ تہا اسکا زمانہ حضرت مسیح سے ۳۰۰ سال قبل تہا

(۵۴) سی لیوکس۔ یہہ اول مین سکندر کی فوج کا کمانڈر انچیف تہا اور پہر بادشاہ شام کے انتقال ہو چکنے کے بعد وہ میڈیا اور بابل کا گورنر مقرر ہوا تہا اور اسی حالت گورنری مین اوس نے دریائے سندہ تک اپنی حکومت کو وسعت دی تہی اور اس خودمختار حکومت کے لطف چند مہینے ہی اوٹہانے پایا تہا کہ حضرت مسیح سے ۲۷۹ سال قبل سی رونس کے ہاتہون مارا گیا۔

(۵۵) اشوک کی سوانح عمری کے متعلق تین قلمی تحریرین دستیاب ہوئی ہین جنکے نام یہہ ہین۔

اوددان شتک - دیویۓ اوددان اور اشوک اوددان - ان مین سے اشوک اوددان مین ایکھزار انشٹوپ شلوک درج ہین جو بہت معتبر مانے جاتے ہین - اس تحریر کی ابتدا مین اشوک کے خاندان کا شجرہ اسطرح بیان کیا گیا ہے بیم بسارہ (اسکا زمانہ اور شاکی گوتم کا زمانہ ایک ہے) مہی پال - اودیش - منڈ - کاک ورنی - سہیلی - ترکرہی - مہامنڈل - پرسینجیت - نند - بندوسار اور اشوک - دیویۓ اوددان مین جو نام پائے جاتے ہین وہ اس سے مختلف ہین -

(۵۶) چیناپور - یہہ مقام مونگیر سے ۵۰ میل کے فاصلہ پر واقع ہے - بھاگلپور کی جانب غرب چیناپور اور چیناانگر کے نام سے جو دو گائون آباد ہین وہ دونون زمانہ قدیم سے اسی نام کے ساتھہ یاد کئے جاتے ہین -

(۵۷) مسٹر ہاگ سن بودہ مذہب کے متعلق نیپال سے جو بہت سی قلمی تحریرین لائے ہین اونمین تین کتابین تھین - مسٹر موصوف نے اون مین سے ایک کتاب رایل ایشیاٹک سوسائٹی بنگال کو - دوسری رایل ایشیاٹک سوسائٹی گریٹ برٹن کو - اور تیسری پیرس کی سوسائٹی کو دیدی تھی - جو کتاب پیارس کی سوسائٹی کے حصہ مین آئی وہ اشوک اوددان تھی جسمین یہہ ذکر موجود ہے - ملاحظہ ہو (نیپالیس بودھسٹ لٹریچر صفحہ ۶ مصنفہ ڈاکٹر راجندر لعل متر)

(۵۸) تکشن شیلا یہہ پنجاب کا قدیم نام ہے -

(۵۹) اوجین - کشی پراندی کے کنارے راجہ بکرماجیت کی قدیم دار السلطنت کا نام ہے - اور اب مہاراجہ سیندھیا کے علاقہ مین واقع ہے اسکا دور ۲ میل کے قریب ہے اور اوسمین مہاراجہ سیندھیا کا عظیم الشان اور قابل دید محل بنا ہوا ہے -

(۶۰) دیس نگر - یہہ سانچی کے قریب واقع ہے - قدیم نام ویدیس نگری تہا - ملاحظہ ہو (سوانح عمری اشوک صفحہ ۹۲ مصنفہ ییم - سی نارٹ)

(۶۱) کتاب بہلساٹوپس مصنفہ جنرل کیننگ ہیام مین یہہ بیان کیسقدر مختلف ہے - وہ کہتے ہین "بندوسار کو جب یہہ معلوم ہو چکا کہ اب میرا اخیر وقت قریب آچکا ہے تو اوسوقت اوس نے اپنے وزیر کو پاس بلاکر کہا کہ سوسی ما کو واپس بلالیا جائے وزیر نے فریب سے اوسکی بجائے اشوک کو بلوا بہیجا - اسطرح اشوک جلد آپہونچا اشوک کو دیکہتے ہی راجہ بندوسار کو اسقدر غصہ آیا کہ حالت غیظ مین اوسکے جسم مین سے ایک رگ کا منہ کہل پڑا اور اوس سے اسقدر خون بہا کہ وہ بے انتہا ضعیف ہوکر فوراً مر گیا -

(۶۲) رہس ڈیویڈس - ۱۲ مئی ۱۸۴۳ء کو مقام کلچسٹر مین پیدا ہوا - یہ پیرس لاء یونیورسٹی مین اس نے تعلیم پائی - سنہ ۱۸۶۶ء مین یہہ علاقہ سلون مین ایک عہدہ پر مقرر تہا - مذہب بودہ اور اشوک وغیرہ کے متعلق اسنے سنہ ۱۸۷۷ء مین ایک کتاب تصنیف کی تہی -

(۶۳) پروفیسر میاکس مولر - یہہ جرمن کا باشندہ ہو کے ۶ ڈیسمبر سنہ ۱۸۲۳ء کو پیدا ہوا - یہہ جرمن اور سنسکرت وغیرہ مین اپنے زمانہ کا بہت بڑا عالم و فاضل سمجہا جاتا تہا - اس نے رگ وید کا سنسکرت سے انگریزی مین ترجمہ کیا اور اسکے علاوہ اوسکی بہت سی تصانیف موجود ہین - اکسفورڈ یونیورسٹی مین سنسکرت کا پروفیسر تہا اس نے ۷۷ سال کی عمر مین ۲۸ اکتوبر سنہ ۱۹۰۰ء کو انگلستان مین انتقال کیا -

(۶۴) بابو من موہن چکرورتی - اسکی لائف کا پتا نہین چلتا -

(۶۵) سی نارٹس - ایضاً

(٦٦) پاٹلی پوتر - فی زمانہ پٹنہ کے نام سے مشہور ہے - یہہ شہر علاقہ بنارس مین دریاے گنگا کے کنارے واقع ہے اسکی آبادی تقریباً ۱۶۵۱۹۲ ہے -

(٦٧) رادہاگوپت اسکی لایف کا پتہ نہین چلتا -

(٦٨) نیپالیز بودہسٹ لٹریچر کے صفحہ ۹ مین منگل دیپ کے بیان مین اسکے متعلق مذکور ہے کہ اشوک اپنی برادری کے ۹۹ آدمیون کو قتل کر کے تخت پر قابض ہوا تہا صرف ایک بہائی تی شتی تارک الدنیا ہونیکی وجہہ سے قتل سے محفوظ رہا - لیکن مسٹر تارا ناتہہ کی راے اسبارہ مین یہہ ہے کہ اشوک نے صرف ٦ ہی بہائیون کو قتل کیا - مگر یہہ تمام باتین لغو پائی جاتی ہین - اسلئے کہ خود اشوک کے اون کتبون مین جو دہولی اور جونا گڑہ مین پائے جاتے ہین اوسکے بہائی بہنون کے زندہ ہونے کا ذکر کیا گیا ہے - مسٹر وہیلر نے تاریخ ہندوستان مین لکہا ہے کہ سوسی ما کے قتل کے وقت اوسکی بیوی حاملہ تہی اوس نے وہانسے فرار ہو کر کسی غیر شخص کے یہان پناہ لی اور وہین اوسکا وضع حمل ہوا - اوسکا یہہ لڑکا آیندہ چلکے ایک راہب بنا اور اوسنے اپنے چچا کا قصور معاف کر کے اوسکو اپنا مرید بنایا - مہاونش مین بہی اسکا ذکر پایا جاتا ہے -

(٦٩) اشوک اودان مین کسیقدر اختلاف کے ساتہہ یہہ بیان اسطرح کیا گیا ہے کہ راجہ کی بدصورتی کا ذکر کرنے سے اونکی یہہ حالت نہین ہوئی بلکہ شاہی باغ مین سے اشوک نامی درخت کی شاخ توڑ دینے کے بدلے مین اونہین قتل کی سزا ملی تہی -

(٧٠) شداد - زمانہ قدیم مین ایک بہت بڑا بادشاہ ہو گزرا ہے - جس نے دعوی خدائی کرنیکے علاوہ ایک بہشت بہی تیار کی تہی جسکی نسبت عام طور پر بہت سے قصے مشہور ہین -

(۷۱) کتاب بہلساٹوپس صفحہ ۹۲ مصنفۂ جنرل کنگ ہیام مین مذکور ہے کہ جسوقت اشوک اوجین مین صوبیداری کے عہدہ پر متقرر تہا اوس وقت اوس نے وہان بہی اس قسم کا ایک دوزخ بنایا تہا۔

(۷۲) سی۔یو۔کے صفحہ ۴۶ مصنفۂ بہیل اور سفرنامہ فاہیان صفحہ ۹۱ مترجمہ مسٹر لیگی مین بیان کیا گیا ہے کہ اس دوزخ کا بیرونی حصہ باغیچہ اور فوارے اور عمدہ چمن بندی سے آراستہ کر کے اسقدر دلفریب بنادیا گیا تہا کہ اوسکو دیکہتے ہی ہر ایک شخص کے دلمین یہہ خواہش ہوتی تہی کہ اندر سے بہی اسکی سیر کی جائے۔کچہہ روک ٹوک نہونیکی وجہہ سے لوگ اندر کی سیر کرتے تہے۔لیکن اندر ایک بار داخل ہونے کے بعد اوس شخص کو پہر کبہی باہر نکلنا نصیب نہین ہوتا تہا۔اسطرح فریب دیکر انسان کو ہلاک کرانا ہے اشوک کی تفریح طبع کا سامان بن گیا تہا۔

(۷۳) اس حقیقت کی نسبت اشوک اودان۔فاہیان کے سفرنامے اور سی۔یو۔کی وغیرہ کتابون مین بہت کچہہ ملتا جلتا بیان ہے۔اسلیئے یہہ کہہ سکتے ہین کہ خود اشوک کے زمانہ مین بہی اوسکی عادات کے متعلق اکثر لوگونکا یہی بیان ہوگا۔

(۷۴) کوکوٹ اودیان۔ایک باغ کا نام ہے۔سنسکرت مین باغ کو اودیان کہتے ہین۔

(۷۵) ڈاکٹر راجندر لعل متر کا بیان ہے کہ انسان کے جسم کی کل ہڈیون اور رگون وغیرہ کی تعداد ۸۴ ہزار سمجہی گئی ہے۔اس لیئے اشوک کا ارادہ تہا کہ مقدس بودہ کی ایک ایک ہڈی اور رگ کے لیئے ۸۴ ہزار خانقاہین بنوائی جایئن۔

اشوک اودان مین لکہا ہے کہ پنجاب کے لوگون کے بیان کے مطابق اشوک نے ۳ ارب

۵ اکروڑ خانقاہین بنوائی ہین ۔ مگر یہہ بیان سراسر مبالغہ آمیز معلوم ہوتا ہے ۔

(۷۶) اوسکی پرورش بطور اگنی کے پوجاری کیے ہوئی تھی اندر ۔ سورئی ۔ وایو وغیرہ برہمنون کی قدر و منزلت کرتا تھا ۔ ۔ ۔ ۶۰ برہمنون کو روزانہ وہ کھانا کھلاتا تھا ۔ ملاحظہ ہو (مہاملسا ٹوپ ۱)

(۷۷) کپیل وستو نگری ۔ یہہ شہر نیپال کے جنوب اور کوہ ہمالیہ کے پائین مین واقع ہے اس کے قریب مین جانب جنوب گورکھہ پور نامی شہر ہے اسپر شدہودہن نامی راجہ ساکڑ کا راجہ مراد ہے سندہ حکمرانی کرتا تھا جو مذہب بودہ کا پیرو تھا ۔

(۷۸) کلنگ دیش ۔ اوس حصہ ملک کو کہتے ہین کہ جس مین اودیسہ ۔ کٹک ۔ جگنناتھہ پوری وغیرہ واقع ہے ۔

(۷۹) ایگٹافیکا انڈیکا جلد دوم صفحہ ۲۶۶ مین بیان کیا گیا ہے کہ علاقہ کلنگ کی فتح کی نسبت ایک موقع پر اشوک کے کہنے مین اسطرح ذکر پایا جاتا ہے کہ دیو پری راجہ پری ورشی (یعنی اشوک) نے اپنے جلوس کے ۸ وین سال علاقہ کلنگ فتح کیا اور وہانسے ڈیڑہ لاکہہ آدمی بطور اسیران جنگ کے گرفتار کرکے لائے گئے ۔ جنگ مین ایک لاکہہ آدمی مارے گئے اور بہت سے تباہ و برباد ہوے ۔

(۸۰) اغسطس ۔ اسکو سینٹ اگسٹائین بہی کہتے ہین ۔ یہہ مذہب عیسوی کا بہت بڑا معتقد اور پیشوا تھا اسنے سنہ ۴۳۰ع مین انتقال کیا ۔

(۸۱) یہہ قصے بالکل بے سروپا ہین اور یہہ صرف اسلئے اختراع کئے گئے تہے کہ جب تک اشوک نے مذہب بودہ نہین اختیار کیا تھا اوسوقت تک کہ اوسکے چال و چلن کی مذمت کرکے مذہب بودہ کی

عظمت بڑہائی جائے- ملاحظہ ہو (رومیش چندر دت کی تاریخ تمدن ہند قدیم جلد دوم صفحہ ۳)

(۸۲) ملاحظہ ہو- (سی-یو-کی جلد دوم صفحات از ۸۰ تا ۹۰ مصنفہ بیل)

(۸۳) ہیونس سانگ- یہہ علاقہ چین کے ایک چھوٹے سے قریہ مین پیدا ہوا تہا- اسکا باپ سرکاری ملازم تہا چونکہ اوس علاقہ مین اکثر و بیشتر فتنہ و فساد بپا رہتا تہا اس لئے اوس نے ملازمت سے قطع تعلق کرکے اپنا وقت زیادہ تر اپنی اولاد کی تعلیم و تربیت مین صرف کرنا شروع کر دیا تہا- یہہ اوسکی تعلیم و تربیت کا نتیجہ تہا کہ ہیونس سانگ اور اوسکے چھوٹے بہائی کو ایام طفلیت ہی مین شہرت حاصل ہو چکی تہی- اوس علاقہ کے متواتر ہنگامون اور بلوَون نے ہیونس سانگ کے دل پر اسقدر حیرت انگیز اثر ڈالا کہ وہ دنیوی کاروبار سے متنفر ہو کر اپنے عمر کے ۲۰ وین سال ہی راہب بن گیا- اسکے دل مین بودہ مذہب کی معلومات حاصل کرنیکا شوق پیدا ہوا اور اس شوق کے پورا کرنے کے خیال سے اسنے ہندوستان آنے پر کمر ہمت کس کر باندہی اور ایک راہب کے ذریعہ سے اپنی اس خواہش کا اظہار فغفور چین کے حضور مین کرایا مگر وہان سے اوسکو حصول اجازت کے متعلق ناکامی نصیب ہوئی تاہم اوسکی ہمت پست نہین ہوئی اور جہانتک بودہ پرپکا اور سچا اعتقاد رکہکر بطور خود ہندوستان کو پیدل کہڑا ہوا- اور راستے کی صعوبتین اور تکلیفین نہایت جوانمردی اور استقلال کے ساتہہ برداشت کرنیکے بعد وہ سرزمین ہند پر پہونچ گیا اور ہندوستان پہونچکر حصول سنسکرت کی غرض سے پانچ سال تک اوسنے بہار مین قیام کیا- اسکے بعد اس نے سنہ ۶۲۹ء سے سنہ ۶۴۵ء تک گویا کامل ۱۶ سال اوسنے ہندوستان کے اکثر مقامات کی سیر و سیاحت کی اور اس سیر و سیاحت کے حالات اوسنے ۱۶ جلدون مین قلمبند کئے- اور جب یہہ یہان سے اپنے وطن کو واپس ہوا تو اپنے ساتہہ بودہ مذہب کی ۶۵۷ کتابین اور بودہ کی

دوسرے بہت سے تبرکات اپنے ساتھہ لے گیا - وطن مین واپس پہونچنے کے وقت اسکا بڑی گرم جوشی کے ساتھہ استقبال کیا گیا اور چونکہ یہہ ملک چین کا تیسرا نامی گرامی سیاح خیال کیا گیا تھا اس لئے قوم نے اسکو بڑی عزت اور وقعت کی نظر سے دیکھا یہانتک اسکی وقعت و عظمت کا سکہ بلیٹھا کہ فغفور وقت نے اسکو ایک بڑی ذمہ داری اور عزت کی خدمت پر معمور کرنا چاہا چونکہ یہہ پہلے ہی سے دنیا کے جاہ و حشم کو لات مار چکا تھا اس لئے اوس نے یہہ خدمت قبول نہین کی - جب اوس نے اس خدمت کے قبول کرنے سے انکار کیا تو فغفور نے ایک خانقاہ اوسکے سپرد کرکے اوسکو مذہب بودہ کی اون کتابون کے ترجمہ کا کام سپرد کیا جو وہ ہندوستان سے اپنے ساتھہ لے گیا تھا اوسنے ان ۷۴ کتابونکا ترجمہ اپنی زبان مین ۱۳۳۵ کتابون مین ختم کیا - سفر کی صعوبتوںین اور ترجمہ کی محنت و مشقت سے اوسکے قوی بہت جلد ضعیف ہوگئے اور سنہ ۶۶۴ع مین اوسنے انتقال کیا -

(۸۴) ملاحظہ ہو (سی - یو - کی جلد دوم صفحہ ۹۳ مصنفہ بہیل)

(۸۵) سی - یو - کی جلد دوم صفحات از ۱۸۱ تا ۱۸۲ مصنفہ بہیل مین اسکے متعلق بیان ہے کہ غالباً اس کنوشکا نام وینووان ہوگا - اشوک - اوودان مین بھی اسکا ذکر کیا گیا ہے -

(۸۶) مسٹر پال کرس نے اپنی کتاب گاسپل آف بدھا مین اس مذہبی نصایح کا جو نقل ہے لکھا ہے اوسکا ترجمہ یہہ ہے "مین نے بچشم خود تتھاگت کو زمین پر چلتے اور آدمیون کو اپنے عجیب و غریب اصول تعلیم کرتے دیکھا ہے - لیکن تم نے راستی کے الفاظ نہین سنے ہونگے جبکہ تم دنیوی خوشی حاصل کرنے کے دہندے مین لگے رہتے ہوگے اور تمہارے اردگرد دنیا کی دلکش چیزین تمہاری توجہ کو اپنی طرف مائل کرانے مین لگی رہی ہونگی - تم نے تتھاگت کی الفاظ نہین سنے ہونگے کیونکہ تمہارا دل تمہکانے نہ تھا

اور تم آنی جانی صورتوں کے کرشموں پر عقیدہ رکھتے تھے۔ ایک حسین عورت کے کرشمین فریب وغیرہ اسکے ہوتے ہین اور بہت ہی سرعت کے ساتھہ ورغلانے مین کامیاب ہوتے ہین وہی کرشمین تمہارے لئے بڑے طاقتور و با اثر ثابت ہوئے۔ لیکن ایک خوبصورتی وہ ہے جو کبھی نہین زایل ہوتی اگر تم ہمارے پیشوا بودہ کے عقائد کو سنو گے تو تمکو وہ راحت اور سکون حاصل ہوگا کہ جو تمکو کبھی ناقابل اعتبار دنیا کے پر معاصی خوشیون مین کبھی نہ نصیب ہوا ہوگا۔

---

(۸۷) کتاب وینی پی تیک مین راہب اور راہبہ کی روزانہ طرز زندگی کا بیان ہے۔ سوترپی تیک مین عبادت کی سوتراو ابہی دہرم پی تیک مین بودہ فلاسفی کا ذکر ہے۔

(۸۸) دن واسی۔ اسکی نسبت مسٹر رہیس ڈیوڈس کا بیان ہے کہ یہہ صحرائی راجپوتانہ کے ویرانے حصہ کا نام ہوگا

(۸۹) اپرنتک یا اپرانتک پنجاب کے مغربی حصہ کا قدیم نام ہے۔

(۹۰) بیاکٹریا۔ بخارا کا قدیم نام ہے۔

(۹۱) راجہ تیشی۔ یہہ ایک بڑا اولوالعزم راجہ تہا اور اس کے باپ کا نام راجہ کورانگس تہا۔

(۹۲) مسٹر رہس ڈیوڈیس تحریر کرتے ہین کہ اس سے پہلے راجہ اشوک اور راجہ تی شی مین خط و کتابت ہو کر ایک دوسرے کے وہان سفیر بہیجے گئے۔ راجہ تی شی نے اشوک کے سفیر کے ذریعہ سے تخت نشینی کی رسومات ادا کین۔

(۹۳) انورادہ پور۔ علاقہ سیلون کا گیانڈی نامی جو صدر مقام ہے اوس کے شمال مین اندازاً ۵۰ میل کے فاصلہ پر یہہ واقع ہے۔

(۹۴) ڈاکٹر کولپسٹن اپنی کتاب بودہی سم پری فی ٹیو انڈ پریجنبٹ ان گسرہ انڈ سلون مین لکہتے
ہین کہ انولاہیہ تی شی راجہ کے سالے تہے۔

(۹۵) پروفیسر اولڈن برگ اپنی تصنیف وینی پی تیاگ کے دیباچہ مین تحریر کرتے ہین کہ مہندا اور
اوسکی ہمشیرہ سنگ متراکا سنگلدیپ جاکر بودہ مذہب کو اشاعت دینے کا بیان خلاف واقع ہے
بلکہ اوسکا خیال یہہ ہے کہ بودہ مذہب اشاعت پاتے پاتے خود اوس جزیرہ مین پہنچ گیا تہا۔ لیکن ڈاکٹر
کولپسٹن کی راے اسکے خلاف ہے اونہون نے اپنی راے ثابت کرنے کے لیئے بہت ہی ثبوت
پیش کئے ہین۔ اونکی تصنیف صفحات از ۲۲۳ تا ۲۴۳ ملاحظہ ہو۔

(۹۶) یہہ مہندر غیر معمولی طاقت کا شخص ہوگا اس مین تارک الدنیا شخص کی وضع موجود تہی اور ایک تعلیم
یافتہ طالب العلم کا سا حافظہ اور ایک مدبر جیسی قابلیتین پائی جاتی تہین۔ مذہب بودہ کا خیال اوس کے
دل مین اوسطرح ذہن نشین ہوگیا تہا جسطرح کہ اونسے روایتین سنی تہین۔ اگر ہماری تاریخ قابل اعتبار ہے
تو اوسکی بنا پر کہا جا سکتا ہے کہ حقیقت مین اوسکے دل مین بودہ مذہب کا خیال کچہہ تہوڑا نہین متمکن
ہوا تہا کیونکہ اگر ایسا ہوتا تو اوسکو اسقدر جلد اور پورے طور پر کامیابی نہ حاصل ہو سکتی۔ ملاحظہ ہو (بودہ
ہسم پری میٹیو اینڈ پریجنبٹ صفحہ ۲۲۷ مصنفہ ڈاکٹر کاپلسٹن)

(۹۷) سر جیمس امرسن ٹی نیٹ ۔ ۷ اپریل ۱۸۰۴ء کو بمقام بیل فاسٹ علاقہ آیرلنڈ مین پیدا ہوا۔
یہہ ایک مشہور سیاح اور مدبر و منصف مزاج اور بارسٹر تہا ۱۸۳۲ء مین بیل فاسٹ کی جانب سے
پارلیمنٹ مین ممبر منتخب ہوا۔ ۱۸۴۵ء سے ۱۸۵۰ء تک نوآبادی سلون کا سکرٹری رہا۔ ۱۶ مارچ ۱۸۶۹ء
کو بمقام لندن انتقال کیا۔

(۹۸) سنی گال - یہہ براعظم افریقہ کے علاقہ سنی گامبیا مین ایک دریا کا نام ہے -

(۹۹) ٹاسمانیا - اسٹریا کی جانب جنوب ایک جزیرہ کا نام ہے -

(۱۰۰) ورٹاوا - افریقہ کی جانب شرق کیانری کے جزیرہ کے علاقہ ٹی نریف مین یہہ گاؤن واقع ہے - یہہ مقام انگریزونکا بہت بڑا تجارت گاہ ہے -

(۱۰۱) کیلی فورنیا - یہہ علاقہ امریکہ مین یونائیٹ اسٹٹ کی جانب مغرب ایک اسٹ کا نام ہے -

(۱۰۲) جبل اٹینا - براعظم یوروپ مین جزیرہ سسلی مین کوہ آتش فشان ہے - اسکی بلندی سطحہ دریاسے ۱۰۸۸۴ فیٹ ہے -

(۱۰۳) بلریس لی جزیرہ اسٹریا کے علاقہ وکٹوریا کے ہیامیڈن کاونٹی مین ایک گاؤن ہے - میل بورن اس سے ۱۲۰ میل فاصلہ پر واقع ہے -

(۱۰۴) ونڈسر - ولیم اول نے لندن مین اپنی تفریح طبع کی غرض سے ونڈسر اور اوسکے اطراف واکناف کے مکانات اور معبد وغیرہ مسمار کرکے اوس جگہہ شکارگاہ قایم کیا تہا جسکی وجہہ سے وہان ایک بہت بڑا جنگل بن گیا - اوسنے اوس شکارگاہ کے قوانین اسقدر کڑے اور سخت بنائے تہے کہ اگر کوئی شخص وہان چرند یا پرند کا شکار کرتا تہا تو اوسکی پاداش مین اوسکی آنکھین نکلوا دیجاتی تہین - اس صحرا کے پیدا ہونیکا زمانہ سنہ ۱۰۶۶ع اور سنہ ۱۰۸۷ع کے درمیان خیال کیا جاتا ہے -

(۱۰۵) ملاحظہ ہو (سلوان حصہ دوم صفحہ ۶۱۳)

(۱۰۶) ملاحظہ ہو (سوانح عمری اشوک صفحہ ۶ مصنفہ بابو سری کشن دی ہاری سین)

(۱۰۷) ملاحظہ ہو (سی-یو-کی جلد دوم صفحات ۱۹۱ تا ۱۹۳ اور ۲۳۶ تا ۲۴۷ مصنفہ بیل)

(۱۰۸) موری سمراٹ اشوک اور ایک بنگالی ماہانہ رسالہ شاہی تی اور اشوک اودان مین بہی قریب قریب
اسی قسم کا بیان پایا جاتا ہے۔

(۱۰۹) تہاگت دہری - گوتم بودہ کی چوبیس حواریون مین سے ایک حواری کا نام ہے۔

(۱۱۰) مصنفہ برنوف کا دیباچہ صفحہ ۴۰۳ و مابعد موری سمراٹ ماہانہ رسالہ جلد ۹ نمبر ۱۲ - و
اولڈن برگ نے جو کتاب بودہ کے حالات مین لکہی تہی اوسکے صفحہ ۲۹۴ مین وہ لکہتا ہے
کہ بودہ کی نظم مین جو دلکشی اور دل آویزی اور دشمنون سے عفو کا اظہار کونال کے قصہ مین پایا جاتا
ہے اوس سے بڑہکر اور کسی جگہہ نہین پایا جاتا۔ سوانح عمری اشوک صفحہ ۰۰ مصنفہ سمتہ مین
بیان ہے کہ مذہب کی نسبت دلی خواہش اور سچے مذہب کی اشاعت کی نسبت توجہ ان دونون کو
نظر کرتے ہوے مشہور عیسوی بادشاہ قسطنطین کو اشوک کے ہم پلہ شمار کرتے ہین - اور جنرل کننگ
ہیام کا اس بارے مین بیان ہے کہ صرف مذہب کے بارے مین ہی نہین بلکہ خانگی کامرانی
اور رنج و راحت کے متعلق بہی اشوک اور قسطنطین باہم ہم پلہ سمجھے جانے کے قابل ہین -
مہاساٹو مین صفحہ ۲۴۳ مین بیان ہے کہ تی شی رکہشی کے مانند قسطنطین کی بیوی بہی اپنے علاتی لڑکے کو
تعشقانہ نظر سے دیکہتی تہی مگر اشوک کی قسمت زبردست تہی کہ اوسکی علاتی والدہ سوائے نظر بد کے
اس سے زیادہ اپنی خواہشات مین کامیاب نہو سکی - بخلاف اس کے اس بارے مین قسطنطین چندان
خوش قسمت نہین سمجہا جا سکتا۔

(۱۱۱) پنڈرو وردہن - اوس حصہ ملک کا قدیم نام ہے جو دریاے گنگا کے مشرق مین واقع ہے

(١١٢) ملاحظہ ہو (اپی گرافیکا انڈیکا جلد ۵ صفحات از ۵ تا ۶)

(١١٣) ملاحظہ ہو (اپی گرافیکا انڈیکا جلد اول صفحہ ۴۴)

(١١٤) ملاحظہ ہو (سی - یو - کی جلد دوم صفحات از ۹۸ تا ۹۰ مصنفہ بہیل - اور نیچر ٹرانس لیشن آف فاہنس ریکارڈ صفحہ ۶۹ مصنفہ لیگی)

(١١٥) ملاحظہ ہو (بودھ گیا صفحات ۷۱-۷۲-۷۴ مصنفہ ڈاکٹر راجندر لعل مترا)

(١١٦) لمبی نی - ایک باغ کا نام ہے -

(١١٧) انوما ندی - اسی ندی کا ایک دوسرا نام ہے جو احمد نگر کی جانب شرق تقریباً پینتالیس ۴۵ میل کے فاصلہ پر واقع ہے -

(١١٨) بی بی سار - خاندان شی شوناگ کا راجہ تھا یہہ ویدیہی سار کے نام سے بھی یاد کیا جاتا ہے - یہہ علاقہ بہار پر حکمرانی کرتا تہا -

(١١٩) راج گرہ - اسکی نسبت ہیونس سانگ چینی سیاح کا بیان ہے کہ علاقہ بہار مین بی بہار گری وغیرہ جو پانچ پہاڑ واقع ہین اونمین قدیم راج گرہ واقع تہا اور وہی راجہ بیم بی سار کا پایہ تخت تہا - اوسکے قریب ایک میل کے فاصلہ پر دوسرا راج گرہ واقع ہے -

(١٢٠) نے رنجنا ندی - جسکو فی الحال بی لاجن ندی کہتے ہین گیا جی سے ۵ میل کے فاصلہ پر واقع ہے -

(١٢١) مرگ داو - یہہ بنارس کی جانب شرق ۴ میل کے فاصلہ پر واقع ہے اور اب سارناتھ کے نام سے مشہور ہے اسکا دوسرا نام مرگ داو کانن ہے اسکے مفصل حالات

(امپی یونی کہشترکاشی) صفحات از ۱۶۳ تا ۱۶۵ - اور نیز رسالہ خدنگ نظر نمبر ۲ جلد ۶ بابت ماہ فروری ۱۹۰۲ء مین درج ہین۔

(۱۲۲) کوشی نگر ہوین پہلے جل دان ہین کی خانقاہ سے شمال اور مشرق کے درمیان کاشی نامی جوگانون ہے اوس سے ۲۸ میل کے فاصلہ پر واقع ہوگا چونکہ اوسکے قریب انوردہو جسکو فی الحال ماتہہ کوارکا کوٹ کہتے ہین۔

(۱۲۳) دہلی کے مینار پر کا ہ وان حکم باب آیندہ مین بیان کیا گیا ہے وہ ملاحظہ ہو۔

(۱۲۴) بیرات اسکو ویراٹ بہی کہتے ہین۔ یہہ شہر دہلی کے جنوبی مغربی کی جانب ۱۰۵ میل اور جیپور کے شمال مین ۴۱ میل کے فاصلہ پر واقع ہے عرصہ دراز سے یہہ ویران پڑا ہوا تہا مگر ۳۰۰ سال قبل شہنشاہ اکبر کے زمانہ مین پہر دوبارہ آباد ہوا اب اسکی مردم شماری ۷۰۰۰ ہے میجر برٹ کو وہان اشوک کا ایک کتبہ دستیاب ہوا تہا وہ اسوقت کالکتہ کی ایشیاٹک سوسائٹی مین موجود ہے۔

(۱۲۵) چارلیس ٹرنر اسکی لایف کا پتا نہین چلتا۔

(۱۲۶) فیروز شاہ - خاندان تغلق کا ایک مشہور تاجدار ہو گزرا ہے جسکے مفصل حالات تاریخ ہند مین درج ہین - ۱۳۵۱ء مین تولد ہوا تہا اور اسنے ۱۳۸۸ء مین انتقال کیا۔

(۱۲۷) جوناگڈہ - یہہ علاقہ گجرات مین واقع ہوگی کاٹہیاواڑ مین ایک دیسی ریاست ہے - یہان کے نواب کا نام نواب بہادر خان جی ہے - یہہ اسٹیٹ ۳۸۰۰ مربع میل مین واقع ہوکے یہانکی مردم شماری قریب چار لاکہہ کے ہے اور اسکی سالانہ آمدنی ۳۰۰۰۰۰۰ سے بہی بڑہی ہوئی ہے۔

(۱۲۸) گرنار۔ علاقہ گجرات مین جوناگڈہ کے قریب واقع ہے۔ گرو دتاتیری مہاراج کا استہان
ہونیکے باعث مقدس مقام کہلاتا ہے۔ اور اسکو سوم ناتہہ سے چالیس میل کا فاصلہ ہے۔

(۱۲۹) کپٹن پوسٹن۔ اسکی لایف کا پتا نہین چلتا۔

(۱۳۰) ملاحظہ ہو کارپس انسکرپشنم انڈیکارم جلد اول صفحہ ۱۴۳

(۱۳۱) اوریسہ۔ یہہ ہندوستان کی قدیم سلطنت ہے جسکی صحیح تاریخ کا پتا سنہ ۴۷۳ ء سے لگتا
ہے۔ یہہ شمال مین بنگال سے شروع ہوکر جنوب مین دریاے گوداوری کے کنارے تک چلا گیا
ہے اور مشرق مین ساحل سمندر سے شروع ہوکر مغرب مین دریاے گونڈوانا پر ختم ہوا ہے۔
اسکی قدیم عمارتون اور کتبون وغیرہ کے ذریعہ سے یہہ بات معلوم ہوتی ہے کہ زمانہ قدیم مین
اسکی تہذیب و شایستگی بڑی اعلیٰ درجہ کی تہی۔ اسکا مندر کنارے جو سورج کی پرستش کے لئے
بنا گیا تہا اوسکے تعمیر ہونیکا پتا ۱۲ وین صدی کے قریب قریب چلتا ہے۔ اس مندر مین
سیارون کی صورتین لکڑی پر کہود کر دکہائی گئی ہین اور معماری کے ذریعہ سے جانورون وغیرہ
کی شبیہین ظاہر کی گئی ہین جس سے یہہ بات ثابت ہوتی ہے کہ اوس زمانہ مین اوریسہ بمقابلہ
انگلستان کے صناعی اور نقاشی مین بہت بڑہکر تہا۔ قدیم اوریسہ جو چار صدی تک خودمختار
بادشاہت کی عزت حاصل کر چکا ہے اور جو سنہ ۱۵۵۹ ء مین سلطنت مغلیہ کا ایک سرنام صوبہ رہ چکا ہے
وہ اب انگریزی علاقہ کی کمشنری اوریسہ مین کہ جسکا رقبہ ۲۳۹۰۱ مربع میل اور آبادی ۴۳۱۷۹۹۰
ہے۔ اوسکا استیاز مشکل سے ہوسکتا ہے۔ اس علاقہ مین سنہ ۱۸۶۶ ء ۶۹ سنہ ء مین
سخت قحط پڑا تہا جسکی وجہہ سے اوسکی آبادی بہت ہی گہٹ گئی تہی۔ اسکے ساحل کی پیمایش

سنہ ۱۸۶۰ء مین ہوئی تہی - اسکی کوئی اضلاع ہین جوکہ ہین تین ہزار فیٹ سے بلند نہین ہے جنگلی اقوام
مثل گونڈ - گول - سور اور کہونڈ کے آباد ہین -

(۱۴۲) مسوری ممالک مغربی شمالی کے ضلع دہرہ دون مین ہمالیہ کے کوہستانی سلسلہ کا ایک
نہایت دلکش اور صحت بخش مقام ہے - اسکی بلندی ۷ ہزار ۴ سو ۳۳ فیٹ ہے موسم گرما مین جبکہ
تبدیل آب و ہوا کے لئے اکثر خوش حال لوگ یہان آکر قیام پذیر ہوتے ہین اوسوقت یہان کی
آبادی ۱۲ ہزار تک پہنچ جاتی ہے -

(۱۴۳) ملاحظہ ہو (بودہی ازم مصنفہ کوپلسٹن)

(۱۴۴) روپ ناتہہ - یہہ مقام جبلپور سے ۳۵ میل کے فاصلہ پر جانب شمال واقع
ہے اور یہہ ایک مقام تیرتہہ ہے (ہنٹرس انڈین امپیریل صفحہ ۱۴۵)

(۱۴۵) سہسرام یہہ بنارس سے جانب جنوب مشرق کیطرف ۷۰ میل کے فاصلہ پر سونی ندی
کے اوپر واقع ہے اور شیر شاہ سوری کی قبر اسی جگہہ ہے -

(۱۴۶) شمس شیرازی - آپکا پورا نام خواجہ حافظ شمس الدین محمد شیرازی تہا - شروع ۱۴ وین
صدی عیسوی مین مقام شیراز مین آپکا تولد ہوا - یہہ بہت بڑے فلسفی اور اعلی درجہ کے نحوی تہے
اور اپنے وقت کے تمام شعراء سے افضل تہے - وہ صرف شاہی خاندان کے ہی معلم نہین مقرر
کئے گئے تہے بلکہ اون کے لئے خاص طور سے ایک بڑا کالج بہی قایم کیا گیا تہا - آپکی نظم مین اکثر
سبزہ - بلبل وغیرہ وغیرہ اور آنحضرت صلعم اور خداوند عالم اور بے ثباتی دنیا کا ذکر ہے - سنہ ۱۳۸۸ء
یا سنہ ۱۳۹۴ء مین آپکا انتقال ہوا - آپکا مقبرہ شیراز سے دو میل کے فاصلہ پر واقع ہے اور بہت

آراستہ ہے اور اکثر لوگ وہان زیارت کے لئے جایا کرتے ہین۔

مولانا امام محمد مانی نے کہ جو شاہ شجاع کے اوستاد تھے آپکے مزار پر ایک مقبرہ تیار کرایا ہی

جو اب تک موجود ہے۔ (نیم ڈکشنری)

(۱۳۷) ملاحظہ ہو کارپس انسکرپشنم انڈیکارم جلد اول صفحات ۳۴ تا ۳۸)

(۱۳۸) ٹرانس لیشن آف فاہین رکارڈ آف بودی اسٹک کنگڈمس مصنفہ لیگی مین پٹنا

کے حدود کے متعلق جنوب سے شمال تک ارض البلد ۲۵-۴۸ دقیقہ اور مشرق سے مغرب

تک طول البلد ۸۵-۱۵ دقیقہ اسطرح تحریر ہے۔

(۱۳۹) اوڈھیا۔ شمالی ہند مین ایک علاقہ کا نام ہے۔

(۱۴۰) یہ ترجمہ لفظی نہین کیا گیا ہے بلکہ مطالب معلوم ہونے کے لئے یہان صرف خلاصہ

درج کیا گیا ہے۔

(۱۴۱) اس رانی کا نام اسندی مترا ہونا چاہئیے وہ بودہ مذہب کی اعلیٰ درجہ کی معتقد تھی اور اس لئے

اوس مذہبی کام کی جانب اوسکا بہت کچھ خیال رجوع تھا اشاعت مذہب مین وہ اپنے خاوند کو

بہت کچھ مدد و امداد دیا کرتی تھی۔ مہاساٹوبیس کے صفحہ ۱۱۴ مین بھی اس رانی کی نسبت ان ہی

الفاظ مین تعریف کی گئی ہے۔

(۱۴۲) مسٹر ٹرنر کا بیان ہے کہ یہ رانی جو گئی تھی اشوک نے اپنے جلوس کے ۳۴ وین

سال شادی کی تھی۔ انٹروڈکشن ٹو ہسٹاریکل ڈیویلپمنٹ آف بودھزم انڈین صفحات ۱۰۹-۱۲۳-۴۰

د۔ ۱۴۴ مصنفہ برنوف اور کارپس انسکرپشنم انڈیکارم جلد ۲ صفحہ ۱۴۱ [illegible] کی تھی

رکشتا اور پدماوتی (پدماوتی کونال کی والدہ کا نام ہے) ان دونوکے سوا اشوک کے اور بہی کئی ایک رانیان تہین۔

(۱۴۳) سانچی۔ یہہ انڈین مڈلینڈ ریلوے کا اسٹیشن ہے۔ شہر اٹارسی سے ۵۸ میل اور بہوپال سے ۲۸ میل کے فاصلہ پر واقع ہے اور اسکا تعلق بہوپال اسٹیٹ سے ہے۔ اسکے قریب کے پہاڑ پر سانچی ٹوپ نامی بودہ کے زمانہ کی عمارات موجود ہین اور اطراف واکناف مین بودہ کے زمانہ کی اور بہی بہت سی قابل یادگار چیزین مثل کتبون وغیرہ کے پائی جاتی ہین اور بالخصوص سانچی مین جسقدر بودہ کے زمانہ کی یادگار چیزین پائی جاتی ہین وہ اکثر وبیشتر اسوقت تک صحیح و سالم حالت مین ہین وہان گوتم بودہ کے تبرکات اور اوس زمانہ کی اکثر تصاویر بہی بحفاظت تمام رکہی ہوئی ملتی ہین۔ اشوک کے زمانہ مین مذہب بودہ کی پرستش کے جو طریقے رایج تھے اونکے مفصل حالات اون تصاویر او کتبون وغیرہ سے پورے طور پر دریافت ہو سکتے ہین۔

(۱۴۴) بارابر۔ یہہ مقام گیاجی کی جانب شمال ۱۵ میل کے فاصلہ پر واقع ہے (اہٹرس انڈین ایمپایر)

(۱۴۵) مندہ پور کے کتبہ مین بہی یہی ذکر ہے۔ ملاحظہ ہو (اپی گرافیکا انڈیکا جلد ۳ صفحات ۱۳۸ تا ۱۳۹)

(۱۴۶) ملاحظہ ہو (انڈین انٹی کواری جلد ۲ صفحہ ۱۶۵)

(۱۴۷) رام گرام۔ یہہ مقام احمد نگر اور ادنا ندی کے درمیان واقع ہے جنرل کننگ ہیام کے بیان کے مطابق دیوکلی قریہ جو احمد نگر سے ۲۸ میل کے فاصلہ پر ہے اوسکا نام رام گرام ہے۔

(۱۴۸) شراوستی ۔ سرپوندی واقع اجودھیا کی جانب شمال جو علاقہ کا نام کوسل تھا اور اوس کے پایہ تخت کا نام شراوستی تھا۔

(۱۴۹) ملاحظہ ہو (سینا رٹیس پے پرانڈین انٹی کواری جلد ۲ صفحات ۱۶۵ تا ۱۶۰)

(۱۵۰) دہلی کی مینار پر کا ۷ وان احکام ملاحظہ ہو۔

(۱۵۱) عیسوی صدی کے تین سو سال قبل ہی اشوک کو مذاہب غیر کے لوگون کو اپنے مذہب مین شریک کرنے کا بڑا شوق و ذوق تھا۔ ملاحظہ ہو (بہلسا ٹوپ صفحہ ۱۲۳ مصنفہ جنرل کنگ ہیام)

(۱۵۲) اصلی تحریر کا یہہ لفظی ترجمہ نہین ہے بلکہ مطلب معلوم ہونیکی غرض سے صرف کار آمد حصہ یہان درج کیا گیا ہے۔

(۱۵۳) ستی پوتر۔ کوہ سات پوڑا اور اوسکے اطراف واکناف کے علاقہ جات کو زمانہ قدیم مین ستی پوتر کہا کرتے تہے۔ ملاحظہ ہو (تاریخ ہند مصنفہ ڈاکٹر ہنٹر)

(۱۵۴) کیرل پوتر۔ دلی کیجانب جنوب اس نام کا زمانہ قدیم مین ایک شہر آباد تھا۔

(۱۵۵) انٹی یوکس ثانی ۔ یہہ ملک شام کا بادشاہ تھا۔ ۲۶۱ سال قبل از مسیح اسکا انتقال ہوا۔

(۱۵۶) شرمن ۔ مذہب بودھ کے بھکشو اور سناسی لوگون کو لفظ شرمن سے تعبیر کیا جاتا ہے۔

(۱۵۷) جنرل کننگھم کا بیان ہے کہ "دھرم راستیک" کے بجائے "سوراستیک" (سوراشٹر) پڑہنا چاہئیے جو علاقہ کاٹھیاوار کا نام ہے۔

(۱۵۸) بطلیموس ۔ یہہ ۲۸۳ سال قبل از مسیح یونان کا بادشاہ تھا علم دوست ہونیکے باعث اسکو شہرت خاص حاصل تھی حضرت مسیح سے ۲۴۷ سال قبل اسکا انتقال ہوا۔

(۱۵۹) انٹی گونس - اسکا شمار سکندر کے عمایدین اور ذی اقتدار افسرون مین ہوتا تھا جو سکندر کی وفات کے بعد ایشیا کی حکومت پر قابض و متصرف ہو گیا تھا اور حضرت مسیح سے ۳۰۱ برس قبل مار ڈالا گیا -

(۱۶۰) ماگس - اسکی لایف کا ٹھیک طور پتا نہین چلتا -

(۱۶۱) نابہک - اس مقام کا اچھی طرح پتا نہین چلتا -

(۱۶۲) نابہہ پنتھی - اسکے تفصیلی واقعات کا پتا نہین چلتا -

(۱۶۳) چارن - بودہ مذہب مین بیراگیون وغیرہ کو کہتے ہین -

(۱۶۴) راجسویہ یگنی - اسکا مفصل ذکر سری مدبہاگوت دشمس کندہ اوترادہ ادھیائی ۷۴ شلوک ۶ مین درج ہے -

(۱۶۵) اشیومیدہ یگنی - اس کا تفصیلی حال سری مدبہاگوت اشیومیدہ پرو مین بیان ہوا ہے -

(۱۶۶) ملاحظہ ہو (بیپر آف انڈین انٹی کواری مصنفہ مسٹر سی نارٹ)

(۱۶۷) گوکوٹ رام - اچاری اوپ گوپت کی خانقاہ کا نام ہے -

(۱۶۸) رادہا گوپت - اسکی لایف کا ٹھیک طور پر پتا نہین چلتا -

(۱۶۹) بھرم لوک - اسکا ذکر بہ تفصیل سری مدبہاگوت پنجم کندہ ادھیا ۱۶ اشلوک ۲۹ مین کیا گیا ہے -

(۱۷۰) فاہیان چینی سیاح کے سفرنامہ مین ذکر ہے کہ اشوک نے جنبو دیپ یعنی ملک ہندوستان کو

تین مرتبہ فرقہ سندہ کو بخشا اور تین ہی مرتبہ تمام ممالک کی پوری قیمت دیکر اوسکو واپس لیا۔ مگر اس قسم کی تحریر کہین ہماری نظر سے نہین گزری۔

(۱۷۱) پوشپ متر۔ شونگ۔ یا سنگ خاندان کے پہلے شخص کا نام تہا۔ اسکی نسبت بعض کتابون مین ذکر ہے کہ یہہ موریہ خاندان کے اخیر راجہ بہرورتہہ کا سپہ سالار تہا بعض کتابون سے ظاہر ہوتا ہے کہ اسکو منصب وزارت حاصل تہا۔

(۱۷۲) شونگ اسکا ذکر نوٹ مندرجہ بالا مین کیا جاچکا ہے۔

(۱۷۳) کنی شک۔ اوس راجہ کا نام ہے کہ سنہ ۔ ۔ ۔ عیسوی مین جسکی حکومت ہندوستان کے مغربی اور شمالی حصہ مین قایم تہی۔ اسکی کوشش سے مسلک بودہ کو دوبارہ عروج حاصل تہا

(۱۷۴) گیٹی۔ اسکا پورا نام گیٹی جوہان اولف گنگ وہان ہے۔ ۲۸۔ اگست سنہ ۱۷۴۹ع کو مقام فرانگ فرٹ مین پیدا ہوا۔ یہہ یورپ کے مشہور مصنفون مین اعلی درجہ کا شمار کیا جاتا تہا علاوہ اسکے یہہ مشہور شاعر بہی تہا اسکی قوت متخیلہ اعلی درجہ کی تہی اور اپنے خیالات کو عمدہ پیرایہ کے ساتہہ ظاہر کرنے پر وہ پورے طور پر قادر تہا۔ انگلینڈ اور دوسرے ممالک مین اس کے اشعار نہایت ذوق و شوق کے ساتہہ پڑہے جاتے ہین۔ جرمنی مین گذشتہ ۷۰۔۸۰ سال کے عرصہ مین جو اشعار لکہے گئے ہین اون مین زیادہ تر اسکے خیالات کی جہلک پائی جاتی ہے اس سے اوسکے اوس پایہ کا اچہی طرح اندازہ ہوسکتا ہے کہ جو اوسکو فن شاعری مین حاصل تہا۔ اسنے ۲۲ مارچ سنہ ۱۸۳۲ع مین بمقام ویمیر علاقہ جرمنی انتقال کیا۔ (سائکلوپیڈیا آف بایگرفی صفحہ ۲۷۸)

(۱۷۵) نپولین بوناپارٹ جسکے نام سے ایک جہان کانپ اٹھتا تھا ۵ فروری سنہ ۱۷۶۹ء کو مقام اجاکشو جو جزیرہ کارسکا مین واقع ہے پیدا ہوا تھا۔ اس نے ابتدا مین معمولی سپاہیون مین ملازمت اختیار کی تھی بعد ترقی کرتے کرتے فرانس کا بادشاہ بن گیا۔ اس نے اکثر یورپ مین کی بڑی بڑی سلطنتون مین ایک جنبش پیدا کردی تھی۔ اسکے عہد حکومت مین واٹرلو پر بڑی بھاری جنگ ہوئی تھی جس مین بنی نوع انسان کی بہت سی جانین تلف ہوئین۔ اس جنگ مین یہہ گرفتار ہو کر سینٹ ہیلنا مین بحالت قید رکھا گیا تھا۔ اس نے ۵۲ سال کی عمر مین ۵ مئی سنہ ۱۸۲۱ء کو وہین انتقال کیا۔

(۱۷۶) سایرس۔ یہہ سلطنت ایران کا بانی شمار ہوتا ہے۔ یہہ اسٹی یاجیس کے آخری فرمانروا کا نواسہ تھا اسکے والد کا نام سپاٹیڈان تھا۔ ایک روز اسٹی یاجیس کو خواب مین معلوم ہوا کہ میرے ایک نواسہ پیدا ہوگا اور کل ایشیا پر اوسکی بادشاہت قایم ہوگی۔ اسکے بعد اوس نے اپنی لڑکی کی شادی ایک مفلس و غریب ایرانی کے ساتھہ کردی جبکہ اسٹی یاجیس کو اپنے نواسے یعنی سایرس کے پیدا ہونیکی خبر پہنچی تو اوس نے اپنے ایک رازدار مصاحب سے فرمایش کی کہ اس بچے کو جان سے مار ڈالے لیکن اوس مصاحب نے سایرس کو اوٹھا لیجا کر کسی چرواہے کے حوالے کردیا اور بادشاہ سے اوسکا مار ڈالنا ظاہر کیا۔ دس سال تک سایرس نے اوسی چرواہے کے یہان پرورش پائی اور جب اسٹی یاجیس کو یہہ حقیقت معلوم ہوئی تو وہ اپنے اوس مصاحب پر بہت ہی غضبناک ہوا کہ جسکے سپرد اوس نے سایرس کے ہلاک کرنے کی خدمت کی تھی اور اسی جوش غضب مین اوسنے اوس مصاحب کے لڑکے کو قتل کر ڈالا اور پھر اوس لڑکے کے گوشت کو

پکڑاکراوس مصاحب کے سامنے کہانیکے لئے رکھوادیا باشاہ اسٹی یاجیس کی یہہ سفاکانہ حرکت اوس مصاحب کے لئے بہت دل آزار ثابت ہوئی اور اوسنے بادشاہ سے متنفر ہوکر اوسکے خلاف ایرانیون کا ایک بہت بڑا گروہ قایم کیا اور اوس گروہ کا پیشوا سایرس کو بنایا اور اسطرح پر سایرس نے ایران کے کل آدمیون کو شریک بغاوت کرکے اپنے نانا اسٹی یاجیس کو شکست فاش دیا اور اوسکی سلطنت پر آپ قابض ہوگیا اور اوسکے بعد اپنے ماموں یعنی لیڈیا کے بادشاہ پر حملہ آور ہوکر اوسنے اوسکی بہی سلطنت اپنے قبضہ مین کرلی۔ اسطرح کل شمالی ایشیا اوسکے زیرنگین آگیا شہر بابل پر جو اوسنے حملہ کیا تہا اوسکے متعلق اوسکی جرأت خاص طور پر قابل ذکر ہے یعنی یہہ کہ شہر بابل پر حملہ کرنے کے پہلے اوس نے اپنی کوشش سے دریاے فراط کا رخ بدلکر اوسکے خشک پاٹ کی راہ سے حملہ کی تیاری کی تہی۔ اوسنے اپنی شادیکا پیام شمالی ایشیا کی ایک بیوہ عورت یعنی ملکہ طہمورث کو دیا لیکن ملکہ مذکور نے اوسکو منظور نہین کیا جسکے باعث اون دونون مین جنگ عظیم واقع ہوئی اور اوسی جنگ مین سایرس ۵۲۹ سال قبل از مسیح مارا گیا۔

(۱۷۷) پٹر اعظم۔ سلطنت روس کا ایک زبردست فرمانروا تہا جسکے زمانہ مین روس کے امور سلطنت مین بہت کچہہ اصلاح عمل مین آئی تہی۔ اسمین شجاعت اور استقلال کا مادہ بدرجہ اتم موجود تہا۔ اس نے اپنے ممالک مین صنعت وحرفت اور تجارت وغیرہ کو بے انتہا ترقی دی اسکی فوج اسقدر آراستہ تہی کہ اوس سے دوسری سلطنتین کانپتی تہین۔ اسمین خودغرضی نام کو نتہی۔ اسنے بہت سی غیر زبانونکی واقفیت حاصل کرکے ایک معمولی سیاح کے طور پر ممالک غیر مثل جرمن۔ انگلستان وہالنڈ وغیرہ مین سیاحت کی تہی۔ اسنے سنہ ۱۷۰۲ء مین شہر سینٹ پٹرس برگ کی

بناڈالی تہی جوا ماسکو سے روس کا پایہ تخت منتقل ہو کر آیا تہا۔ یہہ ۳۰ مئی ۱۶۷۲ء مین پیدا ہوا اور ۱۷۲۵ء مین فوت۔

(۱۷۸) قسطن طین۔ جسکو کانسٹاٹائن کہتے ہین سلطنت روما کے مغربی حصہ کا بادشاہ تہا ۲۷۴ سال قبل از مسیح تولد ہوا اور ۲۳۷ سال قبل از مسیح انتقال کیا۔

(۱۷۹) بابر ظہیر الدین محمد بابر ہندوستان کا پہلا مغل شہنشاہ تہا جس نے ہندوستان مین خاندان مغلیہ کی بنیاد ڈالی۔ ۱۴ فروری ۱۴۸۳ء کو فرغانہ کے شیخ عمر کے گہر پیدا ہوا۔ ۱۴۹۵ء مین تخت نشین ہوا اور اسنے ۱۵۰۴ء مین کابل فتح کیا۔ ۲۱ اپریل ۱۵۲۶ء کو پانی پت کی مشہور لڑائی مین دہلی کے آخری پٹہان شہنشاہ سلطان ابراہیم لودی کو شکست دی۔ ۱۰ مارچ ۱۵۲۷ء کو بمقام سیکری سوا گا رانا سیواڑ پر فتح حاصل کی۔ ۲۸ دسمبر ۱۵۳۰ء کو انتقال کیا۔ بابر نے اپنی سلطنت مین بہت سی پولٹیکل اور سوشیل ترقیان کین۔ اور اپنے ہاتہہ کی لکہی ہوئی اپنی ایک سوانح عمری چہوڑی جسکے باعث اہل سیف کے ساتہہ اہل قلم مین بہی اوسکا شمار ہونے لگا۔ بابر نے اپنی لائف ترکی زبان مین لکہی تہی جسکا ترجمہ تقریباً تمام دنیا کی مہذب زبانون مین ہو چکا ہے۔

(۱۸۰) موگلی پوترتی شی۔ اسکی لائف کا تفصیلی پتا نہین چلتا۔

(۱۸۱) شیخ ابو الفضل۔ یہہ ۶ محرم ۹۵۷ھ ہجری روز یکشنبہ کو پیدا ہوا۔ اس کا باپ شیخ مبارک یمن چہوڑ کر ہندوستان آیا اور آگرہ مین مقیم ہوا۔ ۹۷۳ء ہجری مین ابو الفضل نے اپنی معمولی تعلیم سے فراغت حاصل کی۔ اور اسنے اپنی عمر کے ۲۴ وین سال ۹۸۱ھ ہجری مین شہنشاہ اکبر کے دربار مین باریابی حاصل کی اور وہ ۳۳ سال کی عمر مین شہنشاہ اکبر کی وزارت عظمی کے منصب پر